خونی انتقام

(پُر اسرار ناول)

مصنف :-
چارلس ڈبلیو۔ ایم رینالڈس

مترجم :-
منشی نیر رام فیروزپوری

پبلشرز :-
کتابستان نمبر 17A کوئینز روڈ
(ریلوے سٹیشن کے سامنے)
دہلی

قیمت دو روپیہ

(کمال پرنٹنگ پریس دہلی)

لندن کی رنگین راتیں

عاشقی۔ دلربائی۔ آبروفروشی۔ فریب کاری اور ہوس رانی کے رنگین افسانے

مصنف:۔ جارج ڈبلیو ایم۔ رینالڈس   مترجم:۔ منشی تیرتھ رام فیروزپوری

عشق و محبت کے دلکش نظارے اور عشرت کی گود میں پلی ہوئی نازنیناں پیرس کی کیفیت کی تصویریں پیش کرتے ہیں جو ملک ناولسٹوں کے سرتاج رینالڈس کو حاصل ہے۔ اسکا حال محتاج بیان نہیں۔ اس کے لکھے ہوئے ناول اور ناولوں کے ترجمے وہ مخصوص کشش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ طبیعت جس سے کبھی سیر نہیں ہو سکتی۔ اور جو پڑھنے والوں کو بار بار وہی چیز پڑھنے پر مجبور کرتی ہے۔ بدقسمتی سے ان ہنگامہ خیز اوقات میں لوگوں کے لمحات فرصت اس قدر محدود ہیں۔ کہ وہ لمبے ناولوں کے مطالعہ کیلئے وقت نہیں نکال سکتے۔ اس بات کو پیش نظر رکھکر منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری نے جو رینالڈس کے ناولوں کا ترجمہ کرنے میں اس فن کے ماہر کامل تسلیم کیے جا چکے ہیں۔ اسی مصنف کے چوٹی کے افسانے یکجا کیے ہیں۔ جن میں حسن و شباب کی رنگینیاں۔ عشق کاذب کی سحر انگیزیاں۔ معشوقانہ بے اعتنائیاں اور ترشیاں۔ رنج کی تلخیاں۔ غرض افسانہ کی دنیا میں جس چیز کی تلاش آپکو ہو سکتی ہے۔ وہ سب کچھ اسمیں موجود ہے۔ قیمت مجلد صرف عہ۸۔

ملنے کا پتہ:۔
کتابستان نمبر 17A کوئینز روڈ (ریلوے سٹیشن کے سامنے) دہلی

باب ۔ ۱

حُسن اور جوش

وسط اکتوبر کے ایام میں سہ پہر کے چار و پانچ کے درمیان کوئی وقت تھا۔ اور حسین لیکن دلیر مسز ہارڈرس اپنے شاندار آراستہ کمرۂ خواب میں بیٹھی تھی۔ جگہ بڑی لطافت اور خوش اسلوبی سے سجی ہوئی۔ اور اسکی عطر بیز گرم ہوا مشامِ جان کو تازہ کرنے والی تھی۔ نادر و نایاب خوشبویات کی شیشیاں سنگھار کی میز پر رکھی تھیں۔ اور دیوار کے ساتھ قدِ آدم آئینہ لگا تھا۔ تاکہ وہ پری تمثال حسینہ جو اس گھر کی مالک تھی۔ اپنے شباب نوخیز اور حُسن فتنہ انگیز کے جلوہ مستانہ کی دید سے خورم و مسرور ہو سکے۔

مگر فی الحال وہ اپنے کمرے میں اکیلی نہ تھی۔ کیونکہ ایک اور سرتاپا بدن سرو قد حسینہ اُس کے پاس تھی جس کے بارے میں کسطرح کی رازداری نہ کرکے ہم فوراً بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ اُس کی نند آنریبل جوزفائن ہارڈرل تھی۔ اس خاتون کی رنگت بھی بال پٹ سن کیطرح چمکیلے تھے۔ عجب طرح کی صداقت اور شیرینی اُسکے خط و خال میں پوشیدہ تھیں۔ مگر اُسکی موٹی نیلگوں آنکھوں کی تہہ میں ایک طرح کی رقت جھلک پائی جاتی تھی۔ آثار غم نمایاں تھے۔ وہ دراز قد بحد متناسب الاعضا اور عمر کے لحاظ سے بائیس سال کے قریب تھی۔ جوزفائن ہارڈرس اپنی بھاوج کے کمرے میں کھڑی کپڑے اُتار رہی تھی۔ اور اسلی ایک کھلے صندوق میں سے کچھ مردانہ پوشش کے کپڑے نکال نکال کر اُن کو ایک میز پر ترتیب وار رکھتی جاتی تھی۔ ناظرین پوچھیں گے کہ اس جگہ مردانہ لباس لانیکی کیا حاجت تھی۔ تو اُسکا جواب انکو عنقریب سلسلۂ داستان سے ملجائیگا۔ عرصہ قلیل میں جوزفائن

ہارڈمین اُس خوشنما پوشاک کو اُتارنیکے عمل سے فارغ ہوگئی، جو اُسکو زیب دیتی تھی اور اس کے بعد سیلی کی مدد لیکر وہی مردانہ لباس پہننے میں مشغول ہوئی جسکی مختلف چیزیں اُسکی نند نے نکال نکال کر رکھی تھیں۔ اس عمل کے دوران میں دونوں خاتونیں کبھی کبھی قہقہہ مار کر ہنسنے لگتی تھیں، مگر اُنکے چہروں کے استقلال اور نگاہ کی سختی سے پایا جاتا تھا کہ اس تبدیلی لباس کی ضرورت کسی مذاق کی خاطر نہیں۔ بلکہ یہ عمل کسی نہایت ہی پُر اہمیت معاملہ سے تعلق رکھتا ہے۔

دراز قد ہونیکی وجہ سے جوزفائن کو وہ مردانہ لباس اچھی طرح زیب دیتا تھا۔ یہ حیثیت مجموعی اُسکی شباہت کسی ایسے نوجوان سے ملتی تھی۔ جسکا سبزہ آغاز نہ ہوا ہو۔ جوں جوں اُسنے مختلف کپڑے اپنی بھوجائی کی مدد سے پہنے، توں توں اسطرح کی بے خوفی اور جرأت کے آثار بھی اختیار کئے، جو کسی مرد کو ہی بہتر زیب دیتے ہیں۔

"پیاری جوزفائن اب لاؤ تیرے ان خوشنما بالوں کو باندھ دوں" سیلی نے آخر کار کہا: "اسکے بعد یہ مردانہ ٹوپی پہنکر تیری تبدیلی ہر لحاظ سے مکمل ہو جائیگی ... بس اب بالکل ٹھیک ہے ... اور سچ کہتی ہوں یہ لباس تیرے بدن پر بہت ہی خوب سجتا ہے۔"

یہ آخری فقرہ سیلی نے اپنی نند کو تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ میں اپنے آپ میں کسیقدر ایسا محسوس کرنے لگی ہوں" جوزفائن نے جواب دیا۔ "میں کوشش ... دبانے کی بہت کوشش کرتی ہوں۔ لیکن یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں ... خلاف عادت پہنا ہے۔"

"جس طرح ممکن ہو اس خیال کو دل سے نکال دینے کی کوشش کرو" سیلی نے کہا "... تم نے ایک بڑا مشکل پارٹ ادا کرنا ہے۔ جسمیں کامیابی کی شرط اول یہی ہے کہ تم درحقیقت ویسی ہی بنجاؤ۔ جیسا اس لباس نے تمکو بنا دیا ہے۔"

"پیاری بھوجائی تیری باتوں نے بھولے ہوئے واقعات کی یاد تازہ کردی۔" جوزفائن نے غمناک لہجہ میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسکے خوشنما رخساروں پر جوش اور غصہ کی سُرخی پیدا ہو گئی "اب میں اپنے جی کو کڑا کرکے رکھوں گی میں اُس ہمت اور دلیری سے کام لونگی جسکی اس موقع پر ضرورت ہے۔ لاؤ ایک پستول مجھے دیدے"

مسز مبل مسز ہارڈرس نے نند کا اشارہ پاتے ہی فوراً تعمیل کی۔ اور ایک نہایت نفیس ساخت کا چھوٹا سا پستول اُسکے حوالہ کرکے دوسرا اپنے پاس رکھ لیا۔ اسکے بعد کہا۔

"جوزفائن ہوشیار رہنا۔ یہ پستول ہمیشہ بھرے ہوئے رہتے ہیں"

"کیوں؟ کس لئے؟" مردانہ پوشش کی نوجوان خاتون نے جسکے عارض گلگوں پر پیلاہٹ کی جھلک پیدا ہو گئی تھی۔ پوچھا۔ اور ایک لحظہ کیلئے اس طرح متامل نظر آنے لگی۔ گویا پستول کو ہاتھ سے رکھ دینا چاہتی تھی۔

"تیرا بھائی حفاظت کے خیال سے انکو ہمیشہ بھر کر رکھتا ہے" مسز ہارڈرس نے جواب دیا۔ "خصوصاً اسلئے کہ حال میں کچھ وارداتیں نقب زنی اور چوری کی ان نواحات میں ہوئی ہیں ...... لیکن جوزفائن ایسا تو نہیں ہے ...... ؟"

"نہیں! میں ڈرتی ہوں" نوجوان حسینہ نے جواب دیا۔ "اے بہن وہ ایک عارضی کمزوری تھی۔ جو پیدا ہوتے ہی زائل ہو گئی۔ اب میں اِس پستول کو اپنے پاس رکھنے سے نہ گھبراؤں گی۔ میں اسکو چلانا خوب جانتی ہوں۔ اور یقین کرو کہ وقت پر کام میں لانے سے ہرگز دریغ نہ کرونگی"

"اچھا تو مہربانی سے اس کی نالی دوسری طرف پھیر لو" بسلی نے آہستہ سے کہا۔ "بے خبری میں تم نے اُس کا دہانہ میری طرف گھما دیا ہے"

"رحم خدا" جوزفائن نے پشیمانی ظاہر کرکے کہا۔ "اگر خدانخواستہ چل جاتا"

"تو میں تیرے سامنے فرش زمیں پر خاک و خوں میں غلطاں نظر آتی" سیسلی نے پُرسکون لہجہ میں جواب دیا" لیکن گھبراہٹ کو دل سے نکال دینا ہے۔ اپنے اوسان بحال رکھو۔ ہمت اور استقلال کا دامن پکڑو۔ اور اپنے جی میں اسباب کا پختہ ارادہ کر لے کہ وقت آنے پر کسی طرح کا اضطراب ظاہر نہ کریگی۔ اگر اتنا ہو گیا۔ تو پھر اس کام کو کرنا، جو ہم نے سوچا ہے۔ ذرا بھی مشکل نہ ہوگا۔

" پیاری سیسلی! کاش میں تیری طرح اولوالعزم ہوتی" جوزفائن نے بھوجائی کے تابناک چہرہ کو رشک و تعریف کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا" مگر کیا کروں میں دل کی بہت کمزور ہوں۔ تاہم مجھکو یقین ہے کہ تیری مثال کو سامنے رکھکر ہمت استقلال اور ضبط سے کام لے سکوں گی۔ اب بتا کیا میں نے اس پستول کو ٹھیک اسیطرح نہیں پکڑا۔ جسطرح چاہیئے۔ اُمید ہے میں عنقریب اسکی خوگر ہو جاؤنگی اور جلدی ہی تو دیکھ لیگی۔ کہ میں آنیوالی آزمائش میں ضبط سے کام لینے کی طاقت رکھتی ہوں حتیٰ کہ مجھکو خیال آتا ہے۔ کہ یہ مردانہ پوشش کی چیزیں ہم عورتوں کے لباس سے بدرجہ بہتر اور افضل ہیں۔

"آہ اب تم کسی مرد نوجوان سے ٹھیک مشابہ ہو گئی ہو" سیسلی نے قہقہہ مار کر کہا! "دیکھی معلوم ہوتا ہے۔ کوئی فیشن ایبل نوجوان میرے سامنے کھڑا ہے"

"اچھا اب تم میری نگاہ سے اندازہ کرکے جواب دو" جوزفائن نے پستول ہاتھ سے رکھکر دونوں بازو لپیٹ لینے کے بعد ایک کرسی کی پُشت کے اوپر سے گہری سنجیدگی کیساتھ سیسلی کے مُنہ کو تکتے ہوئے کہا "کیا میری یہ حالت خود ضبطی کا ثبوت نہیں ہے؟"

"واہ! اس انداز کا کیا کہنا" مسٹر ہارڈرس نے خوشی کا قہقہہ مارتے ہوئے کہا "سچ ... اگر یہ اُبھری ہوئی چھاتیاں وہی نہ کرتی ہوں۔ تو ہر شخص تیری صورت

دیکھکر بے اختیار کہہ اُٹھے۔ کوئی خوش قد نوجوان ہے۔ نسائیت کی جھلک رکھنے والا... لیکن ہاں۔ یہ تو بتا۔ کیا وہ انداز بھی اختیار کر سکتی ہے۔ جو مرد سگرٹ نوشی کیوقت اختیار کرتے ہیں؟"

"اگر اسجگہ سگریٹ موجود ہوتی تو شاید میں وہ بھی کر کے دکھا دیتی۔" جوزفائن نے کہا!

"لیکن پیاری سیسلی۔ اب میں اپنے آپکو مردانہ برداشت کے قابل سمجھنے لگی ہوں۔ اور موقعہ آنے پر میری طرف سے ہمت اور طاقت کے اظہار سے کوتاہی نہ ہوگی۔ مگر کچھ ہی کیوں نہو؟" اُسنے چہرہ پر سختی کے آثار پیدا کر کے کہا "معتقد جو پیش ہے ضرور حاصل کیا جائیگا۔"

"اے بہن! مجھکو تیرے لہجہ پر اعتماد سے بے حد خوشی ہوتی ہے۔" سیسلی نے جواب دیا۔

"تاہم میں دوبارہ تاکید کرتی ہوں کہ جب عمل کا وقت آئے تو اسبات کو پوری طرح یاد رکھنا کہ..."

"ہاں میں اچھی طرح یاد رکھوں گی۔ کہ میرا مقابلہ ایک پاجی اور بزدل مرد سے ہے۔" نازنین نے پُرجوش لہجہ میں کہا۔" اور اسکے ساتھ ہی اپنا نازک پاؤں جس پر اُسنے مردانہ ساخت کے سلیپٹ چمڑہ کے بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ فرش زمین پر مارا۔ "سیسلی! میں اس ناہنجار سے بڑی بیرحمی کیساتھ پیش آؤنگی۔ تاہم یہ بتا۔ کیوں تجھے اسکے برخلاف اتنی کدورت ہے؟"

"کدورت ... مجھکو؟" سیسلی نے جلدی سے کہا۔ "نہیں پیاری جوزفائن۔ مجھے اِس کے برخلاف کوئی عناد نہیں۔ فی الحقیقت میں نے اِسوقت پیشتر مقیوڈ ورکلفورڈ کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ حتیٰ کہ وہ تیری تحریک سے میرے پاس آیا۔"

"مگر اسمیں شک نہیں کہ تُو اُس کے برخلاف بہت غصہ اور جوش رکھتی ہے۔" جوزفائن نے کہا۔

"ہاں اپنی مظلوم نند کی حمایت کیلئے بیشک رکھتی ہوں۔" سیسلی نے جواب دیا۔

"جو بدسلوکیاں اُس نے ساری جوزفائن تجھ سے کی ہیں۔ وہ میری نظروں میں خوفناک مظالم

سے کم نہیں۔ اِسکے علاوہ مُجھکو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ ایک پاجی اور بدکردار شخص ہے"!

"ہاں اِسمیں تو کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں" جوزفائن نے تسلیم کیا "آہ جب مُجھکو خیال آتا ہے کہ اُس نے شادی کے حلفیہ وعدے کرنے کے بعد اتنی بدسلوکیاں مُجھ سے کیں"

"مگر اتنا ہی نہیں" سِسلی نے کہا "جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہُوا ہے عین اُس زمانہ میں جب کہ وہ تجھ سے شادی کے قول و قرار کر رہا تھا۔ اُسنے بدنصیب فلاریل مِس کو بڑی بیرحمی سے تباہ و برباد کیا۔ اسکا یہ فعل میری نظروں میں اور بھی زیادہ سنگین ہے کیونکہ وہ فلاریل کو بیہوش کرکے اُسکی تباہی عمل میں لایا تھا۔ یہ سب حالات فلاریل نے اپنی بہن ایگنس سے بیان کئے تھے۔ اور ایگنس نے مجھکو ایک روز سارا حال سُنایا تھا"

"خیر اِسمیں شک نہیں کہ تھیوڈور کلفورڈ انتہا درجے پاجی شخص ہے" جوزفائن نے کہا "اور اب جو طریقہ اُسنے اپنے خالی کیسے کو پُر کرنیکا سوچا ہے۔ اُسکی بنا پر میری نظروں میں اُس کی بدکرداری اور بھی زیادہ شرمناک ہو گئی ہے۔ کاش میں سچ مچ مرد ہی ہوتی پھر یقیناً اُسکو اپنے ہاتھوں سے وہ سزا دیتی جس کیلئے میرا جی بیتاب ہے"!

"شاباس! جوزفائن شاباش! سِسلی نے خوش ہوکر کہا "حوصلہ رکھو۔ تو اپنی کوشش میں ضرور کامیاب ہوگی۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ وقت آنے پر تو بڑی آسانی سے غصہ اور طیش کا اظہار کریگی"!

"ہاں ہاں میں ضرور ایسا کروں گی" جوزفائن ہارڈس نے جسکے رُخسار آتش رنگ اور آنکھیں جوشِ باطن سے جگمگاتی ہُوئی تھیں۔ کہا "بہن سِسلی تمکو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں طبعاً حلیم واقع ہُوئی ہُوں۔ میرے مزاج میں بردباری بہت ہے۔ لیکن جب وہ بدسلوکیاں یاد آتی ہیں۔ جو اُس مردِ جفاکار نے مُجھ سے کیں۔ تو بخدا ایسا معلوم ہوتا ہے۔

کہ میرے سینے میں دوزخ کا شعلہ بھڑک رہا ہے "

"پیاری جوزفائن اب اسمیں کوئی شبہ باقی نہیں رہا کہ وہ مردِ سیاہ کار تمہارے ہاتھوں ضرور کیفرِ کردار کو پہنچیگا" سسلی نے کہا "اب پانچ کا عمل ہے۔ قریباً ایک گھنٹے تک وہ یہاں آجائیگا۔ اور چونکہ کھانا چھ بجے پرسا جاتا ہے۔ اِسطرح ہمارے پاس اپنے جی کو سکون دینے اور جوش رفع کرنیکا کافی وقت ہوگا "

"مگر میں پوچھتی ہوں۔ اگر بھائی ہیکرؔ خلاف اُمید واپس آگیا " جوزفائن نے دفعتاً کہا "تو وہ جو اپنی بہن کی شرم سے ناواقف ہے۔ کیا خیال کریگا۔ اُسکو جو گہری محبت مُجھ سے ہے۔ اُسکو دیکھتے ہُوئے میں خیال کرتی ہُوں کہ جب اُسکو معلوم ہوگا کہ اُس کی بہن کی حرمت برباد ہو چکی ہے .... "

"جوزفائن دو گھبرا !" سسلی نے تسکین دی " ہیکرؔ جس کام کیلئے اپنے کلب میں گیا ہے۔ وہ ایسا نہیں کہ وہ وقت مقررہ سے پہلے واپس آجائے۔ چنانچہ یہی وجہ تھی۔ کہ میں نے آجکی رات خصوصیت سے اِس کام کیلئے پسند کی "

" پیاری سسلی کتنا بھاری احسان تُو نے مجھ پر کیا ہے " جوزفائن نے اندازِ ممنونیت سے دیکھتے ہُوئے کہا۔ " لیکن یہ بات آجتک میری سمجھ میں نہ آئی کہ تُو نے مُلاقات کے آغاز میں کیوں اِس طرح کی دھوکہ بازی مجھ سے کی تھی۔ کیوں تُو نے مسز ہینبری کا نام اختیار کرکے پہلے مجھے موبرے ولا میں بُلایا۔ پھر چار پانچ دن بڑی محبت سے پیش آنیکے بعد دوڑی دوڑی لندن گئی اور میرے ماں باپ سے میری کمزوری کا حال کہدیا "

" یہ ٹھیک ہے۔ لیکن پیاری جوزفائن " سسلی نے جواب دیا " یہ تو تمکو بھی ماننا پڑیگا کہ لندن سے واپس آنیکے بعد جب میں نے موبرے ولا میں تمہارے روبرو اقرار کیا کہ میرا اصلی نام مسز ہینبری نہیں۔ بلکہ درحقیقت میں تمہاری بھاوج مسز ہارڈس ہُوں تو گو اس اطلاع کو

پا کر تمکو بھاری صدمہ ہوا۔ تاہم اسوقت کے بعد میں نے جو سلوک تم سے کیا .....،،

"بیشک مجھکو یاد ہے،، جوزفائن نے تسلیم کیا، "اسوقت کے بعد مجھ سے تمہارا سلوک بالکل ایسا ہو گیا۔ جیسا ایک بڑی بہن کا چھوٹی سے ہو سکتا ہے۔ اسکے علاوہ، پیاری سبسلی میں بھولی نہیں۔ اور نہ بھول سکتی ہوں۔ کسطرح آزمائش کے اس کڑے زمانے میں تمنے دن رات میری خدمت گذاری کی۔ اور ہر وقت میرے پاس رہیں۔ بلکہ جب میں غم سے نڈھال اور صدموں سے پامال اپنے آپکو ہلاک کرنے پر تلی ہوئی تھی تو تمہیں نے اس زمانے میں تشفی و تسکین کے ذریعے سے میرے دلکو ڈھارس دی۔ تم نے سب باتوں کا انتظام احتیاط اور خبر گیری کیساتھ کیا اور کوئی تفصیل ناتمام نہ چھوڑی حتیٰ کہ وہ بدنصیب بچہ جو پیدا ہوتے ہی مر گیا تھا۔ اس کو بھی تم نے اپنے ہاتھوں سے کسی خفیہ مقام پر دفن کیا،،

"اسطرح پیاری جوزفائن "، سبسلی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا، "تمکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ گو کسی زمانے میں تم سے میرا سلوک ہیبت ناک اور جابرانہ تھا اور مویرسے والا میں تم پر قابو پانے کے بعد میں نے لندن جاکر تمہاری شرم کی داستان تمہارے والدین کے کانوں تک پہنچانے سے دریغ نہ کیا تھا۔ تاہم اسکے بعد میرا سلوک ٹھیک ویسا ہو گیا۔ جیسا ایک بہن کا دوسری سے ہو سکتا ہے،،

"پیاری سبسلی یہ بالکل ٹھیک ہے،، جوزفائن نے تسلیم کیا، "اور میں یہ بھی مانتی ہوں کہ میرے حق میں جو برائی تم نے کی تھی اس سے بدرجہا زیادہ بھلائی آخرکار پیاری سبسلی یہ تمہاری ہی عنایت اور توجہ کا نتیجہ اور اس احسان کا اثر تھا جو تمنے میری جانبچا کر کیا کہ میں نے ان سختیوں کی یاد جو تمہاری طرف سے مجھ پر ہوئی تھی ہمیشہ کو دل سے نکالدی اور تب سے ہم دونوں گہری سہیلیوں بلکہ بہنوں کیطرح ملکر رہتی چلی آئی ہیں۔ میرا کوئی راز تم سے پوشیدہ نہیں۔ اور اب یہ [illegible] کہ میں نے اس مرد ناہنجار

کو جسنے میری آبرو لی تھی۔ سزا دینے کی یہ ترکیب سوچی ہے"

"پیاری جوزفائن! تمکو معلوم نہیں۔ وہ کونسے اسباب تھے۔ جن سے مجبور ہوکر مجھکو تمہارے حق میں سنگدلی اور بیرحمی سے کام لینا پڑا" سسلی نے کہا "ہم میں پیشتر اس مضمون پر کبھی گفتگو تازہ ہوتی ہے۔ اسلئے میں اسکو ہمیشہ کیلئے ذہن سے نکال چکی ہوں۔ لیکن اب چونکہ یہ گفتگو تازہ ہوئی ہے۔ اسلئے میں اس راز کو بھی بلکے ہاتھوں کردینا چاہتی ہوں۔ مگر ایسا کرنے سے پہلے میں تم سے پوچھتی ہوں۔ کیا آجتک کبھی یہ خیال تمہارے دلمیں پیدا نہیں ہوا۔ کہ میں نے کیوں ایسا کیا تھا۔ کسطرح کا قیاس ... یا کوئی خفیف سا شبہ تمہارے دلمیں پیدا ہوا ہے۔"

"سسلی اگر سچ پوچھتی ہو" نوجوان خاتون نے جوابدیا "تو مختلف دفعات میں یہ شبہات میرے دلمیں اس سوال کے متعلق پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ شاید یہ سب کچھ تمنے اسلئے کیا تھا۔ کہ میرے والدین کو جو ناراضگی تمہارے بھائی سے شادی کرنے کے معاملہ میں تھی۔ اسکو رفع کرکے انہیں اسبات پر مجبور کردو کہ وہ تمہیں اپنی بہو تسلیم کریں اور آئندہ تمسے اچھا سلوک کرتے رہیں"

"بس پیاری جوزفائن یہی اصلی وجہ تھی" سسلی نے جوابدیا "تعجب ہے کہ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد کیوں یہ خیال تمہارے دلمیں باقی رہگیا کہ شاید یہ قیاسات نادرست ہوں"

"اس کا جواب میں تمہیں نہیں دیتی ہوں" نوجوان خاتون نے سنجیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "درحقیقت میرا خیال تھا کہ تم چونکہ حد سے زیادہ آزاد خیال خاتون ہو۔ اس لئے قدرت نے تمکو اتنا پُروقار اور تمہارے مزاج کو اس درجہ مستغنی بنایا ہے کہ تم کسی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے اس طرح کے ادنیٰ طریقے استعمال کرنا پسند نہیں کرسکتی ہو"

"آہ! یہ تمہاری غلطی تھی" سسلی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ "خدا نے" میرے مزاج کی افتاد ایسی رکھی ہے کہ اس مدعا کو حاصل کرنے کیلئے جو میرے

پیشِ نظر ہو۔ میں کبھی اِس بات کا خیال نہیں کرتی۔ کہ مجھے کن وسیلوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ غصّہ اور جوش کی حالت میں میں دغابازی اور ستم شعاری سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ ہاں اتنا میں ساتھ ہی کہہ دینا چاہتی ہُوں کہ تمہاری سادگی تمہارے حسن کی نازکی اور معصومیت کو دیکھکر پھر دلکو اِس خیال سے بیحد رنج و افسوس ہُوا تھا۔ کہ تمہارے ماں باپ کو راہ راست پر لانے کیلئے، مجھکو تمہارے راز کے اظہار پر مجبور ہونا پڑا۔ اِس کے باوجود یہ بات طے پا گئی تھی کہ اِس معاملہ کو جہاں تک ممکن ہو۔ پردۂ راز میں چھپایا جائے، اور تمہیں اِس بات سے واقف ہونے کا موقع نہ دیا جائے، کہ میں نے خود غرضی کے بس ہو کر تمہارا راز افشا کیا تھا۔ اسی طرح یہ بات بھی ہم میں قرار پا گئی تھی۔ کہ اِس راز کو ہر ممکن طریقہ پر تمہارے بھائی ہیکٹر سے پوشیدہ رکھا جائے"۔

"اور کیا تمہارے خیال میں ہیکٹر کو کبھی اس کے متعلق کسیطرح کا شُبہ پیدا نہیں ہُوا" جوزفائن نے پوچھا۔

"کبھی نہیں اِسکے بارے میں میں تمکو پُورا یقین دلا سکتی ہُوں" سِسلی نے جواب دیا "ممکن ہے ہیکٹر مجھ سے شادی کرلنے کے بعد بھی ہجھے پُوری طرح محرمِ راز نہ بنایا ہوتا۔ تاہم عام دُنیاوی تجربہ کی بنا پر اور لوگوں کے دلی خیالات جاننے کا ملکہ رکھتے ہُوئے میں کہہ سکتی ہُوں۔ کہ میرا یہ اندازہ ہرگز غلط نہیں ہے"۔

"کتنی عجیب بات ہے کہ اتنی مُدت کی رُکی ہُوئی باتیں آج یکایک ظاہر ہوئیں" جوزفائن نے کہا۔ پھر اپنے مردانہ لباس کیطرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی "پیاری سِسلی ایک بات میں تم سے اور پُوچھنا چاہتی ہُوں"۔

"ٹھہرو پہلے میں تم سے دریافت کرتی ہُوں۔ کیا وہ باتیں جو آجتک پردۂ راز میں چھپی تھیں اُنکو واضح کرلتے ہوئے میں اپنی اسطرح کی کمزوریاں تو ظاہر نہیں کرتی ہُوں۔ جو ممکن ہے اُس محبت کو جو تم سے مجھکو ہے نفرت میں بدلدیں" سِسلی نے پوچھا۔

"آہ پیاری بہن!" جوزفائن نے کسقدر تلخ لہجہ میں کہا۔ "یہ نہ سمجھو کہ اب بھی میرے خیالات اُتنے ہی نازک اور لطیف ہیں جتنے پیشتر ہوا کرتے تھے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آبرو گنوانے اور خفیہ طور پر بچہ کی ماں بننے کے بعد میں نے جو تجربہ حاصل کئے ہیں اُنسے دُنیاوی معاملات کے متعلق میری نظر بہت وسیع ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ مردانہ لباس پہننے کے عمل نے رہی سہی نازکی جو میرے خیالات میں باقی تھی اُسے بالکل زائل کر دیا"

"بس پیاری جوزفائن" سسلی نے قطع کلام کرکے کہا۔ "زیادہ تفصیل نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ تشریحات ہمارے دلوں کو ایکدوسرے سے برگشتہ کرنیکا ذریعہ ثابت نہ ہوں۔"

"پیاری سسلی! میں اِن نازک خیالات کو بہت مدت پہلے دبا چکی ہوں۔" جوزفائن نے جوابدیا۔ "دیکھو کیا اِس پستول کو ہاتھ میں لیتے ہوئے مجھے ذرا بھی لرزش ہوتی ہے۔ کیا کوئی میری حالت دیکھکر کہہ سکتا ہے کہ میں ایک ناتجربہ کار عورت ہوں۔ کیا میری طرف سے کسیطرح کے بھدے پن کا اظہار ممکن ہے۔ نہیں! میرے اندر ابھی سے مردانہ حوصلہ پیدا ہوگیا ہے۔ اور میں یقین کیساتھ کہتی ہوں۔ کہ اگر اس مرد ناہنجار نے جسے عنقریب یہاں آنا ہے۔ اِس درخواست کو قبول کرنے سے انکار کیا جو اُس سے کیجائیگی۔ تو خدا شاہد ہے میں کسیطرح کے رحم و افسوس کے بغیر۔۔۔۔ "

"چپ پیاری بہن چپ!" مسز ہارڈمن نے روکا۔ "ہم اِس کمرہ کی چاردیواری میں کسی کا خون بہانا نہیں چاہتیں۔ تمہارا دلیر ہونا ہی کافی ہے۔ کیونکہ مجھکو یقین ہے وہ فوراً ڈر جائیگا اور تمہارے قدموں میں دوزانو ہوکر منت وزاری کرنے لگیگا۔ جسکے بعد بازی ہمارے ہاتھ ہے۔"

"اور اسی کی میرے خیال میں ضرورت بھی ہے۔" جوزفائن نے جو گذشتہ چند لمحوں کے عرصہ میں کسی ناتجربہ کار زنانوں سے بہت زیادہ دلیر و مستقل مزاج نوجوان کی شجاعت کا اظہار کر رہی تھی کہا۔ "پیاری سسلی اگر کامیابی کا حصول میری کوششوں پر ہی دار و مدار رکھتا ہے۔ تو

اطمینان رکھو۔ میری طرف سے کوتاہی نہ ہوگی۔ لیکن کیا ابھی اس کے آنیکا وقت نہیں ہوا"
"اِس وقت پانچ بجے ہیں" مسز ہارڈسن نے جواب دیا۔ "اور میں نے اُسے پانچ اور چھ کے درمیان آنے کیلئے کہا تھا۔ میرے خیال میں وہ عنقریب آجائیگا۔ مگر جوزفائن ایسا تو نہیں ہے کہ اس آنا خبر سے تمہاری ہمت و استقلال میں کمی ہونے کا اندیشہ ہے؟"

"سسلی خدا کیلئے مذاق کرنا چھوڑ دو" جوزفائن نے ہنستے ہوئے کہا۔ "مجھکو بہتر معلوم ہے کہ میں اتنی کم حوصلہ نہیں ہوں کہ اپنی ہمت کو استوار نہ رکھ سکوں" پھر دیوار میں لگے ہوئے قدِ آدم آئینہ کیطرف جاکر اپنے خوشنما نازک چہرے پر سختی کے آثار پیدا کرتے ہوئے اُسنے کہا "نہیں میرا جوش کسی حال میں کم نہ ہوگا۔ لیکن ... اچھا ہوا۔ ہیکٹر کے سگرٹوں کی ڈبیہ اس میز پر پڑی ہوئی مِل گئی۔ سگریٹ مُنہ میں لینے سے شان مردانگی میں اور بھی اضافہ ہوجائے گا"

سسلی جوزفائن کے اِن لفظوں کو سُنکر قہقہہ مار کر ہنسی اور دل میں اُسکے جوش اور استقلال کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکی۔ پھر بولی "اچھا یہ بھی کرکے دیکھ لو۔ لیکن مجھے ڈر ہے۔ اِس کا دُھواں تمکو جو اس کی پینے کی خوگر نہیں ہو، بیمار کر دیگا۔"

"اے بہن! یہ تو تم بھی اچھی طرح جانتی ہو کہ دُنیا کا کوئی کام خطرہ کے بغیر نہیں ہوتا" جوزفائن نے کہا "اِسلئے خواہ کچھ ہو۔ میں تمہیں سگرٹ پیکر دکھاؤنگی۔ کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ عورت کی کوئی کمزوری میرے اندر باقی رہجائے"

اِتنا کہکر جوزفائن نے ایک سگرٹ ڈبیہ میں سے نکالا۔ اور اُسکو جلا کر اپنے خوشنما ہونٹوں میں لے لیا۔ سسلی کے دیکھتے دیکھتے دُھواں اوپر کو اُٹھا۔ اس کے بعد وہ پھر ایکبار زور کا قہقہہ مار کر ہنسی اور کہنے لگی "آہ یہ ترکیب دُھوئیں کو باہر کیطرف نکالنے کی تم نے خُوب سوچی۔ اگر آپ اسے اندر کیطرف کھینچتیں"

"تو پھر میں یقیناً بیمار ہوجاتی" جوزفائن نے جواب دیا۔ "اور ناہنجار ہیکٹر ڈکلفورڈ کو مذاق

اُڑانے کا موقعہ ملتا۔ آہ سیسلی تم نہیں جان سکتی ہو۔ کتنا جوش اِس وقت میرے سینہ میں کام کر رہا ہے۔ لیکن ہاں یاد آگیا میں کوئی اور بات تم سے پوچھنا چاہتی تھی۔ کہ گفتگو کا رُخ اور ہی اور معاملوں کیطرف پھر گیا۔"

"مجھکو یاد ہے" سیسلی نے جوابدیا۔ "ذکر اُن واقعات کا تھا۔ جو دس مہینے پہلے پیش آئے اور ہماری سب سے پہلی مُلاقات کا ذریعہ ثابت ہوئے تھے!"

"ان کے سلسلہ میں میں یہ دریافت کیا چاہتی تھی۔ کہ تمکو میرے راز کا حال کیسے معلوم ہوا تھا۔" جوزفائن نے پُوچھا "کیا میری خادمہ سلینہ نے اپنے مُنہ سے سب کچھ بتایا تھا؟"

"کہہ جاؤ.... کیا کوئی دُوسرا قیاس بھی تمہارے دل میں باقی ہے؟"

"میں یہ کہنا چاہتی تھی۔ کہ مُمکن ہے کہ وہ راز پہلے سلینہ نے لوک کاربٹ کو بتایا۔ اور اُس کے ذریعہ سے تمہارے کانوں تک پہنچا ہو۔"

"ہاں اسیطرح ہُوا تھا" سیسلی نے تسلیم کیا "اور مَیں نے سلینہ اور لوک کاربٹ کو اس خدمت کے صلہ میں اتنا روپیہ دیا تھا جس سے وہ شادی کرنیکے قابل ہو گئے۔ پیاری جوزفائن اب سارا حال میں نے تمسے مفصل بیان کر دیا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ان باتوں کو زیادہ عرصہ تک چھپانیکی حاجت نہیں رہی اس سلسلہ میں اتنا ہی اور کہنا چاہتی ہُوں کہ لوک کاربٹ اور سلینہ کے پاس تمہارا راز ہر طرح محفوظ رہیگا!"

عین اس موقعہ پر سیسلی کی خادمہ کمرہ میں داخل ہُوئی اور تحیر خیز نظروں سے دیکھتی ہوئی دبی آواز میں کہنے لگی "بانو وہ آگیا"

سیسلی نے خادمہ کو اشارہ کیا اور وہ اُسکا مطلب سمجھکر اسطرح چُپ چاپ رُخصت ہو گئی کہ معلوم ہوتا تھا اُسکا فرض پہلے سے اُسکو پُوری طرح سمجھا دیا جا چُکا تھا۔ اور وہ اُس پر ہر حال میں عمل کرنیکو تیار تھی۔ اسکے ساتھ ہی جوزفائن ہاتھ میں پستول ہاتھ میں لئے مسہری کے پردوں میں چھپ گئی اور سیسلی نے دوسرا پستول جو اُس کے پاس تھا، دروازہ کے قریب رکھی ہُوئی ایک تپائی کے اوپر دھر دیا۔ بعد ازاں سیسلی اُس کمرہ سے رخصت ہوئی لیکن دروازہ پُوری طرح بند نہ کیا اور اُسکا بیشتر حصہ کُھلا ہی رہنے دیا۔

باب ۲

دامِ فریب

اب وہ جس کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ اُس کی نشست گاہ کا کام دے سکتا تھا اِس کے بعد اور خوابگاہ کے درمیان صرف ایک دروازہ حائل تھا۔ اِس کمرے میں نفیس اور پُرتکلف سامان آرائش سجا ہوا تھا۔ آتشدان پر کافوری شمعیں روشن تھیں۔ ایک شیڈ دار لمپ کمرہ کے وسط میں میز پر رکھا تھا۔ سِسلی نے آئینہ کے پاس جا کر اپنے خوشنما چہرے کو بغور دیکھا۔ اِس ذریعہ سے وہ نہ صرف اپنے آپکو زیادہ پُرسکون بنانا چاہتی تھی بلکہ اُس کے ساتھ ہی اُس کا منشا یہ تھا کہ اُس چہرے پر جو پہلے ہی کچھ کم دلفریب نہ تھا۔ اور بھی زیادہ دلکشی کے آثار پیدا کرے۔ تاکہ جو پارٹ اُسکو ادا کرنا تھا۔ اُسمیں کامیابی حاصل کرنا یقینی ہو

آئینہ میں دیکھتے ہوئے اُس نے فوراً معلوم کر لیا کہ وہ اُس سے زیادہ خوبصورت کبھی نظر نہ آئی ہوگی جتنی کہ اُسوقت تھی۔ اِس بارے میں مطمئن ہونیکے بعد وہ کمرے کے وسطی حصہ کیطرف مُڑی ہی تھی کہ دروازہ کھُلا اور نوکرانی ایک سرو قد نوجوان کو لیکر اندر آئی جسکے فوراً بعد وہ دروازہ پھیر کر رُخصت ہوگئی۔ نوجوان نے جو تھیوڈور کلفورڈ کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا سِسلی کو اخلاق آمیز بے تکلفی سے سلام کیا۔ اِسکے بعد حریص نظروں سے اُس کے سرورانگیز چہرے کو دیکھنے لگا۔ سِسلی کے خوشنما پُر ہونٹوں پر تبسم اور رُخساروں پر اِس طرح کی اضطرابی کیفیت کے آثار تھے۔ جنمیں دبی ہوئی خوشی کی جھلک بھی پائی جاتی تھی۔ کلفورڈ کی نگاہ بتدریج اُس کے بدن کے ہر حصہ کیطرف گئی۔ اُس نے اُس کے دلکش خط و خال موزوں اعضاء اور کشیدہ قیامت کو نیم گرسنہ آنکھوں سے دیکھا۔ پھر اُس کے اپنے چہرہ پر حسرت کے آثار نمودار ہوگئے

"مسٹر کلفورڈ تشریف رکھئے۔" خاتون نے خود ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس طرح کے بے تکلفانہ لہجہ میں کہا جو عاشق کے خون میں اُبال پیدا کر دیا۔

ایک آہ سرد کے ساتھ کُرسی پر بیٹھتے ہوئے تھیوڈور کلفورڈ نے پھر ایک مرتبہ حسن و جمال کی اس دلفریب مورت کو دیکھا جو صریحاً اس کو باغ حسن کی گل چینی کیلئے مدعو کر رہی تھی

"سب سے پہلے مسٹر کلفورڈ" خاتون نے اس طرح کے متین لہجہ میں کہا جس سے پایا جاتا تھا کہ عشق و محبت کے لطیف مضمون کو ثانوی اہمیت دیتے ہوئے وہ سب سے پہلے کاروباری معاملات طے کرنا چاہتی ہے۔ "سب سے پہلے میرے خیال میں ہمیں اس معاملہ سے نپٹ لینا چاہیئے جس کے سلسلہ میں آپ ایکدفعہ پرسوں اور اسکے بعد کل تشریف لائے تھے۔"

"لیکن مسز ہارڈمس" رسیلا نوجوان نے اپنی کُرسی ذرا ہی آگے کھسکا کر محبت بھری نگاہوں سے اس خوشنما چہرہ کو دیکھتے ہوئے جو عین اُسکے بالمقابل تھا۔ کہا۔ "میری اپنی آرزو یہ تھی کہ ان رسمی معاملات کو پس پشت ڈالکر سب سے پہلے کچھ اسطرح کی میٹھی باتیں سُنوں۔ جو میرے تپے ہوئے جگر پر برفاب کا کام دیں۔"

"ٹھہریئے۔ مہربانی سے اتنی جلدی بازی نہ کیجئے۔" اور تسلی سے میٹھا تبسم پیدا کرکے کچھ اس طرح کا دلفریب اشارہ کرتے ہوئے، جو عاشق کے سینہ میں اُمید افزائی کرنے والا تھا کہا "سب سے پہلے کام کی باتیں طے ہو جانی چاہئیں۔ اس لئے شروع میں آپ مجھکو اس حیثیت میں دیکھیئے۔ گویا ... میں نہیں جانتی اپنے خیال کو کیونکر ظاہر کروں ... گویا میں جوزفائن کی سہیلی ایک اس طرح کے نازک اور مشکل معاملہ کو جو آپکی اور اُس کی ذات سے تعلق رکھتا ہے سُلجھانے میں مدد دینا چاہتی ہوں۔ اپنی طرف سے میں اتنا ہی عرض کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ ہماری سب تیاری مکمل ہے۔ میرے پاس معقول رقم کے بنک نوٹ موجود ہیں۔ جو میں فوراً آپکے حوالہ کرنے کو آمادہ ہوں۔ لیکن ایسا کرنے سے پیشتر یہ دریافت کرنا ضروری

ہے۔ کیا آپ ہی وہ سارے خط اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ جو آپ کے پاس تھے اور جنہیں سالوبہ مُلاقاتوں کا ذکر تھا۔"

اتنا کہکر آزیبل مسز یارڈس نے ایک خوشنما پاکٹ بُک اُس تپائی پر رکھدی۔ جو اُس کے اور مسٹر کلفورڈ کے درمیان پڑی تھی۔ اس پاکٹ بُک کو دیکھکر تھیوڈر کلفورڈ نے بھی ایک چھوٹا سا بند پیکٹ جیب سے نکالا جسمیں بظاہر متعدد خطوط تھے۔ مگر اُس نے اُس پیکٹ کو میز پر رکھنے کی بجائے دوبارہ اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اور کہا" بانو! اطمینان فرمائیے کہ ہر ایک خط جو کسی زمانے میں جوزفائن نے میرے نام لکھا تھا، اس کے اندر بند ہے۔"

سسلی کو تھیوڈور کلفورڈ کی بس بے اعتمادی پر کہ اُس نے خطوں کے پیکٹ کو میز پر رکھنا غیر محفوظ سمجھا، بہت غصہ آیا۔ لیکن یہ وقت جوش و خروش کے اظہار کا نہیں تھا۔ اِس لیئے وہ ہونٹ چبا کر رہ گئی۔ زیادہ غصہ اِس لئے بھی اُسں کو آیا۔ کہ یہ مرد نابکار مجھ سے عاشقی کا دعویٰ کرتے ہُوئے اتنی خودغرضی کر رہا ہے۔ کہ خطوں کے پیکٹ کو اِس ڈر سے میز پر رکھنے کی جرات نہیں کرتا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ میں اِس سے زبردستی چھین لوں۔ اور وہ اس کے عوض روپیہ حاصل نہ کر سکے۔ لیکن جیسا بیان کیا جا چکا ہے۔ اُس نے اِس موقعہ پر ضبط عظیم سے کام لیا۔

تیور میلا نہ کر کے وہ حسب معمول شگفتہ لہجہ میں بولی" صاحب آپ اِن خطوں کو اپنے ساتھ لے آئے بہت اچھا کیا۔ اب معاملہ یہ ہے کہ جیسا پیشتر آپنے بتایا تھا۔ چونکہ آپ کا اپنے والد لارڈ ونڈرمیر سے بگاڑ ہو گیا ہے۔ اور آپکو اِس طرف سے روپیہ ملنے کی اُمید باقی نہیں رہی۔ اِسلیے آپ محسُوسات پر جبر کر کے آپ ایک ایسا فعل کرنے پر مجبُور ہیں جس سے درحقیقت آپکو نفرت ہے۔"

"خوش ادا بانو! آپ نے میرے جذبات کی خوب ترجمانی کی ہے۔" نوجوان نے جس

کی رُوح مست کیف تھی۔ ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "بیشک! والیسے میرا انگاڑ اِس حد آخر تک پہنچ گیا ہے۔ کہ اب وہاں سے ایک کوڑی تک ملنے کی اُمید نہیں۔ وہ مجھے سامنے آنیکی اجازت ہی نہیں دیتے۔ اور چونکہ میرے اپنے وسائل محدود ہیں۔ اِس لئے روپیہ پانے کا اور کوئی طریقہ نہ دیکھکر میں اِس حرکت پر مجبور ہوا ہوں جسکو میرا اپنا ضمیر سخت بُرا سمجھتا ہے۔ لیکن پیاری مسز ہارڈرس! میں اِس خیال سے بہت ڈرتا ہوں۔ کہ شائد اِس واقعہ کے بعد آپ مجھ بدنصیب سے نفرت کرنے لگیں گی۔"

"ہرگز نہیں! میں کیوں آپ سے نفرت کرنے لگی" سسلی نے حیرت سے ابرو کمان کرکے پُوچھا "یہ ایک لین دین کا سودا ہے۔ جس سے میرا کوئی سودا نہیں۔ آپ جانیں اور جوزفائن اِسکے علاوہ سچ پُوچھئے تو مجھے اِس سے کسی زمانہ میں بھی سچی محبت نہیں ہوئی۔ گو وہ اب تک اِس بات سے ناواقف ہے کہ میں اُسے کن بُری نظروں سے دیکھتی ہوں۔ پس مجھکو یہ کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ اِس کاروباری معاملہ کا ہمارے تعلقات باہمی پر کوئی مضر اثر نہ ہوگا۔ نہ اِس کے بعد آپ کی نسبت میری رائے میں کوئی تبدیلی پیدا ہو سکیگی۔"

"اوہ! تب تو میری خوش نصیبی میں کیا کلام ہے!" تھیوڈور نے خوش ہوکر کہا "مسز ہارڈرس معلوم ہوتا ہے کہ آپنے میری مجبوری کا صحیح اندازہ کرلیا۔"

"ہاں جیسا آپ دیکھیں گے۔ میں نے اِس معاملہ کے سب پہلوؤں کو اچھی طرح جانچ لیا ہے" سسلی نے جواب دیا۔ "لیکن وقت گزرا جاتا ہے۔ ہمیں خطوں کے یہ قصے پہلے طے کرلینا چاہیئے۔ جوزفائن کی لکھی ہوئیں بعض چٹھیاں آپکے پاس ہیں۔ جن میں آپ نے اُس کی محبت اور اُس کی تباہی و بربادی کے اذکار درج ہیں۔ آپ اُن خطوں کو ان حالات کی مجبوری سے نقد قیمت پر واپس دینے کو تیار ہیں۔ جوزفائن اپنی جگہ چاہتی ہے کہ ان خطوں کو واپس لے لے۔ آپ اپنی طرف سے انکو فروخت کرنے کیلئے آمادہ ہیں۔

کیا یہی امر واقعہ ہے۔ یا کچھ اور؟"
"بس یہی!" تھیوڈور نے تسلیم کیا۔" اور اب جوزفائن نے آپکو جو اس کے بھید سے واقف نہیں۔ اِس معاملہ کے طے کرنیکا نازک فرض سپرد کر دیا ہے۔"
"بالکل ٹھیک!" سسلی نے جواب دیا۔" اور مسٹر کلفورڈ! جب آپ اُن خطوں کو بیچنے۔ اور وہ اُنکو خریدنے کیلئے آمادہ ہے۔ سوال اتنا ہی باقی رہجاتا ہے کہ یہ سودا کس قیمت پر ہو۔ جہانتک مجھکو یاد ہے۔ آپنے اِن خطوں کی قیمت دو ہزار پونڈ مانگی تھی۔ جوزفائن کی رائے میں ایک ہزار کافی تھا۔ لیکن میں ایک ثالث کی حیثیت میں سارے پہلو سوچکر اور اس بات کو مدنظر رکھکر کہ سودا کسی نہ کسی طرح ہو جانا چاہیئے۔ ایک ہزار کی رقم کو نصفا نصف کرکے آپ سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ ڈیڑھ ہزار میں سودا طے ہو جانے دیجیئے۔"
"چلیئے مجھکو منظور ہے۔" کلفورڈ نے دل ہی دل میں اِس خیال سے خوش ہو کر کہا۔ کہ اپنی خالی جیب پُر کرنے کا ایسا اچھا موقعہ مل گیا ہے۔
"خیر! یہ تو ہوا۔" سسلی نے کہا۔" مگر اِس بات کا شبہ میرے دل میں باقی رہ جاتا ہے۔ یعنے کیا تعجب جوزفائن کے بھیجے ہوئے سارے خط آپکے اِس پیکٹ میں ہوں اور کوئی اُن میں سے دانستہ یا سہواً آپ کے پاس باقی رہ گیا ہو۔ یہ میں اِس لئے نہیں کہتی کہ مجھکو بذات خود جوزفائن سے محبت یا اس کی مصیبتوں سے کسیطرح کی ہمدردی ہے۔ تاہم جیسا آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں۔ ایک ثالث کی حیثیت میں جب اُس نے مجھ پر بھروسہ کیا۔ تو میرا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ معاملہ کو ہر پہلو سے مکمل کروں۔ اور کوئی ایسی خامی اُس میں نہ رہنے دوں۔ جس سے آئندہ کسی موقعہ پر اُس کو مجھ پر یہ الزام عائد کرنے کا موقعہ مل سکے کہ میں نے غفلت یا سہل انگاری کی۔ یا اپنی کسی غرض کو مدنظر رکھکر اُس کے فائدہ کا خیال نہ کیا۔"

"خوبصورت بالو! اگر ایک مرد شریف کا قول کوئی جان رکھتا ہے" تھیوڈور کلفورڈ نے فاخرانہ جواب دیا "تو میں قسم کھا کے کہتا ہوں، کہ اِس سودے میں کسیطرح کی بے ایمانی نہیں کیگئی۔ ہر ایک چٹھی جو جوزفائن نے میرے نام بھیجی تھی، اِس پیکٹ کے اندر بند ہے۔ لیکن اگر میرے اِس بیان سے آپکا اطمینان نہیں ہوتا، اور کوئی اور طریقہ ایسا ہے، جس سے آپ کی جمع خاطر ممکن ہو۔ تو بے دریغ فرمایئے۔ میں ہر ممکن ذریعہ سے آپ کا اطمینان کرنیکو آمادہ ہوں"

سسلی جواب دینے سے پہلے کچھ دیر سوچتی رہی۔ پھر بولی "ہاں ایک طریقہ میرے ذہن میں آتا ہے۔ بشرطیکہ آپ اُس پر عمل کرنا منظور کریں۔ اُس میز پر سامان نوشت رکھا ہے۔ بیٹھکر ایک خط اِس مضمون کا لکھ ڈالیے کہ آنریبل جوزفائن ہارڈمس ہر طرح پاک ہے۔ اور اگر کبھی کسی موقعہ پر کسی شخص نے اُس کا نام آپکے نام سے وابستہ کرکے کچھ بد گوئی کی ہے تو اُس نے جھوٹ بولا ہے۔ آپ اِس تحریر کو اِس انداز سے لکھیئے۔ گویا وہ میرے خط کا جواب ہو۔ اور اسمیں ظاہر کیجیئے کہ جو بدگوئی جوزفائن کے برخلاف آپ کے سُننے میں آئی ہے۔ سراسر غلط ہے۔ مسٹر کلفورڈ۔ سچ جانیئے" سسلی نے میٹھی نگاہ سے دیکھکر دل لُبھانے والے لہجہ میں کہا "جتنا زیادہ آپ جوزفائن کے نام کو صاف کرنے میں مدد دینگے۔ اُتنی ہی زیادہ اونچی رائے میں آپ کی نسبت قائم کرسکوں گی" اور اتنی ہی زیادہ جلد اُس نے آنکھیں جھکا کر لرزتی ہوئی آواز میں کہا "آپکا کہا ماننے کو...... تیار ہوجاؤں گی"

"بس بس حورِ وش بالو۔ میرے لئے اتنا ہی جان لینا کافی ہے" کلفورڈ نے جو اِس خیال سے پھولا نہیں سماتا تھا کہ نہ صرف خالی کیسہ پُر کرنے کا نادر موقعہ ہاتھ آگیا۔ بلکہ ساتھ ساتھ ایک محبوب پریزاد کا وصل بھی نصیب ہوا۔ جس کیلیئے ایک ہی دو دن کی مُلاقات میں

پس کا بھی حد سے زیادہ تر سنے لگا تھا۔" پیاری میں ہر طرح سے تابع فرمان ہوں۔ تم جو کچھ لکھوانا چاہو۔ بڑی خوشی سے لکھدوں گا۔"

اتنا کہکر وہ اُٹھا اور اُس میز کے پاس جاکر جس کیطرف اشارہ کیا تھا، خط لکھنا شروع کیا۔ جیسا کہ سمجھا جا سکتا تھا۔ اُس نے یہ خط اِس پیرایہ میں لکھا جیسی سیسلی کی خواہش تھی اپنی طرف سے ہم اتنا ہی کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جوزفائن کا کوئی خط حقیقتاً اُس کے پاس باقی نہ تھا۔ اسکی وجہ یہ نہ سمجھنی چاہیئے۔ کہ اسمیں عزت اور شرافت کا کوئی جوہر باقی رہگیا تھا بلکہ محض یہ کہ اس طرح کی شیطانی تجویز اُس کے ذہن میں پیدا ہی نہ ہوئی تھی کہ ایک دو خط اپنے پاس رکھکر اُنکے ذریعہ سے آئندہ بھی استحصال بالجبر کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ وہ ساری خط دکتابت پہلے سے دیدینے کو تیار تھا۔ اسلئے کوئی تامل اُس کو سیسلی کی خواہش کیمطابق خط تحریر کرلنے میں نہ ہوا۔ اس کے برعکس اُس نے یہ کام بڑی عجلت کیساتھ کرنا شروع کیا۔ کیونکہ سیسلی کا صاف وصریح اشارہ پانیکے بعد وہ اس کی خوشنودی مزاج حاصل کرنیکو سبھی کچھ کرنیکے لیئے تیار تھا۔ غرض لکھا گیا۔ سیسلی نے اُسکو پڑھ لیا۔ اور وہ اُس سے پوری طرح مطمئن بھی ہوگئی۔ خط پڑھنے کے بعد اُس نے اُسکو بدستور میز پر رکھدیا اور وہ وہیں کا وہیں رکھا رہا۔

"اچھا اب بتلایئے۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" نازنین نے تمنا خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔" مہربانی سے اُن لفظوں کو دُہرایئے۔ جو کل آپنے کہے تھے۔"

تھیوڈور کلفورڈ کے سوتے ارمان بیدار ہوئے۔ اور اُسکو پورا یقین ہوگیا۔ کہ پری شیشہ میں اُتر آئی ہے۔ پیشتر ایک لحہ کیلیئے وہ اِس خیال سے مایوس ہوگیا تھا۔ کہ سیسلی نے مالی معاملات کو عشق و محبت کی گفتگو پر افضلیت دی۔ لیکن اب اُس کی زبانی یہ الفاظ سُنکر اُسکا دل فرط محبت سے دھڑکنے لگا۔ اُس نے و مند نظروں سے دیکھتے ہوئے اُس نے کہا۔

"آہ خوبصورت بانو! کیا میرا دل ایسا ہی پتھر کا بنا تھا کہ تمہاری دلربا ملاحت دیکھکر متاثر نہ ہوتا!"

"آہ مسٹر کلفورڈ!" مسبلی نے پرحجاب نظروں سے دیکھکر اسطرح کہا ہو یں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عاشق کیلئے کامیابی حاصل کرنے کو فقط تھوڑی سی جرأت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ "جواب دیا وہ آپ کی پُرتاثیر باتیں سُنکر میرا جی ڈانوا ڈول ہونے لگا ہے۔ حیران ہوکر سوچتی ہوں۔ کیا جواب دوں۔ خیال آتا ہے اگر میں نے کمزوری کے بس ہوکر اپنے شوہر سے بیوفائی بھی کی تو کیا آپ درحقیقت میرے رازکو پوشیدہ رکھ سکیں گے!"

"مہ لقا خاتون! یہ کیا پوچھنے کا سوال ہے؟" تھیوڈور نے جوشِ محبت کی متوالی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا "کیا میں نے اس سے پہلے جوزفائن کا راز کبھی کسی موقع پر افشا کیا۔ ہرگز نہیں، اور اب اگر آپس کے تعلقات کا خاتمہ ہو چکنے کے بعد میں نے اس اختیار سے کام لیکر جو حالات نے مجھے اس پر دیا تھا۔ یہ تھوڑا سا مالی نفع حاصل کرنیکی کوشش کی بھی ہے۔ تو صرف اسلئے.....!"

"خدا کیلئے اس ذکر کو چھوڑیئے" مسبلی نے قطع کلام کرکے کہا۔ "وہ آپ لوگوں کا معاملہ تھا جس سے میرا کوئی سروکار نہیں۔ نہ اس کیوجہ سے آپکی منزلت میری نظروں میں گھٹ سکتی ہے۔ اسکے برعکس جس عجلت کے ساتھ آپنے میری تحریک پر یہ خط لکھا ہے اس سے میرے دلکو اور بھی زیادہ اعتماد آپ کی ذات پر ہو گیا ہے!"

"اس صورت میں دلربا مسبلی میرے برابر خوش نصیب اس دُنیا میں کون ہے!" تھیوڈور نے اُس کے دستِ نازک کو مُنہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر کلفورڈ۔ میں ابھی تک یہ سوچکر بے اختیار سہمی جاتی ہوں!" خاتون نے آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ اُسکی گرفت سے نکالتے ہوئے متامل لہجہ میں کہا۔ "اپنے شوہر سے بیوفائی کرکے میں خود اپنی نظروں میں گر جاؤنگی۔ اس کے بعد اگر کسی طریقہ پر میری کمزوری کی خبر میرے شوہر کو ہوگئی،

"او سحر آگین حسینہ. تیرے یہ اندیشے بعد از وقت ہیں" کلفورڈ نے قطع کلام کر کے کہا۔ "کیا ہمارا
تعلق پہلے ہی کافی ترقی نہیں کر چکا۔ نہ صرف تم نے اپنی نگاہ سے، بلکہ اُن الفاظ کے ذریعے سے
بھی جنہیں مجھکو خفیہ طور پر آنے کیلئے کہا تھا. میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس کے علاوہ میری
آمد کا راز تمہاری خادمہ کو بھی معلوم ہے۔ اور اگر وہ اس راز کو اب تک چھپا سکتی تھی تو یقیناً آئندہ
بھی پوشیدہ رکھیگی. پس اگر ہم دونوں اس راز کو چھپائیں تو اسکے انکشاف کی کونسی صورت باقی رہجاتی."
لیکن سیسلی اب بھی متامل تھی۔ یہ حالت دیکھکر تھیوڈور نے دوبارہ اُس کا ہاتھ اپنے منہ سے
لگا لیا۔ اور اُسکو بڑی دیر تک چوما کیا۔ آخر کار اُس شعلہ گر حسینہ نے شرماتے اور لجاتے ہوئے
دبی آواز سے کہا: "پیارے تھیوڈور تم مجھے کہیں کا نہ چھوڑو گے۔ میں خوب جانتی ہوں کہ مرد
بے وفا ہیں لیکن کیا کروں. میں تمہارے ہاتھوں اتنی مجبور ہوں۔" انکار منہ سے نکالنے کی جرأت نہیں ہوئی،
جس مقام پر یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ وہاں سے خوابگاہ کا دروازہ کلفورڈ کے عین بالمقابل
تھا۔ اور چونکہ وہ نہیں جو تھائی کھلا تھا۔ اسلئے اُسکے اندر جلتی ہوئی شمع کی روشنی وہاں بھی نظر
آتی تھی سیسلی نے شرم سے آنکھیں جھکا کر اس خیمہ کا اشارہ کیا۔ گویا کہتی تھی۔ تم اندر چلو۔
میں بھی وہیں آ جاؤں گی۔ اِس اشارے کو پاتے ہی عاشق کا جی ہمراہ ہو گیا، اور دماغ فرط
مسرت فلک ہفتم پر جا پہنچا۔ نتیجہ اور انجام کی پرواہ نہ کر کے اُس خط کی موجودگی کو بھی بھلا کر
جو لکھا ہوا میز پر رکھا تھا. وہ اُٹھا اور کھلے دروازہ کی راہ سے خوابگاہ میں چلا گیا۔ سیسلی بھی
اُسکے پیچھے گئی. لیکن دروازہ میں قدم رکھنے کے بعد اُس نے وہ پستول جو اپنے لیے رکھا تھا.
اُٹھا لیا۔ پھر دروازہ پھیر کر اُسکے ساتھ پیٹھ لگا کے کھڑی ہو گئی۔ عین اُس موقع پر سہری کے
پردوں میں ہلکی سرسراہٹ پیدا ہوئی۔ اور ایک پریزاد نوجوان جو تھیوڈور کو بادی النظر میں
سولہ سترہ سال کا نوخیز لڑکا معلوم ہوا۔ باہر نکلا۔ اُس کے ہاتھ میں بھی پستول تھا۔ تھیوڈور
نے چونک ہوکر اُس کی طرف دیکھا. لیکن ایک ہی لمحہ بعد اُس بدلی ہوئی صورت کے باوجود

فوراً پہچان لیا۔ کہ مردانہ بھیس میں جوزفائن ہارڈرس کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔
"آہ" اُسکے مُنہ سے بے اختیار نکلا۔ اور بجلی کی تیز رفتار کیسا تھ یہ خیال اُسکے دلمیں پیدا ہُوا۔ کہ اُسکے برخلاف کوئی گہری سازش کیگئی ہے۔ وہ بیتابانہ پیچھے مُڑا۔ اور اب جو اُس نے دیکھا۔ کہ سیسلی بھی پستول تانے دروازہ سے پیٹھ لگائے کھڑی ہے۔ تو سہمی ہُوئی آوازمیں بے اختیار اُس کے مُنہ سے نکلا "میرے خدا! کیا تم لوگ مجھے مار ڈالنے پر تُلے ہو؟"
"رہ جا۔ او بدنہاد ستمگر" جوزفائن نے پستول آگے بڑھا کر کہا "یہیں میرے سامنے دو زانو ہو کر رحم کی التجا کر کہ تیری جان بخشی ممکن ہو"
"لیکن یہ تبھی ہو گا کہ وہ اُن خطوں کو جو اس کے پاس ہیں۔ ہمیں دینا منظور کرے"
سیسلی نے اپنی طرف سے اضافہ کیا اور اس کے بعد تھیوڈور کلفورڈ کیطرف مُڑ کر اُس نے کہا "اجل رسیدہ موذی! کیا تیری خود بینی نے تجھکو اتنا اندھا بنا دیا تھا۔ کہ تو اصل حقیقت کو سمجھنے کی قابلیت بھی کھو بیٹھا۔ میں پوچھتی ہُوں۔ کیا تو نے اپنے آپکو ایسا ہی رعنا قد جوان اور دُنیا بھر کی عورتوں کو اتنا فرومایہ اور آوارہ سمجھ بیٹھا تھا۔ اور کیا ایسا گھمنڈ تجھکو اپنے مردانہ حسن و جمال پر ہو گیا تھا۔ کہ تو نے جان لیا۔ سیسلی ایسی شریف دم عورت بھی دو تین دن کی واقفیت میں تیرا سہل شکار بننا منظور کر لیگی"
"پاگیا نہ جا تو لو! اس جوش و خروش کو رہنے دو۔" بدنصیب کلفورڈ نے اپنے حواس پر غالب آنیکی کوشش کرتے ہُوئے پُرمذاق لہجہ میں جواب دیا۔ "اگر تم نے غلطی سے یہ سوچا ہے کہ میں ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈر جاؤنگا۔ تو اطمینان رکھو کہ میں ایسا کائر نہیں ہُوں۔ اس کے علاوہ یہ بھی سوچ لو۔ کہ شور و غُل کرنے سے میرا تو کچھ نہیں بگڑیگا۔ مگر ہاں تم کسیکو مُنہ دکھانے کے قابل نہ رہوگی۔ اسلئے سیدھی راہ پر چلو۔
"او احمق نادان۔ کیا تو اتنک بھی سمجھا ہے۔ کہ ہم نے پہلے سے سب تیاریاں مکمل

نہیں کرتی تھیں"۔ جوزفائن نے پُر غضب ہو کر پوچھا: "اگر ایسا ہے تو جان لے کہ یہ کمرہ مکان کے اس حصہ میں واقع ہے۔ جہاں کسی نوکر کی آمد و رفت نہیں ہوتی۔ اور جس کی دیواریں اتنی موٹی ہیں کہ نہ تیری آواز نہ گولی چلنے کا شور کسی کو سُنائی دے سکتا تھا۔ پھر میری طرف دیکھ۔ کیا میں وہی کمزور عورت ہُوں کہ تیری باتوں سے ڈر جاؤں گی۔ نہیں میں ایسا حقیقتاً مرد ہُوں۔ میرے اندر وہی حوصلہ اور جوش کام کرتا ہے۔ جو کسی ستم رسیدہ مرد کے سینہ میں ہو سکتا ہے۔ بس اب بھی کہا مان۔ ورنہ پچھتائے گا۔ یہ قیمتی وقت پھر ہاتھ نہ آئیگا"

ممکن ہے اِس قصّہ کے ناظرین میں سے بعض نے آغاز باب میں سمجھا ہو۔ کہ جوزفائن کا مردانہ لباس پہننا ایک لاحاصل عمل تھا۔ لیکن امرواقعہ یہ ہے کہ اُس نے یہ تبدیلی تھیوڈور کلفورڈ کے عادات کو جانتے ہُوئے کی تھی۔ دُنیا کے سب کمینے بدمعاشوں کیطرح وہ بھی بڑی حدتک بُزدل تھا۔ چنانچہ جب اُسنے ستم رسیدہ جوزفائن کو مردانہ لباس میں قہر مجسّم بنے ہوئے دیکھا۔ جب اُس کے چہرہ پر غصّہ اور جلال کے آثار دکھائی دیئے۔ تو ظاہرداری کے باوجود دل ہی دل میں سہم کر رہگیا۔ جوزفائن کے خط و خال میں عظیم تبدیلی ہو گئی تھی۔ چہرہ پر سختی کے آثار تھے۔ رنگت دبلے ہُوئے جوش کے باعث پیلی پڑ گئی تھی۔ آنکھوں سے چنگاریاں جھڑتی اور ہونٹ بڑے زور سے دبے ہُوئے تھے۔ ایکطرف وہ پستول تانے کھڑی تھی۔ دوسری جانب سسلی بدنصیب تھیوڈور کے سر کو نشانہ بنانیکی کوشش کر رہی تھی۔

"بہتر خدا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں فیبانیاں مجھے سچ مچ ہلاک کر دیں گی"۔ کلفورڈ نے پیچ و تاب کھاتے ہوئے کہا۔ اور اسکے بعد حوصلہ کرکے دبی آواز میں پُوچھا: "آخر یہ بتاؤ کہ تم چاہتی کیا ہو؟" مگر اس سے پہلے کہ کوئی اُس کے سوال کا جواب دیتی۔ وہ بند دروازہ جس کے ساتھ سسلی لگی ہوئی کھڑی تھی بڑے زور سے کُھلا۔ دھکا لگنے سے سسلی چند قدم آگے جاکر گر پڑی۔ دروازہ کُھلا اور ہیکٹر بارڈرس قہر مجسّم بنا داخل ہُوا۔

باب ۳

عاشقی کا مزا

ناظرین متعجب ہو کر پوچھیں گے۔ کہ سیسلی کا شوہر اُس موقعہ پر خلاف اُمید کہاں سے دھمکا۔ تو اس کی تشریح کیلئے چند الفاظ سلسلۂ داستان جاری رکھنے سے پہلے بیان کرنے ضروری ہیں۔

یہ درحقیقت صحیح ہے کہ ہیگر ہارڈ رس دو دوستوں سے ملکر کلب میں کھانا کھانے گیا تھا اور وہ یقیناً جلد واپس نہ آ سکتا۔ اگر حالات ایسے نہ پیدا ہو گئے ہوتے کہ اُس کو واپسی پر مجبور ہونا پڑا۔ کلب میں پہنچکر اُس نے دیکھا کہ ایک معذرتی رقعہ اُن دوستوں کیطرف سے آیا ہوا رکھا ہے اور اسمیں ایک مصروفیت کے باعث وقت پر نہ پہنچنے کی عذر خواہی درج ہے۔ چونکہ اس خط میں دعوت کیلئے کوئی دُوسرا دن مقرر کرنے کا وعدہ کیا ہوا تھا اسلئے ہیگر نے سوچا کہ اب یہاں ٹھہرنا بیسود ہے۔ اُس کو معلوم تھا کہ اُس کی بہن جوزفائن کو رات کے کھانے پر سیسلی کے پاس آنا ہے۔ پس اُس نے سوچا کہ میں بھی اُنہیں کے ساتھ ملکر کھالوں گا۔ اِس فیصلہ پر پہنچکر وہ سیدھا مکان کیطرف پلٹا۔ اُس جگہ آکر نوکرانی سے پُوچھا۔ تمہاری مالکن کہاں ہے۔ تو وہ کچھ بوکھلا سی گئی۔ اور اینڈا بینڈا جواب دینے لگی۔ اُس سے ہیگر کو بڑا تعجب ہُوا۔ اور اُس نے جلدی سے پوچھا

"کیا میری بہن آ گئی تھی؟"

"جی سرکار غالباً"... میرے کہنے کا مطلب ہے.... شاید آہی گئیں تھیں"۔

خادمہ نے رُکتے ہُوئے جواب دیا "لیکن.... ار.... میں اُس کے متعلق کوئی بات یقین

کے ساتھ نہیں کہہ سکتی"۔

"تو رہنے دو، میں خود جا کر دیکھ لوں گا" ہارڈرس نے کہا "غالباً تمہاری بیگم اپنے کمرے میں ہوں گی"۔

"جی ہاں وہیں ہیں لیکن وہ .... کیا نام ..... اس وقت معروف ہیں آپ یہیں ٹھہرئے۔ میں اطلاع کراتی ہوں"

ہیکٹر ہارڈرس کی حیرت بڑھتے ہوئے شبہ میں تبدیل ہوگئی پہلے اس کا ارادہ وہیں ٹھہر کر کچھ اور سوالات پوچھنے کا تھا۔ لیکن دفعتاً کچھ سوچ کر اس نے خادمہ کو وہیں چھوڑا اور تیزی سے زینہ پر چڑھنے لگا۔ نوکرانی دہشت کھا کر ایک طرف ہٹ گئی۔ وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ خدا جانے انجام کیا ہو؟ کیونکہ اس کو حقیقتاً معلوم نہ تھا کہ مس ہارڈرس نے مطلب کیلئے مردانہ لباس پہنایا۔ کیوں مسٹر کلفورڈ کو باقی نوکروں سے پوشیدہ سبلی کے کمرے میں لانیکی ہدایت کیگئی تھی۔ قدرتی طور پر اس نے یہی سوچا تھا۔ کہ کوئی عشق و محبت کی گھات ہے۔ پس ہیکٹر کے دفعتاً واپس آنے پر اسکا دہشت کھانا اور گھبرانا امر لازم تھا۔

اثنا میں جیسا بیان کیا جا چکا ہے۔ ہیکٹر دبے پاؤں لیکن تیز زینہ پر چڑھتا گیا۔ اور آخر کار اپنی بیوی کے کمرہ کے باہر دروازہ کے ساتھ کان لگا کر کھڑا ہوگیا۔ کئی طرح کے شکوک اس کے دل میں پیدا ہوگئے تھے۔ وہ کیا راز تھا۔ جسکو سبلی کی کنیز چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیا جوزفائن کے آنیکا محض بہانہ اور اسکے پردے میں درحقیقت کسی اور کو بلوانا منظور تھا؟"

اس کے شبہات کی تصدیق اس مردانہ آواز سے ہوگئی۔ جو سبلی اور تھیوڈور کلفورڈ کی گفتگو سے اس کے کانوں میں پہنچی تھی۔ اب اس نے جانا کہ اس کا گمان غلط نہ تھا۔ اور سبلی درحقیقت ایک آوارہ مزاج عورت تھی مگر وہ حیران ہو کر سوچتا کہ اس کا آشنا

کون ہوگا۔ ایک بار اُس کے جی میں آیا کہ بے تحاشہ اندر گھُس کر گنہگار جوڑے کو ..... کیونکہ وہ درحقیقت اُنکو ایسا ہی سمجھے ہُوئے تھا۔ بکڑا پکڑ لے۔ وہ حقیقت حال سے واقف ہونے کو بے تاب اور یہ جاننے کو آپے سے باہر ہُوا جاتا تھا۔ کہ سبیل کو برباد کرنے والا اور اُس کا رقیب کون ہے۔ لیکن جب اُس گفتگو کے دوران میں جوزفائن کا نام بھی اُس کے سُننے میں آیا تو وہ ہکا بکا ہو کر ٹھہر گیا۔ حیران ہو کر سوچتا تھا۔ کیا اُس کا بھی اِس سازش سے کوئی تعلق ہے۔ پھر ایک بار اُس نے کان لگا کر سُننا شروع کیا۔ آواز یقیناً سبیل کی تھی کبھی وہ سنجیدگی کے ساتھ کسی کاروباری معاملہ کو طے کرنی لگتی اور کبھی اُس کی آواز میں محبت کی شیرینی پیدا ہو جاتی تھی۔

چند لمحوں تک وہ اُسیجگہ دروازہ کے ساتھ لگا ہُوا اُس گفتگو کو سُنا کیا۔ اور اِس دوران میں یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی۔ کہ معاملہ زیر بحث کیا ہے۔ اُس نے معلوم کر لیا۔ کہ مرد تھیوڈور کلفورڈ کے سوا اور کوئی نہیں ہیلڑ کو معلوم تھا کہ کسی زمانے میں یہ شخص اُس کی بہن سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن لارڈ اور لیڈی مینڈل شم نے اُس کی منظوری دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اب سوال جو اُس کے دِل میں پیدا ہُوا۔ یہ تھا۔ کہ کیا کسی طریقہ پر وہی نابکار کلفورڈ جوزفائن کی حرمت لینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جوں جوں اُس نے گفتگو سُنی۔ اِس گمان کی تصدیق ہوتی گئی۔ ورنہ خطوں کی واپسی کا سودا کیا معنی رکھ سکتا تھا۔ لیکن اِس سے آگے جب اُس نے سبیل کو کلفورڈ سے محبت آمیز باتیں کرتے سُنا۔ تو ایک نئی پریشانی اُس کو لاحق ہونی شروع ہوئی۔ سوچتا تھا۔ کیا بدکردار جوزفائن کے بعد اب سبیل پر بھی ڈورے ڈالنے لگا ہے۔ دل نے جواب دیا کہ نہیں۔ ایسا نہ ہوگا۔ کیونکہ سبیل کو اس سے واقف ہوئے دو یا تین ہی دن گذرے ہیں۔ مگر آہ۔ یہ کیا ؟ جوزفائن کے خطوں کا سودا طے ہوتے ہی تھیوڈور کلفورڈ اور سبیل

میں عشق محبت کی باتیں شروع ہونا کیا مطلب رکھ سکتا تھا؟ دھڑکتے ہوئے دل سے ہیکٹر سیسلی کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ سوچتا تھا کہ مرزا سق کی التجاؤں کا انجام کیا ہوگا۔ کیا سیسلی اس کو غصہ اور جوش میں بھر کر کمرہ سے نکل جانے کا حکم دیگی۔ کیا وہ اس وقت تک محض اسلئے ٹال مٹول کرتی رہی تھی کہ جوزفائن کیطرف سے جو سودا اُسے کرنا تھا اُسمیں کامیابی حاصل کرسکے۔ ہر لمحہ وہ اسبات کا منتظر تھا کہ سیسلی جوش میں بھر کر گستاخ بیھوڈور کلفورڈ کو باہر نکل جانے کا حکم دیگی۔ لیکن اس کی حیرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ جب اس نے اُس کی آواز کو رقیق ہوتے سُنا۔ جب اُسے اُسمیں ہلکی تھراہٹ پیدا ہوتی معلوم ہوئی۔ اور الفاظ اتنے مدھم ہوگئے کہ وہ اُنہیں بالکل نہ سُن سکا۔ اب اُس نے بند دروازہ کے سوراخ کی راہ سے اندر جھانکنے کی کوشش کی۔ مگر کوئی بات معلوم نہ کرسکا۔ آخرکار اُس کو کمرے کے اندر پیروں کی چاپ سُنائی دی۔ پھر خوابگاہ کا دروازہ بند ہوتا معلوم ہوا۔ اس آواز کو سُنکر ہیکٹر کے دماغ میں چکر آنے لگے۔ اُس کا دل بڑے زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ اُف! رحم خدا کیا یہ ممکن تھا۔ کیا درحقیقت سیسلی ایک بے حیا فاحشہ عورت کی طرح اُس مرد اوباش کے سامنے جس سے اُس کی واقفیت محض چند روزہ تھی۔ اس آسانی سے جھک گئی۔ اُس کی رگوں میں خون گرم شراب کی مانند کھول رہا تھا۔ اور وہ اُس مرد نابکار سے جس کے بارے میں اُس کا خیال تھا۔ کہ پیشتر اُس کی بہن کا ناموس تباہ کرکے اب اُس کی بیوی کی آبرو چھیننا چاہتا ہے۔ ہیبت ناک انتقام لینے کو بیتاب ہوا۔ اُس نے دبے پاؤں واپس جاکر اپنے کمرہ سے بھرا ہوا پستول نکالا۔ پھر عجلت کے ساتھ اُسی دروازہ کے پاس گیا۔ جس کے ساتھ رُک کر اُس نے سب باتیں سُنی تھیں۔ دروازہ کو ہاتھ لگایا۔ تو فوراً کُھل گیا۔ اُس کے اندر جاکر وہ ملے جلے ڈگ بھرتا خوابگاہ کے دروازہ کے پاس گیا۔ ادبے پتا یا نہ اُسے کھولنے کی کوشش

لیکن معلوم ہُوا۔ کوئی چیز اُسمیں حائل ہے۔ جو دروازہ کو کُھلنے نہیں دیتی۔ بڑھے ہوئے جوش میں کسی مصلحت کا خیال نہ کرکے اُس نے دروازہ کو بڑے زور سے اندر کیطرف دھکیل دیا۔ اور انداز وحشت سے داخل ہُوا۔

چونکہ یہ مقام تھا جس پر ہم نے گذشتہ باب کو ختم کیا۔ اسلئے ان کیفیات کے بعد مناسب ہوگا کہ از سر نو سلسلۂ داستان شروع کردیا جائے۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے۔ کہ نظارہ جو ہیکٹر ہارڈرسن کے دیکھنے میں آیا۔ اُس سے بالکل مختلف تھا جس کا اندازہ وہ اپنے ذہن میں کرچکا تھا۔ اپنی بیوی کو اُس کے آشنا کی گرفت میں پانیکے بجائے اُس نے کیا دیکھا کہ دروازہ کُھلنے سے وہ فرش زمین پر اوندھی گر پڑی لیکن بڑھے ہُوئے اضطراب کی حالت میں اُس نے اُس کو بالکل ہی نظر انداز کیا۔ اور سامنے کیطرف دیکھا۔ دو مرد اُس کو دکھائی دیئے۔ جنمیں سے ایک ہیو ڈورکلفورڈ تھا جسکو فوراً اُس نے پہچان لیا۔ مگر آہ! یہ دوسرا کون تھا۔ کیوں وہ حالت اضطراب میں مسہری کے پردوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہیکٹر خدا کیلئے جوش کو روکو!" مسلی نے اُس مقام سے۔ جہاں وہ فرش قالین پر گری تھی۔ اُٹھتے ہوئے کہا۔ "رہ گیا یہ مرد ناہنجار؟ تو اُس کے بارے میں .... "

وہ فقرہ کو ناتمام ہی چھوڑکر پلنگ کیطرف گئی۔ اُس موقعہ پر جوزفائن جو بھائی کی آمد پر سہمگیں ہوگئی تھی۔ بے تابانہ باہر نکلی۔ اور اپنی باہیں بھاوج کی گردن میں ڈالکر اس طرح سے لپٹ گئی۔ گویا بھائی کے غصہ اور جوش سے بچنے کیلئے اُس کی پناہ تلاش کر رہی تھی:

"اُف! یہ بے حیائی اور بے شرمی!" ہارڈرسن نے جوش میں بھر کر کہا: "اتنی بے غیرتی میرے سامنے! اچھا ٹھہرو میں اس کا مزا چکھاتا ہوں!" اور یہ کہکر اُس نے پستول کا گھوڑا دبایا۔

"ٹھہرو ہیکٹر کیا اندھیر کرتے ہو" سیسلی نے ہاتھ تھام کر روکا "کیا تم نہیں پہچان سکتے کہ یہ تمہاری اپنی بہن جوزفائن ہے؟"

"کیا؟ میری بہن" ہیکٹر نے متعجبانہ کہا۔ پھر تھیوڈور کی طرف مڑ کر کڑکتی ہوئی آواز سے کہا "اور دغا شعار ستمگر تو ہی اس کی تباہی اور بربادی کا موجب ہوا ہے"

"میرے خدا کیا سب حال بھائی پر واضح ہو گیا" جوزفائن نے سیسلی کو چھوڑ کر ہیکٹر سے لپٹنے کیلئے اس کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ سب سے پہلے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نظارہ کیا معنی رکھتا ہے" ہیکٹر نے حیرت آمیز نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "جوزفائن۔ تم اپنے جی کو سکون دے۔ سیسلی تو میرے سوالوں کا بہتر جواب دے سکے گی"

"اس کا مطلب میں تمکو سمجھاتی ہوں" سیسلی نے لہجہ پروقار میں جواب دیا "ہیکٹر شاید تمہارا خیال تھا کہ میں بند کمرے کے اندر کسی مرد غیر سے گلچھرے اڑاتی ہوں۔ اور تم میرے گناہ کا ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھنے کو اندر گھس آئے تھے۔ مگر تمکو بھاری غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور مجھکو یقین ہے کہ اس حقیقت کو جاننے کے بعد اور بھی زیادہ افسوس تمہارے دلکو ہوگا کہ جو کچھ میں نے کیا وہ محض تمہاری بہن کی امداد کی خاطر اور اسکو بدنامی سے بچانے کی غرض سے تھا"

"ہیکٹر یہ بالکل صحیح ہے" جوزفائن نے تسلیم کیا "سیسلی اس وقت تک ہر موقعہ پر میری بہترین مددگار ثابت ہوئی ہے"

"اس صورت میں پیاری میں تم سے معافی کا خواستگار ہوں" شوہر نے کھسیانا ہو کر کہا "مگر یہ تو تمکو بھی ماننا پڑیگا کہ حالات شک انگیز تھے۔ میں نے دروازہ کے ساتھ لگ کر تمہاری گفتگو سننے کی کوشش کی۔ مگر اس کو ناتمام ہی سن پایا"

"تو لو۔ اب اس کا باقی حصّہ بھی سن لو۔" سیسلی نے جواب دیا۔ "میرا مدعا سب سے پہلے اس مردِ سیاہ کار کو غلط فہمی میں مبتلا کرنا تھا۔" یہ کہتے ہوئے اُس نے کلفورڈ کی طرف اشارہ کیا۔ "دراصل میں چاہتی تھی۔ اُسکو بہکا کر اور پھسلا کر وہ سب خط جو جوزفائن کے لکھے ہوئے اُس کے پاس تھے، واپس لیلوں۔ بعدازاں اس بات کا پورا یقین حاصل کرنے کو کہ کوئی خط اس نے اپنے پاس نہ رکھ لیا ہو۔ یہ مدعا کو پیشِ نظر رکھ کے۔ کہ شاید وہ کسی موقعہ پر دوستوں میں ڈینگ مارنے لگے۔ کہ وہ کسی زمانے میں آنریبل مس ہارڈمس کا مقبول نظر تھا۔ ہاں اِن سب باتوں کا خیال رکھ کے اور آئندہ کیلئے اُس کو بدگوئی کا موقعہ نہ دینے کی غرض سے میں نے اِس کو اِس بھول میں ڈالا کہ وہ مجھکو بھی چاہ سکتا ہے۔"

"بیشک مجھکو معلوم ہے۔" ہیکٹر نے تسلیم کیا۔ "اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اِس مقصد میں بڑی حد تک کامیاب ہوگئی ہو۔ کیونکہ میں نے تمہاری گفتگو کا بیشتر حصّہ باہر رہ کر سُن لیا ہے۔"

"میں نے یہاں تک کامیابی حاصل کرلی۔ کہ اِس شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا رُقعہ جسمیں وہ جوزفائن کے چال چلن کو ہر طرح پاک تسلیم کرتا ہے۔ میرے کمرے کی میز پر پڑا ہے۔"

"لیکن وہ خط جو مختلف اوقات میں جوزفائن نے اُس کے نام لکھے تھے۔ وہ کہاں ہیں۔" ہیکٹر نے بیتابانہ پوچھا۔

"اُنھیں کو واپس لینے کیلئے میں اس کو پھسلا کر اِس کمرہ میں لائی تھی۔" سیسلی نے جواب دیا۔ "اگر تم وقت پر نہ آجاتے۔ تو ہم دو کمزور عورتیں بھی اِس کوشش میں کامیابی حاصل کرنیکو کافی تھیں۔ لیکن اب جبکہ تم آگئے ہو۔ ہم اِس معاملہ سے دستبردار ہوکر اس کو

تمہارے حوالے کرتی ہیں!"

"بیشک! اب میں ہی اِس کام کو سرانجام دُوں گا" ہیکٹر نے فاخرانہ لہجہ میں کہا، پھر اُس مردِ سیاہ نصیب کیطرف دیکھکر جو ایک جانب رورو لرزہ براندام چپ چاپ کھڑا تھا۔ اُس سے کہا "مسٹر کلفورڈ دو چٹھیاں جو میری بہن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تمہارے پاس ہیں چپ چاپ دیدو تو بہتر ہے۔ ورنہ یاد رکھو۔ تم اُس کمرہ سے زندہ بچکر نہ جاؤگے!"

" اتنا کہکر ہیکٹر ہارڈرس نے اپنے پستول کی نالی تھیوڈور کلفورڈ کے سر کیطرف پھیری اور اُس کے چہرہ پر سختی اور استقلال کے آثار نمودار ہوگئے۔ پستول کی ہیبتناک نالی کا دہانہ اپنی طرف دیکھکر اور اپنی زندگی کا تار عنکبوت کے ساتھ بندھا ہوا پاکر بدنصیب کلفورڈ کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔ مری ہوئی آواز سے محض اتنا کہہ سکا "خدا کیلئے میری جان نہ لو۔ میں سب چٹھیاں دینے کو تیار ہوں!"

اس نے چٹھیوں کا پیکٹ جیب سے نکالکر ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ جوزفائن نے اپنا ہاتھ بڑھا کر جھپٹ اُسے چھین لیا۔ اور اُسے اپنی جیب میں حفاظت سے رکھ لیا۔

" اب مہربانی سے اس پیکٹ کے عوض وہ پاکٹ بک بھی دیدیجئے جو دوسرے کمرہ میں رکھی ہے!" سیسلی نے طنزآمیز قہقہہ مار کر کہا۔ "لیکن اگر آپ نے نوٹوں کی بجائے کم و بیش اتنی ہی رقم کے تاجروں کے بِل موجود ہیں جن کی ادائیگی اگر ممکن ہو تو کردیا۔"

باب ۴

دعوتِ مقابلہ

یہ نئی اطلاع پاکر نفیوڈ رکلفورڈ کی بدحالی انتہاکو پہنچ گئی۔ اسکو ہر معاملہ میں شکست نصیب ہو رہی تھی۔ اور ہر موقعہ پر ذلت اور ناکامی کا سامنا ہُوا تھا۔ اس کی بزدلی سیاہ کاری اور بدعہدی پوری عریانی میں نمودار ہو چکی تھی۔ مایوسی کے غصہ میں بھر کر کہنے لگا۔ "چلئے آپ لوگ جیتے اور میں ہارا۔ اب قصہ ختم ہونے دیجئے۔ تسلیمات میں جاتا ہوں۔"

"ٹھہرو! ابھی کہاں جاتے ہو؟" ہیکٹر نے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "اسمیں شک نہیں کہ تمہیں آئندہ کیلئے شرارت کرنے سے قطعی طور پر رد کر دیا گیا ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ اب تم اپنی سفیہانہ حرکتوں سے نفع کمانے کے قابل نہیں رہے۔ لیکن تمہاری سزا اتنی ہی کافی نہیں ہے۔ تم نے میری بہن کی آبرو لی۔ اور اس کے بھائی کی حیثیت میں میرا اطمینان تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ تم سے مقابلہ کروں۔ یہ میرا حق ہے کہ تمکو مقابلہ میں آنے پر مجبور کروں۔ اور میں نے قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ یہ معاملہ آج رات طے کر دیا جائے۔ وہ اسطرح کا مقابلہ ہوگا۔ جس سے یا تم زندہ بچکر آؤگے یا میں۔ دو میں سے ایک کی زندگی کا خاتمہ یقینی سمجھنا چاہئے۔"

"بھائی ہیکٹر! خدا کیلئے اپنی جان مجھ بدنصیب کیلئے خطرے میں نہ ڈالو۔" جوزفائن نے تھر تھر کانپتے ہوئے دونوں ہاتھ جوڑکر التجائی لہجہ میں کہا۔

"لڑکی ٹھہر جاؤ اور میرے فیصلہ میں دخل انداز نہ ہو۔" ہیکٹر نے سختی سے روکا۔ "میں تجھ سے

پوچھتا ہوں کیا مردانہ لباس پہننے کے بعد تیرے اندر وہی عورتوں کی کمزوریاں باقی ہیں؟
کیا تو اپنی کمزوری سے شان مردی کو بٹہ لگانا چاہتی ہے!"

"ہیکٹر! پیارے ہیکٹر۔ مجھکو معاف کرو" جوزفائن نے ندامت سے گردن جھکا کر کہا۔
"بے شک مجھ سے غلطی ہوئی۔ اب میں اس بارے میں اس کے سوا اور کچھ نہ کہوں گی کہ
تم مجھکو اپنا مددگار سمجھو۔ بھائی تم میری آبرو کا داغ انتقام سے دھونا چاہتے ہو۔ میں
اس کوشش میں تمہارے ساتھ ہوں اور عہد کرتی ہوں کہ دوبارہ کمزوری کا اظہار نہ
کروں گی"

"جوزفائن! وہ وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب میں ڈویل کے مقابلہ میں
تجھکو اپنا نائب بنا کر تیری ہمت وجرأت کا امتحان لوں گا" مسٹر ہارڈرس نے کہا۔ اور
اس کے بعد دوبارہ کلفورڈ کیطرف مڑ کر کہنے لگا "میں چاہتا ہوں۔ تم اسیوقت رقعہ
لکھکر اپنے کسی دوست کے پاس بھیجدو۔ کہ وہ فوراً تیار ہوکر یہاں آجائے۔ میں اس
معاملہ کو کل تک ملتوی کرنا نہیں چاہتا۔ ان دنوں پہلی رات کا چاند ہے۔ اس کی
روشنی ہمارے لئے کافی ہوگی۔ اور اگر تمہیں کوتہ نظری شکایت ہو۔ تو درمیانی فاصلہ
اور بھی کم کیا جاسکتا ہے"

"مسٹر ہارڈرس! اچھی طرح سوچ لیجئے۔ اس جھگڑے کا انجام کیا ہوگا؟" بیچو ڈدر
کلفورڈ نے جہاں تک ممکن تھا۔ اپنے لہجہ کو پرسکون بنانیکی کوشش کرکے کہا "کیا در
حقیقت آپ آج ہی ڈوئل لڑا چاہتے ہیں؟"

"ہاں یہ میرا اٹل فیصلہ ہے" ہیکٹر نے بضد ہوکر جواب دیا۔ پھر گھڑی دیکھکر اس
نے کہا "اب ساڑھے پانچ بجے ہیں۔ چاند نکلنے کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو مقابلہ ہونا
چاہیئے۔ اس عرصہ میں اپنے حافظہ پر زور ڈالکر سوچ لو۔ کیا تمہارا کوئی دوست ان لوازمات

میں رہتا ہے۔ تاکہ تم اُس کے نام رُقعہ لکھکر اُسے بلا سکو۔"

"دیکھئے یہ مذاق حد سے زیادہ بڑھا جاتا ہے۔" تھیوڈور نے۔ جس کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔ کسیطرح معاملہ کو ٹالنے کی کوشش کرکے کہا۔

"یہ تمہاری غلطی ہے کہ تم مذاق سمجھ رہے ہو۔" ہیکٹر نے جواب دیا۔ "ورنہ میں پوری سنجیدگی سے کہتا ہوں۔ کہ یہ جھگڑا آج طے ہو کر رہے گا۔ اور اگر اتنے ہی ڈرپوک ہو۔ کہ مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے۔ تو میں تمہارے جوش کو بھڑکانے کیلئے ایک مکا تمہارے منہ پر رسید کرسکتا ہوں۔ یا اگر یہ بھی ناکافی ہو تو جان لو کہ کل صبح کی ڈاک میں ویسٹ اینڈ کے سب ہوٹلوں اور کلبوں میں گشتی چٹھی اس مضمون کی پہنچ جائے گی۔ کہ تھیوڈور کلفورڈ پست ہمت۔ بودا اور کمزور ہے۔"

"دیکھو بدزبان نہ بنو۔" تھیوڈور کلفورڈ نے اب فاخرانہ کہا۔ "اگر تم درحقیقت مقابلہ کرنے پر تلے ہو۔ تو میں بخوشی اس کیلئے آمادہ ہوں۔ جگہ مقرر کیجئے۔ اور میں ایک گھنٹے کے اندر اندر اپنے ایک دوست کو ساتھ لیکر پہنچ جاؤں گا۔"

ہیکٹر ہارڈرس تھوڑی دیر کیلئے کشمکش و پیچ میں پڑ گیا۔ سوچتا تھا۔ کیا اس کو یہ تجویز منظور کرنی چاہیئے۔ یا نہیں۔ وہ تھیوڈور کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔ اپنے دشمن کی دلیری کے متعلق اُس کی رائے بہت اونچی نہ تھی۔ فی الحقیقت اُس کا خیال تھا کہ وہ بحالت مجبوری محض خوف تشہیر سے مقابلہ پر آمادہ ہوا ہے۔ کبھی وہ سوچتا کہ یہی ڈر اس کو میدان میں لانے کا یقینی ذریعہ ہوگا۔ اور کبھی یہ خوف دامنگیر ہونے لگتا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ تھیوڈور کلفورڈ جان بچاکر براعظم یورپ کو بھاگ جائے۔ یا عارضی طور پر کسی مقام پر چھپ کر بیٹھ رہے۔ تھوڑی دیر اسی سوچ میں رہکر اُس نے آخرکار کہا۔

"نہیں مسٹر کلفورڈ! میرے خیال میں آپ کے کہیں جانیکی حاجت نہیں۔ اسلئے فی الحال

یہیں ٹھہرے رہیں کئی ایک مصلحتیں بھی ہیں۔ ایک یہ کہ میں چاہتا ہوں۔ آپ میری نظروں کے سامنے موجود رہیں۔ تاکہ میرے دِل کو اس بات کا اطمینان حاصل ہو کہ جس نے میرے حق میں بُرائی کی تھی۔ وہ میری گرفت سے باہر نہیں گیا۔ دُوسرے میری خواہش ہے۔"
یہ کہتے ہوئے ہیکٹر ہارڈرس کا لہجہ زیادہ پُرجوش ہو گیا "میری بہن جس کی حرمت تم نے گنوائی ہے۔ اِس سزا کو دیکھے۔ جو میں تمہیں دینا چاہتا ہوں۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمہارے نائب کو یہ جاننے کا موقع دیا جائے گا۔ کہ مردانہ لباس میں وہ کوئی عورت ہے۔ اور اِس بات کا میں پُوری طرح خیال رکھوں گا۔ کہ تم اپنے ساتھی پر اِس حقیقت کو واضح نہ کر سکو۔ بالغرض تم نے ایسا کیا تو میں صاف صاف کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ اسی وقت گولی مار کر تمہارا بھیجا اُڑا دُوں گا۔ خواہ اُس کیلئے بعد ازاں مجھکو پھانسی پر ہی کیوں نہ لٹکنا پڑے۔"

"ہیکٹر.. پیارے بھائی.." جوزفائن نے اِن الفاظ کو سُنکر دہشت آمیز لہجہ میں کہا۔

"نادان لڑکی! بس چُپ رہ!" بھائی نے سخت لہجہ میں روکا "کیا میرے لئے بار بار جتلانے کی حاجت ہے۔ کہ اِس وقت تُو نے مردانہ لباس پہن رکھا ہے۔" پھر تھیوڈور کیطرف مُڑ کر "مسٹر کلفورڈ! وقت گذرا جاتا ہے۔ جو کرنا ہو جلد کیجیئے۔"

"میرا ایک دوست اس جگہ سے قریب نانٹنگ ہل کے پاس رہتا ہے۔" اُس نے جواب دیا۔

"بس تو ٹھیک ہو گیا" ہیکٹر نے قطع کلام کر کے کہا۔ "جس مُقام پر ہمکو مُقابلہ کرنا ہے۔ وہ بھی اسی طرف واقع ہے۔ ہم رستہ میں اُس کو بُلاتے چلیں گے۔"

"لیکن وہ بالکل ناتجربہ کار نوجوان ہے" کلفورڈ نے کہا۔ "اسکی عمر اُنیس بیس سال سے

زیادہ نہیں۔"

"کیا میری بہن مردانہ لباس میں اس سے بڑی معلوم ہوتی ہے۔" ہارڈرس نے جواب دیا

"لیکن تمہارا یہ دوست کون ہے۔ جسے تم اپنا نائب بنانا چاہتے ہو؟"

"آپ اُس سے واقف نہیں ہیں۔ وہ اپنے بڈھے چچا کے ساتھ حال میں کسی دور دراز مقام سے واپس آیا ہے۔ اور ہیلر اُس کا نام ہے۔"

"مگر میں پوچھتا ہوں۔ اُس کے چچا کو اُس کے آنے پر کسی طرح کا اعتراض تو نہ ہوگا"

"میرے خیال میں کوئی نہ کوئی صورت اُس کو بلانے کی پیدا کرلی جائے گی۔" کلفورڈ نے جواب دیا۔ "وہ لوگ سویرے ہی کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ پس اگر میں ایک مختصر رقعہ اُس کے نام لکھکر بھیجدوں ۔۔۔"

"تو آؤ۔ میرے ساتھ چلو۔ میں کاغذ قلم، دوات دیتا ہوں" ہیکرٹ نے جواب دیا۔

وہ تھیوڈور کلفورڈ کو اپنی بیوی کے کمرہ میں لے گیا۔ جہاں ایک میز پر سامانِ نوشت رکھا تھا۔ سیسلی اور جوزفائن بھی اُن کے ساتھ ساتھ وہیں آگئی تھیں۔ اس خط کو میز سے اُٹھاتے ہوئے جو تھیوڈور کلفورڈ نے سیسلی کی زیر ہدایت لکھا تھا۔ وہ کہنے لگی "یہ چونکہ میرے نام لکھا گیا تھا۔ اس لئے میں اسے اپنے ہی پاس رکھتی ہوں"

"جو تمہاری مرضی" اُسکے شوہر نے کہا۔ اور اس کے بعد اس کو ذرا سے فاصلہ پر لیجا کر اُس نے دبی آواز سے کہا "میرے خیال میں اس تحریر کی ضرورت کبھی نہ پڑیگی۔ کیونکہ آج رات میں اس بدکردار کو یقینی طور پر جان سے ماردوں گا۔"

"ہیکرٹ اتنے پر اعتماد نہ ہو" سیسلی نے بھی دبی آواز میں جواب دیا "جہاں تک میں نے سُنا ہے۔ تھیوڈور کلفورڈ بے خطا نشانہ باز ہے۔ اس لئے کیا تعجب ۔۔۔۔"

"سیسلی خواہ کچھ ہو۔ آج میں نے تھیوڈور کلفورڈ کو جیتا نہ چھوڑنے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔"

ہارڈرس نے بدستور دبی آواز سے کہا "میرا دل کہتا ہے کہ اسی کی موت کے ذریعہ سے ہی جوزفائن کا راز پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ کیا ہُوا۔ اگر ہم نے فائن کی لکھی ہُوئی سب چٹھیاں واپس لیلیں۔ یا اُس نے ایکدفعہ اس مضمون کو تحریر کردیا کہ وہ ہر طرح پاکباز ہے۔ اِن احتیاطوں کا اِس صُورت میں کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ اگر اِس مردِ سیاہ کار نے لوگوں میں یہ بات مشہور کی کہ جوزفائن سے کسی زمانہ میں اس کا تعلق رہ چکا ہے کیونکہ شائد تمکو معلوم نہ ہو۔ دُنیا اِس طرح کے معاملہ میں عورت ہی کے برخلاف فیصلہ کرتی ہے۔"

"مگر میں پوچھتی ہوں جوزفائن کو اپنے ساتھ لیجانے سے کیا فائدہ؟" سیسلی نے دریافت کیا "اسمیں تو اور زیادہ خطرہ کا احتمال ہے۔ کیونکہ اگر کلفورڈ جان سے مارا گیا تو ممکن ہے کہ پولیس جوزفائن کو گرفتار کرلے یا اسکو بطور گواہ پیش ہونا پڑے۔"

"میں نے اِس کے متعلق سب پہلو اچھی طرح سوچ لئے ہیں۔" ہیکٹر نے جواب دیا۔ جب وہ مردانہ لباس اُتار کے اپنی اصلی حالت میں آجائیگی۔ تو کسیکو گمان تک نہ ہوگا۔ کہ اس نے میری نیابت کی تھی۔ ہر شخص یہی سمجھے گا کہ میرا نائب ڈر کر روپوش ہوگیا۔ اور کلفورڈ چونکہ ہلاک ہوگیا ہوگا۔ اسلئے تردید کا کوئی موقعہ پیش نہیں آسکتا۔"

"تو بھی میں پوچھتی ہُوں۔ اسکو ساتھ لیجانیسے کیا فائدہ ہوگا؟" سیسلی نے دریافت کیا "اس کی متعدد وجوہات ہیں۔ جو میں پھر کسی موقعہ پر بتاؤں گا۔" شوہر نے معیری جوابدیا۔ "اور اب پیاری سیسلی جو کچھ تو نے اب تک اس معاملہ میں کیا ہے۔ اس کے لئے میرا شکریہ قبول کر۔ میں بیحد شرمسار ہُوں۔ کہ تیرے برخلاف کسیطرح شبہات کو ایک پل کیلئے دل میں جگہ دی۔"

"بس کافی ہے۔ یہ وقت زیادہ عذرخواہی کا نہیں۔" سیسلی نے جلدی سے قطع کلام

کردیا یہ شروع میں تمکو اچانک اندر آتے دیکھکر بیشک مجھے بہت غصہ آیا تھا. مگراب جو سوچا تو معلوم ہوا کہ تم بھی اپنی جگہ مجبور تھے. حالات پیش آمدہ میں تمہارے دل کو شک ہونا قدرتی تھا۔"

مخفی نہ رہے کہ زن و شوہر کی یہ گفتگو دبی زبان میں ایک علیحدہ مقام پر ہوئی تھی. جہاں سے اُنکی آواز تھیوڈور کو شنائی نہ دے سکتی تھی. اس اثنا میں وہ میز کے پاس بیٹھا خط لکھنے میں مشغول تھا. گفتگو سے فارغ ہوکر ہیکٹر نے اُس سے پوچھا" کہیے کیا خط لکھا جا چکا ہے."

"ہاں لیجیے پڑھ لو" تھیوڈور نے جوابدیا" بس اتنا ہی اسمیں لکھا ہے کہ میں گاڑی میں بیٹھا اپنے دوست مسٹر ایڈیو ہیلر کا انتظار کررہا ہوں. کیونکہ ایک اشد ضروری معاملہ پر مجھے اُس سے کچھ باتیں کرنی ہیں."

"چلو کافی ہے" ہیکٹر نے کہا" اور اب پیاری سیسلی تو جاکے اپنی کنیز کو حکم دے کہ ایک کرایہ کی گاڑی کا انتظام کرے. اور جسقدر جلد ممکن ہو اُسے باغ کے دروازہ کے پاس لاکر کھڑا کردے."

مسز ہارڈرس یہ اشارہ پاکر باہر چلی گئی. اور اُس کی عدم حاضری میں یہ تینوں ہیکٹر ہارڈرس تھیوڈور کلفورڈ اور جوزفائن (جو ابتک مردانہ کپڑوں میں ملبوس تھی) بالکل خاموش رہی. اتنے میں سیسلی نے واپس آکر اطلاع دی کہ آپ لوگ چلنے کو تیار رہوں. گاڑی عنقریب آیا چاہتی ہے."

"آپکو میرے پستولوں کے استعمال پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے." ہیکٹر نے اپنے دُشمن سے پوچھا" میری طرف سے آپکو اسبات کی عام اجازت ہے کہ جونسا جی چاہے، لے لیجیے."

کلفورڈ نے اِس طرح سر ہلایا۔ گو اس کو اِس انتظام پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ مگر زبانی کچھ نہ کہا۔ اس کے بعد ہیکٹر ہارڈرس اپنے کمرے سے دو بکس لینے گیا جنمیں پستول رکھے ہوئے تھے۔ یہ کام ہو گیا تو ہیکٹر نے واپس آکر کہا۔ اب چلنے کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ اسجگہ بہت عرصہ ٹھہرنا بے سُود ہے"۔ پھر سسلی کو ایکطرف لیجا کر اُس نے دبی آواز سے کہا۔ "جان سے پیاری سسلی۔ میں تجھکو الوداع نہیں کہتا۔ کیونکہ مجھے اپنے بارے میں کسیطرح کا اندیشہ نہیں۔ لیکن بالفرض کوئی حادثہ مجھکو پیش آئے۔ تو اتنا یاد رکھیو۔ کہ پیشتر میں نے کیسی ہی بدسلوکی کیوں نہ کی ہو۔ شادی کے بعد کبھی تیرے لئے وجہ شکایت پیدا ہونے کا موقع نہیں دیا۔"

"پیارے ہیکٹر مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے"۔ عورت نے اپنے جذبات کو بمشکل ضبط کر کے جواب دیا۔ پھر وہ کچھ اور کہا چاہتی تھی۔ مگر ہارڈرس نے جلدی سے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔ اور اُسے گفتگو کا موقع نہ دیکر ایکطرف کو ہٹ گیا۔

باب ۵

اینڈریو ہیلز

اب یہ تینوں ہیکٹر ہارڈرس، اُس کی بہن اور تھیوڈور کلفورڈ اُس بچی زینہ کی راہ سے نیچے اُترے جو باغ کیطرف جاتا تھا۔ اور جس کی راہ سے پیشتر سیسلی کی خادمہ کلفورڈ کو کمرہ نشست میں لائی تھی۔ عرصہ قلیل میں یہ لوگ باغ کو طے کرکے پھاٹک کے پاس جا پہنچے۔ اسجگہ دیکھا کہ ایک بند گاڑی پہلے سے تیار کھڑی ہے۔ وہ جب اُسمیں سوار ہونے لگے۔ تو ہیکٹر نے تھیوڈور کلفورڈ سے کہا: "گاڑی بان کو سمجھادو کہ اُسے مسٹر ہیلز کیلئے کس مقام پر کھڑا ہونا چاہیئے۔"

کلفورڈ نے گاڑیبان کو جو کچھ بتانا تھا۔ بتا دیا۔ پھر جب سارے آدمی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ تو گاڑی ایکطرف کو چلنے لگی۔ اندر والی نشستوں پر ہیکٹر ہارڈرس اور تھیوڈور کلفورڈ پاس ہی پاس بیٹھے تھے۔ اور جوزفائن مقابل والی سیٹ پر اکیلی تھی۔ رستہ میں بالکل خاموش رہی۔ آخر جب دس منٹ کے بعد گاڑی رُکی۔ تو ہیکٹر نے کھڑکی کی راہ سے دیکھا۔ سامنے ایک اس طرح کی چھوٹی سی پُرفضا کوٹھی بنی تھی جیسی بیزوائر اور نائنگ ہل کے نواحات میں عموماً پائی جاتی ہیں۔

"اب جو کچھ گاڑی بان سے کہنا ہو کہدو۔" ہارڈرس نے تھیوڈور کلفورڈ کو مخاطب کرکے حکم دیا۔

اتنے میں گاڑیبان ہدایات پانے کیلئے کھڑکی کے پاس آکے کھڑا ہوگیا تھا۔ تھیوڈور

نے اُس سے کہا۔" دیکھو وہ جو سامنے ایک کوٹھی نظر آتی ہے۔ اُس کے دروازہ پر جاکر دستک دو۔ اور جو آدمی باہر آئے۔ یہ رقعہ اُسکے حوالہ کردو۔ زبانی کوئی بات کہنے کی حاجت نہیں ہے"

گارڈیان تعمیل ارشاد کیلئے رخصت ہوگیا۔ تو ہیکرٹ نے دبی آواز میں اپنے دشمن کو مخاطب کرکے کہا۔" مسٹر کلفورڈ یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ اسکو غیر ضروری دھمکیوں میں ضائع کیا جائے۔ تاہم از روئے احتیاط میں پھر ایکبار آپکو خبردار کرتا ہوں۔ کہ آپکی طرف سے ذراسی غلطی کا ارتکاب بھی مہلک ثابت ہوگا۔ مبادا کوئی غلط فہمی باقی ہو میں صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ اگر آپنے اشارہ یا کنایۃً کسی موقعہ پر کوئی لفظ منہ سے نکالا۔ جس سے مسٹر ہیلر کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوگیا کہ میرا نائب درحقیقت مرد نہیں بلکہ مردانہ لباس میں کوئی عورت ہے۔ تو میں بلا تامل تمکو ہلاک کردوں گا۔ رہ گیا اس کے تعارف کا سوال تو مسٹر ہیلر کے آنے پر میں خود اس کا تعارف کسی فرضی نام سے کرادوں گا۔ مگر میں چاہتا ہوں تمہاری طرف سے کوئی بات ایسی نہو جو میرے بیان کی تردید کا موجب سمجھی جاسکے۔ پھر دیکھو میں باربار کہتا ہوں کہ اگر اس معاملہ میں تمہاری طرف سے ذرا بھی غفلت ہوئی تو۔ خدا میرا گواہ ہے کہ پستول فائر کرنے میں بالکل نہ چوکوں گا۔ اسکے بعد جو سزا مجھکو بھگتنی پڑیگی اُسکی مجھے پروا نہیں"

"مسٹر ہارڈرس کا جوش قابل معافی ہے" کلفورڈ نے جوابدیا۔" چونکہ آپکے دل میں اپنی بہن کے معاملہ میں میری طرف سے غصہ ہے۔ اسلئے میں ان دھمکیوں کو قابل نظر اندازی خیال کرتا ہوں"

"حضرت بس لفاظی کو چھوڑیئے" ہیکرٹ نے سخت لہجہ میں کہا۔" یہ اسٹڈی بینڈی باتیں میرا اطمینان نہ کرسکیں گی۔ بس اتنا یاد رکھئے کہ یہ جو چیز میرے پاس ہے۔ میں اسکے استعمال سے کبھی دریغ نہ کرونگا"

اس کے ساتھ ہی ہتھوڑ در کلفورڈ کو پوچھنے کا سرد حلقہ اپنے رخسار سے چھوتا ہوا معلوم

ہوا۔ اِس کیلئے یہ جاننا ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ کہ وہ پستول کی نالی ہے۔ آدمی ہرچند ہمت دار تھا۔ تو بھی اِس خطرناک چیز سے قریب سے اتنا خوف اُس پر طاری ہوا۔ کہ مُنہ سے بے اختیار دہشت کی آواز نکل گئی۔

"ڈرتے نہیں۔ بلا وجہ فائر نہ کروں گا"۔ ہارڈرس نے آہستہ سے کہا۔ "ہاں اگر تم نے میرے کہنے کی تعمیل نہ کی۔ تو پھر میں کسی حال میں اُس کے استعمال سے نہ رُکوں گا"۔

یہ گفتگو اُس سے بہت کم عرصہ میں ہوئی۔ جتنا اس کی تحریر میں صرف ہوا ہے۔ اِس دوران میں جوزفائن کا دل بڑے زور سے دھک دھک کرتا تھا۔ کیونکہ آخر عورت ذات تھی۔ لاکھ دعویٰ مردانگی اُسنے کیا ہو۔ کیپٹن دخون سے اُسکو طبعی دہشت تھی چنانچہ بھائی کے آخری الفاظ سُنکر اُسنے اطمینان کی آہ کھینچی۔ مگر دل ہی دل میں یہ سوچکر بہت متاسف تھی کہ کیوں اُس نے بھاوج کے کہنے پر مردانہ لباس پہنا۔ اور تھیوڈور کلفورڈ کو دھوکے سے سسلی کے مکان پر بلوانے کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ لیکن خرابی ظہور میں آچکی تھی۔ اب وہ لاکھ پشیمان ہوتی یا افسوس کرتی۔ اِس سے کوئی فائدہ نہ تھا۔ کہ گو وہ اِس ہیبتناک مہم کا انجام سوچکر تھر تھر کانپتی تھی۔ تاہم اتنی اخلاقی جرأت اسمیں نہیں تھی کہ زور دیکر بھائی سے کہتی۔ کہ مجھکو گاڑی سے اُتر جلنے دو۔ میں اِس کارروائی کو طول دینا نہیں چاہتی۔ نہ مجھے آئندہ اِس سے کوئی واسطہ رکھنا منظور ہے۔

اتنے میں گاڑیبان کوٹھی کے دروازہ سے واپس آگیا تھا۔ گاڑی کی کھڑکی کے پاس کھڑے ہوکر اُس نے اطلاع دی۔ کہ مسٹر ہیلر، عنقریب آتے ہیں۔

کوئی دو منٹ کے عرصہ میں وہ نوجوان جس کا انتظار تھا۔ آتا دکھائی دیا۔ چونکہ ہیلر اور جوزفائن دونوں اِس سے ناواقف تھے۔ اور انہیں پیشتر اُسکی صورت دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اسلئے وہ قدرتی طور پر یہ جاننے کو بیتاب تھے۔ کہ وہ کسطرح کا آدمی ہے

جو عنقریب اُن کی صحبت میں شریک ہوگا۔ دونوں گردن نکال کے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگے
پُورنماشی کا چاند پُوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اُسکی روپہلی چاندنی میں
ایک نازک اندام متوسط القامت نوجوان آتا دکھائی دیا۔ جسکا چہرہ ریش و بروت
سے پاک تھا۔ لیکن اِس کی وجہ یہ تھی کہ جیسا تھیوڈور کلفورڈ نے پیشتر بیان کیا۔ اینڈریو ہیلز
ابھی لڑکا ہی تھا۔ اور اُس کی عمر اُنیس سال سے کسیطرح زیادہ نہ تھی۔ وہ تیز چلتا گاڑی کے
پاس آیا۔ لیکن جونہی اُسکی نگاہ کھڑکی کی راہ سے اندر گئی۔ تو خوشگوار آواز سے پُرمسرت
لہجہ میں کہنے لگا۔ "آہ کلفورڈ معلوم ہوتا ہے تم اپنے دوستوں کو ساتھ لیکر آئے ہو؟"

"ہاں یہ دونوں صاحب ایک کام کیلئے میرے ساتھ ہیں" تھیوڈور نے مبہم جواب دیا۔
"لیکن اندر آجاؤ۔ آجاؤ۔ کھڑے ہوکر باتیں کرنیکی حاجت نہیں۔ میں عنقریب سارا حال تمکو
بتاؤں گا۔"

نووارد کے گاڑی میں بیٹھ جانے کے بعد ہیکٹر ہارڈرس نے گاڑیبان کو مزید ہدایات دیں
یعنی اُس کو بتایا کہ اب کدھر چلنا چاہیئے۔

"مگر اینڈریو یہ تو بتاؤ" کلفورڈ نے اُسوقت اپنے دوست سے کہا۔ جب گاڑی دوبارہ
چلنے لگی تھی "کیا تمہارے آنیکی خبر بڈھے کو تو نہیں ہوئی؟"

"حسن اتفاق سے میں خود ہی ایک کام کیلئے باہر آنے لگا تھا۔ کہ آپکا رقعہ ملگیا" ہیلز
نے جوابدیا "میرا چچا جیسا اُسکا معمول ہے سر شام ہی سوگیا تھا۔ لیکن یار کلفورڈ یہ تو بتاؤ؟"

"ٹھہرو! سب سے پہلے میں تمہارا تعارف آنریبل ہیکٹر ہارڈرس سے کرانا چاہتا ہوں"
تھیوڈور نے کہا "اِس کے بعد وہ دُوسرے صاحب سے تعارف اپنے آپ کرادیں گے"

"مسٹر گڈول فن آپکا نام ہے" ہارڈرس نے پہلا نام جو اُسے یاد آیا۔ جلدی سے لیکر
اپنی بہن جوزفائن کیطرف اشارہ کرکے کہا۔

ہیلر نے پہلے ہیکٹر ہارڈرس اور اس کے بعد نام نہاد مسٹر گڈول فن کو سلام کیا۔ اس کو لندن آئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ اور امیر زادوں کی صحبت اور شناسائی کی تمنا غالب تھی۔ آدمی طبعاً خودبین اور خودنما واقع ہُوا تھا۔ اور اس کی واحد آرزو یہ تھی کہ لندن کے حلقۂ فیشن میں اس کے بکثرت احباب ہوں، چونکہ روپے پیسے کی اس کے ہاں کمی نہ تھی۔ اسلئے تھیوڈور کلفورڈ کو اپنی ضرورتیں پورا کرنے میں آسانی رہتی تھی۔ اور اس عنایت کے بدلے وہ اس کا تعارف فیشن ایبل حلقوں میں اپنے ہمجلیسوں سے کروایا کرتا تھا۔

ہاں تو جیسا بیان کیا گیا ہے۔ نوجوان ہیلر نے پہلے ہیکٹر ہارڈرس کو جسکے نام کیساتھ آنریبل کا لفظ سُنکر اس پر رعب ساطاری ہو گیا تھا۔ سلام کیا۔ پھر آداب بجا لانیکو مسٹر گڈول فن کیطرف مُڑا۔ اُسوقت آخرالذکر کی طفلانہ صُورت دیکھکر اُسکو بڑی حیرت ہوئی پیشتر اسکے دیکو اس بات کا دھڑکا لگا ہُوا تھا۔ کہ ان سب آدمیوں میں جن سے تھیوڈور کلفورڈ نے اس کا تعارف کرایا تھا۔ وہی سب سے کمسن نکلیگا۔ مگر اب جو اس نے جوزفائن کو اس کے مردانہ لباس میں دیکھا۔ تو دل ہی دلمیں کہنے لگا۔ اوہ اگر مسٹر گڈول فن ایسے کمسن لڑکے کو اونچی سوسائٹی میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ تو میرے لئے کیا رُکاوٹ ہے؟"

اس اثنا میں جوزفائن اور ہیکٹر ہارڈرس دونوں اُسکی صُورت دیکھنے میں مشغول تھے۔ سرسری اندازہ کی بنا پر اُنھوں نے معلوم کیا کہ موزوں خط وخال کا مُنہ لگتا نوجوان ہے۔ خوشنما رسیلی آنکھیں، ہموار دانت اور گھن کے بھُورے بال تھے۔ اس نے فیشن کا تازہ ترین لباس پہنا ہُوا تھا۔ اور ہاتھوں میں ضرورت سے زیادہ انگوٹھیاں سجا رکھی تھیں بحیثیت مجموعی اُس کی حالت اس آدمی سے ملتی تھی۔ جو اونچے درجے تک پہنچنے کی کوشش میں خیرالامور اوسطہا کے بیش قیمت اُصول کو مدنظر نہ رکھ سکے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ کوئی خاندانی امیر نہ تھا۔ اور گو اسکی اپنی تربیت ایک شریف زادہ کی طرح ہوئی تھی۔ تاہم اس کے بزرگ تجارت پیشہ جماعت سے

تعلق رکھتے تھے۔ مگر ان باتوں سے قطع نظر اس حقیقت کو نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ کہ اسکی صورت پسندیدہ۔ اطوار نفیس اور عمدہ اور آواز خوشگوار تھی۔ ان حالات میں ہیکر اور جوزفائن نے جو پہلا اندازہ اُس کے بارے میں قائم کیا۔ ہر لحاظ سے اچھا تھا۔

آخر کار جب مسٹر ہیلر کا تعارف آنریبل ہیکر بار ڈرس اور نام نہاد مسٹر گڈول فن سے ہو چکا تو اُس نے مخیو ڈورکیطرف مُڑ کر کہا۔" یہ تو بتاؤ آپ لوگ کدھر جا رہے ہیں۔ اور اُس رقعہ کی پُراسرار تحریر کا کیا مطلب تھا۔"

"اس کا جواب مختصر ہے۔" کلفورڈ نے جلدی سے کہا۔" میرے عزیز دوست اینڈریو تمکو انسانی زندگی کے رنگارنگ نظارے دیکھنے کی ہمیشہ تمنا رہی ہے۔ اور میں نے اُس کا علم تمہارا رہبر بنا منظور کیا ہے۔ آج تک میں نے تمکو فقط دن کی روشنی میں مختلف سیریں کرائی تھیں آج چاندنی رات میں ایک عجیب تماشہ دکھایا چاہتا ہوں۔ چونکہ ننانوے فیصدی حالتوں میں اس طرح کے متعلقات دیکھو ہی پیش آتے ہیں۔ اسلئے آج کا واقعہ اور بھی زیادہ انوکھا اور لائق دید ہے۔"

"تاہم وہ کیا واقعہ ہے؟" اینڈریو ہیلر نے متعجبانہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔" یقیناً۔ لیکن نہیں ایسا تو نہیں ہو سکتا۔" لیکن اس کے باوجود کچھ شبہ اُسکے دل میں ابھی سے پیدا ہونے لگ گیا۔

"معلوم ہوتا ہے۔ تم کسی حد تک اندازہ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے ہو۔" کلفورڈ نے پھیکا تبسم کرکے کہا۔" لیکن ٹھہرو۔ میں اس راز کو صاف کئے دیتا ہوں۔ عنقریب ایک ڈویل لڑا جائے گا۔"

" ڈویل! آہ میں سمجھا۔ بیشک بعض حالتوں میں مجبوراً ایسا بھی کرنا پڑتا ہے۔" یہ آخری الفاظ ہیلر نے دکھاوے کی لاپرواہی سے کہے۔ مگر دل ہی دل میں عجب طرح

کی بے چینی محسوس کرنے لگا تھا۔ پھر لرزتی ہوئی آواز میں اُس نے پُوچھا: "کلفورڈ کیا تم ڈوئیل لڑنے جارہے ہو۔ یا ۔۔۔۔ "

" ہاں میں اور مسٹر ہارڈرس لڑیں گے " کلفورڈ نے جواب دیا: "مسٹر گڈول فی الحال انکے نائب ہیں۔ اور میں نے تمکو اپنا ساتھی مقرر کیا ہے "

" میں اِس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں " نوجوان نے پُر اہمیت لہجہ میں کہا۔ کام اسمیں شک نہیں۔ ناخوشگوار ہے۔ تاہم جو فرض آپ میرے ذمہ ڈالیں گے۔ میں اس کو پُورا کروں گا۔ لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ بنائے تنازعہ کیا ہوئی؟"

کلفورڈ حیران تھا کہ اِس سوال کا کیا جواب دے۔ اُس کو متامل دیکھکر ہیکٹر ہارڈرس نے جلدی سے کہا: "مسٹر ہیلر آپکو لازمی طور پر سب حالات سے واقف کیا جائیگا۔ مسٹر کلفورڈ اس سے پیشتر ساری کیفیت میرے نائب کے روبرو بیان کرچکے ہیں۔ اب میں آپکو سمجھاتا ہوں اور گو یہ طریقہ عجیب اور کسی حد تک بیقاعدہ ضرور ہے "

" جی بیشک میں آپکا مطلب سمجھ گیا" نوجوان ہیلر نے خود نمائی کی دُھن میں فلسفیانہ کہا: "مگر بے قاعدگی وہیں سمجھی جاتی ہے۔ جہاں آپسمیں اختلاف رائے ہو۔ جب فریقین رضامند ہوں۔ تو بڑی سے بڑی بیقاعدگی بھی ضابطہ اور نظام کی صُورت اختیار کرسکتی ہے "

" واہ! کیا کہنے" ہارڈرس نے ہیلر کی تعریف کرکے کہا: " یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپنے اِس چھوٹی عمر میں ہی کسی عالم اجل اور فلسفی بے بدل کا تجربہ حاصل کیا ہے۔ میں تو کہوں گا۔ یہ مسٹر کلفورڈ کی خوش نصیبی ہے۔ کہ انہیں ایک ایسے جز درس نائب کی امداد حاصل کرنیکا موقعہ ملگیا "

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اینڈریو ہیلر کو کسی ڈوئیل میں شامل ہونیکا تو ذکر کیا، اسطرح کا معرکہ دیکھنے کا موقعہ بھی نہ ملا تھا۔ اسکو اسبارے میں قطعاً معلومات حاصل نہ تھیں۔ حتیٰ

کہ یہ حالت اُس کی ناتجربہ کاری کی تھی۔ کہ کبھی اپنے ہاتھ سے پستول بھرنا بھی نصیب نہ ہوا تھا۔ لیکن ایسا آدمی کون ہے جو اپنی بڑائی سُن کر خوش نہ ہو۔ ہارڈرس کی زبانی کلمات توصیف سُن کر اتنی مسرت [illegible] کو ہوئی کہ جامہ میں سمانا مشکل ہو گیا۔ آج سے زیادہ خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آج وہ بھی تجربہ کاروں کی دنیا میں قدم رکھنے لگا۔ اور ایسے ایسے پرانے، قدر دان لوگ جیسے کہ آنریبل سٹر ہارڈرس یا [illegible] کلفورڈ یا [illegible] فن سے تھے اس کی [illegible] تعریف کرنے لگے۔ پس [illegible] پر چکے ہیں۔ ذرا جھجک نہ کی۔ کہ وہ [illegible] تھا۔ ایسے [illegible] طرح واقف ہے۔ اور [illegible] کے بعد ہیکٹر ہارڈرس کو سلسلہ تقریر جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

"ہاں تو سوال یہ تھا کہ [illegible] کیا ہوئی" ہیکٹر نے تقریر کرکے کہا "[illegible] کا حال [illegible] الفاظوں میں بیان [illegible] کرتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ آج شام ہم دونوں میں اور [illegible] کلفورڈ [illegible] دوست کے [illegible] ان کے کھیل [illegible] آپس میں کچھ اختلاف ہو گیا۔ نوبت [illegible] زور پکڑ رہا تھا۔ پانی ناک تک پہنچی۔ میرے خیال میں اس کی [illegible] کیول صاحب؟"

"ہاں" اس [illegible] کو ایک گول گول سر دیتے اپنی گردن سے [illegible] خوش ہو [illegible] اور وہ اس طرح تھر تھر کانپنے لگا۔ گویا حشرات الارض کی قسم سے کوئی جانور اس کے بدن پر چڑھتے [illegible] ہو۔ یہ جاننا ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ کہ ہیکٹر اپنے منہ سے [illegible] طوعاً و کرہاً اس کے سمجھنے پر مجبور ہونا پڑا کہ [illegible] بالکل درست ہے [illegible] اسی طرح واقعہ ہوا تھا۔"

"اور اب" ہیکٹر [illegible] کی طرف مڑ کر کہا۔ جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ جس صورت میں نوبت مار پیٹ تک پہنچ گئی ہو تو ۔۔۔"

"جی ہاں بیشک مانتا ہوں۔ اس طرح کی صورت میں ڈوئیل کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہتا"

اینڈریو ہیلز نے سنجیدگی سے تسلیم کیا۔ "ایسے موقعوں پر شریف آدمیوں کو اپنا جھگڑا اسی طرح نپٹانا پڑتا ہے۔"

"بالکل بجا اور درست" ہیکر نے جلدی سے کہا۔ "چنانچہ اب جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔"

"لیکن قطع کلامی معاف۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ دونوں صاحب اکیلے تھے۔ یا کسی اور شخص نے بھی جھگڑا ہوتے دیکھا تھا۔" مسٹر ہیلز نے اظہار معلومات کے طور پر پوچھا۔

"جی میرے دوست مسٹر گلڈل فن وہیں موجود تھے۔" ہیکر نے جواب دیا۔ "چنانچہ وہ سبقت میرا ساتھ دینے کو تیار ہو گئے۔" اس کے بعد مسٹر کلفورڈ نے سوچنا شروع کیا۔ کہ اپنے متعلقین میں کس کو نائب مقرر کریں۔ [illegible] سب سے زیادہ تجربہ کار اور قابل آدمی نظر آتے۔ جب یہ [illegible] تو ہم [illegible] فیصلہ کیا اور گاڑی لیکر آپ کے مکان کیطرف چلے آئے [illegible]"

[illegible] کی ذہنی حالت عجیب تھی۔ ایک طرف خونریزی دیکھنے کا خیال سوہان روح [illegible] زیادہ امکان باعث لرزہ تھا۔ کہ شاید کسی ایک کی جان ہی ضائع ہو جائے۔ [illegible] نہ دیتی تھی کہ [illegible] بعید خوشی ہوئی تھی [illegible] اس کی ذات کو [illegible] حاصل ہو گئی۔ کہ اسے ایک ایسے سنگین معاملہ میں محرم راز بننے کے قابل سمجھا گیا۔ یہ سوچ کر جہاں تک ممکن تھا۔ اس نے ضبط کی کوشش کی۔ اور کسی خاص نیت سے نہیں۔ بلکہ محض کچھ کہنے کے خیال سے یہ رائے پیش کی۔ کہ کیا یہ معاملہ باہمی دوستانہ [illegible] سے کشت و خون کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ لوگ اس کو منظور کریں۔ تو میں اور مسٹر گلڈل فن اس فرض مصالحت کو اپنے اوپر لینے کیلئے تیار ہیں۔"

"جی نہیں۔ یہ غیر ممکن ہے"۔ ہیکر ہارڈرس سختی سے بولا: "آپ کہاں کی باتیں کرتے ہیں جب نوبت مکا بازی تک آگئی۔ تو مصالحت کی صورت باقی کیا رہی۔ نہیں نہیں آپ اس ذکر ہی کو جانے دیں۔ یہ ایک ایسی تجویز ہے، جسے ہم دونوں تو کیا۔ مسٹر گڈول فن بھی ایک لمحہ کیلئے سننے کو تیار نہ ہوں گے"۔

"یہ بالکل صحیح ہے"۔ جوزفائن نے اس موقعہ پر جہاں تک ممکن تھا۔ فرضی مسٹر گڈول فن کا پارٹ ادا کرنے کیلئے، اپنی آواز کو سخت بنا کر کہا۔ لیکن انتہائی کوشش کے باوجود وہ اپنے لہجہ میں اتنی درشتی پیدا نہ کر سکی۔ جو اس کی خوشگوار آواز کی قدرتی دلفریبی اور ہم آہنگی کو چھپانیکے قابل ہوتی۔ چونکہ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ ہیلز کو مسٹر گڈول فن کی آواز سننے کا اتفاق ہوا۔ اسلئے وہ بھی چونکتا ہو کر اندھیرے میں تعجب آمیز نظروں سے گڈول فن کی سمت دیکھنے لگا۔

اس کے بعد تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ آخر ہیلز نے جو کسی نہ کسی پیرایہ میں اظہار معلومات کرنا چاہتا تھا۔ پوچھا: "اچھا یہ تو فرمائیے کہ مقابلہ کسجگہ ہوگا۔ میرے خیال میں یہ ایسی باتیں ہیں۔ جنکا جواب مجھکو نائب ثانی کی حیثیت میں آپ سے جو نائب اوّل ہیں پانا چاہیئے"۔ یہ کہتے ہوئے وہ جوزفائن کیطرف مُڑا۔

"کیا مجھ سے"؛ خاتون نے دہشت زدہ ہو کر کہا۔ لیکن جلدی اوسان بحال کر کے وہ رُکتے ہوئے کہنے لگی: "اوہ! آہ! وہ مقام ..... ٹھہریئے ... میں آپکو بتاتا ہُوں"۔

"اچھا یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ جسے دو نائب ہی آپس میں طے کیا کرتے ہیں"، ہیلز نے فاضلانہ لہجہ میں کہا۔

"ہاں مجھکو معلوم ہے"، جوزفائن نے جواب دیا۔ مگر وہ دل ہی دل میں سخت پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ کہ اس بیلے چوڑے استفسارات کا کیا جواب دے: "آپنے پوچھا تھا کہ مقابلہ کس

جگہ ہوگا۔ تو جہاں تک مجھکو معلوم ہے۔ اس کا فاصلہ یہاں سے بہت زیادہ نہیں۔ اور وہ اِس سمت میں واقع ہے،" یہ کہتے ہوئے اُس نے اپنے ہاتھ سے ایکطرف کو اشارہ کر دیا۔ مگر وہ ایک اسطرح کا مبہم جواب تھا۔ جس سے نوجوان اینڈریو کی معلومات میں کچھ بھی اضافہ نہ ہو سکا۔

"مسٹر ہیلز آپ بہت جلد اسجگہ پہنچ جائیں گے،" ہیکرٹ نے بہن کی پریشانی دیکھکر جواب کا فرض اپنے اوپر لیتے ہوئے کہا۔ "اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ ہمیں اسبات کیلئے قابل معافی سمجھیں گے کہ یہ معاملہ آپکے مشورہ کے بغیر پہلے ہی طے کر لیا گیا تھا۔"

"چلئے کوئی بات نہیں۔ میں ایک امرطے شدہ پر معترض ہونا پسند نہیں کرتا،" مسٹر ہیلز نے اپنے نئے پائے ہوئے دوستوں کی خوشنودی کو مدنظر رکھکر جواب دیا۔ "لیکن یاد آگیا پستولوں کا سوال کیونکر طے ہوا ہے۔ میرے خیال میں اس کا جواب بھی مجھے آپ ہی سے ملنا چاہیئے،" یہ کہتے ہوئے پھر ایک بار اُس نے مسٹر گڈول فن کیطرف دیکھا۔

ہرچند کھلے میدان میں قدنگاہ تک چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ تاہم گاڑی کے اندر کافی اندھیرا تھا۔ اس لئے اینڈریو ہیلز معلوم نہ کر سکا کہ پستول کا لفظ سُنکر جوزفائن کے رُخسار کسطرح پیلے پڑ گئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اِس خونی لفظ کے سُننے سے اُسکو اپنا دل سینہ کے اندر بیٹھتا معلوم ہونے لگا۔ بڑی مشکل سے طاقت گویائی بحال کرکے اُس نے کہا "مسٹر ہیلز! پستولوں کا بندوبست پہلے سے کرا یا جا چکا ہے۔ اور وہ یہیں اِس گاڑی کے اندر رکھے ہوئے ہیں۔"

"چلئے اچھا ہوا کہ پستول آ گئے،" ہیلز نے کہا۔ "مگر اِس سلسلہ میں مجھکو ایک بات عرض کرنا ہے۔ چونکہ ڈویل کا چیلنج مسٹر ہارڈرس کیطرف سے دیا گیا تھا۔ اسلئے پستولوں کو بھرنے کا فرض مسٹر کلفورڈ کے نائب کی حیثیت میں میرے ذمہ آتا ہے۔ لیکن میں چونکہ اس کام کا

عادی نہیں ہوں۔ اسلئے آپ مسٹر گڈول فن میری طرف سے اِس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں؟"

"کیا؟ میں؟" جوزفائن نے اِس طرح کے دہشت آمیز لہجہ میں کہا کہ آواز کی اختیاری درشتی بھی اُس کے خوف کو پوشیدہ نہ رکھ سکی۔" اچھا خیر" اُس نے جلدی سے سنبھلکر کہا۔ "اگر یہ فرض مجھ ہی کو پُورا کرنا ہے۔ یا آپکو اِس بارے میں کسی دقّت کا سامنا ہوتا ہے۔۔"

"لیکن پستول پہلے کے بھرے ہوئے رکھے ہیں" ہارڈرس نے کسیطرح اِس فضول بحث کو ختم کرنے کی نیت سے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔" اسلئے آپ لوگ اسبارے میں فکرمند نہ ہوں"

اِس کے تھوڑی دیر بعد گاڑی نائٹنگ ہل اور شیپرڈس بُش کے درمیان کسی مقام پر ٹھہر گئی۔ اور چاروں آدمی اُتر پڑے۔

"میاں گاڑیبان!" ہیکٹر نے گاڑی والے کیطرف مُڑکر ایک پونڈ چیک سے اُسکے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔" ہم ابھی آتے ہیں۔ آپکو ہماری واپسی کا انتظار کرنا۔"

"گاڑیبان کی نظر پستولوں کے بکس کیطرف گئی تو مسخرہ لہجہ اختیار کرکے بولا!" صاحبو میں اُمید کرتا ہوں کہ کوئی بات ایسی نہ ہوگی!"

"تم ہر طرح سے بیفکر رہو" ہارڈرس نے جلدی سے جواب دیا۔ "لیکن میں بھُول گیا" اُسنے ہیکٹر سے کہا۔" ابھی میں نے تمکو کا نا کیا ہے۔ تو اِس کے ذریعے سے اندھا کئے دیتا ہوں" اور اُس سے سونے کا ایک اور سکہ گاڑیبان کے ہاتھ پر رکھدیا۔

"میں خدا نے بڑی طاقت رکھی ہے" دو بیروں یا کہ گاڑیبان نے اندھا تو کیا بہرہ۔ گونگا بھی بنا منظور کر لیا۔ بلکہ ہمارا تو یہاں تک خیال ہے کہ اگر انعام کی مقدار اور بھی زیادہ ہوتی اور ہارڈرس لیا چاہتا۔ تو وہ اپنی شخصیت تک مٹانیکو تیار ہوجاتا۔

باب ۶

عیش رنگین کا انجام

گاڑی سے اُتر کر یہ لوگ ایکطرف کو چلنے لگے۔ تو ہارڈرس نے ایک بڑا سا لبادہ جس کے نیچے اُس نے اب تک پستولوں کا بکس چھپا رکھا تھا۔ اپنی بہن کیطرف پھینکتے ہوئے آواز دی "مسٹر گریڈول فن۔ یہ لو اپنا کوٹ۔ اِسے اوڑھ لو!"

جوزفائن نے اوورکوٹ لیکر پہن لیا۔ واقعہ میں اس وقت اسے کسی ایسی پوشش کی بیحد ضرورت تھی۔ کیونکہ نہ صرف مارے دہشت کے اُسکا بدن کانپتا اور دانت سے دانت بج رہے تھے۔ بلکہ یہ فکر بھی دامنگیر تھی کہ ایسا نہ ہو۔ اینڈریو ہملٹن اُس کی چال سے یہ معلوم کرلے کہ وہ مرد نہیں عورت ہے۔

آسمان پر ملکۂ شب پوری آب و تاب سے ضیا پاشی کر رہی تھی۔ سبزہ زار و اشجار پر چاندنی کا جو آب آفریں رنگ چھایا ہوا تھا۔ اور نرم جوان پودوں کو نسیم سحری آ آ کر ہلاتی تھی۔ مختلف گلیوں سے گزر کر یہ لوگ ایک میدان میں پہنچ کر فضا کیطرف ہو لئے۔ اُن کے مضبوط چمڑے کے بنے ہوئے نرم بوٹ شبنم سے بھیگ کر گیلے ہو گئے۔ لیکن وہ سب خاموش تھے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے اپنے خیالات کی اُلجھنوں میں پھنسا ہوا تھا۔ ہارڈرس کو یہ فکر لاحق تھی کہ کسیطرح علیحدگی پاکر بہن سے پوشیدہ گفتگو کر سکے۔ مگر اس کی کوئی ترکیب نظر نہ آتی تھی۔ اگر وہ اس کو ساتھ لیکر ایکطرف ہٹ جاتا۔ تو کلفورڈ اور ہملٹن کو ایکدوسرے سے باتیں کرنیکا موقع ملنا یقینی تھا۔ اور اس کی وہ کسی حال میں اجازت دینا نہ چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کو یہ خوف دامنگیر تھا کہ تھوڑی دیر کلفورڈ کو اس طرح کا موقع ذرا سی دیر کو

بھی ملگیا تو وہ معاملہ کی اصل حقیقت کو ضرور اپنے دوست ہیلز پر واضح کردیگا۔ اور اس طرح ایک تیسرے آدمی کو نہ صرف جوزفائن کی بے آبروئی کا حال ۔ بلکہ یہ قصہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ وہی مردانہ لباس پہنے گڈ دل فن کی فرضی صورت میں موجود ہے۔ انہیں فکروں سے ہلکان تھا کہ کیا کرے ۔ اور کیا نہ کرے ۔ بہت ترکیبیں سوچیں ۔ مگر کوئی کارگر نظر نہ آئی۔ آخرکار جب اُن لوگوں کو گاڑی سے اُترے کافی دیر ہوگئی ۔ اور وہ تقریباً پون میل فاصلہ طے کر چکے ۔ تو ایک کشادہ جگہ دیکھکر ہیکر چلتے چلتے ٹھہر گیا ۔ اور بولا ۔

"بس یہ جگہ ٹھیک ہے ۔ میرے خیال میں مسٹر کلفورڈ یا ہمارے نائبوں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا"

"اگر آپ مجھ سے پوچھیں" ہیلز نے پُر اہمیت لہجہ اختیار کرکے کہا "تو اس سے بہتر جگہ تلاش کرنا عملی طور پر ناممکن ہے"

"اچھا تو یہیں ٹھہرئے" ہارڈرس نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا "میں پستولوں کے اس بکس کو کھولکر زمین پر رکھے دیتا ہوں ۔ آیئے ہم لوگ چند قدم پیچھے ہٹ جائیں ۔ اس طرح مسٹر کلفورڈ کو تنہائی میں اپنے مطلب کا ہتھیار انتخاب کرنیکا موقعہ ملجائیگا"

" اتنا کہکر ہیکر نے ایک ہاتھ سے اپنی بہن کا اور دوسرے ہاتھ سے ہیلز کا بازو پکڑا اور اس سے پہلے کہ کسی کے مُنہ سے کوئی اعتراضی کلمہ نکلتا ۔ دونوں کو ساتھ لیکر کسیقدر فاصلہ پر ہٹ گیا ۔ اور کلفورڈ اکیلا پستولوں کے بکس کے پاس رہ گیا ۔ اس طرح کلفورڈ اور ہیلز کو جُدا رکھنے کا جو مُدعا ہیکر کو درپیش تھا ۔ حاصل ہوگیا ۔ اب ہیلز کو ذرا سی دیر کیلئے اکیلا چھوڑ کر جوزفائن کے ساتھ تنہائی میں باتیں کرنے کا موقعہ نکالنا ذرا بھی مشکل نہ تھا ۔ چنانچہ فاصلہ پر ہٹ جانے کے بعد اُس نے ہیلز کو تو چھوڑ دیا ۔ اور جوزفائن کو کھینچتا ہوا ایک طرف لیگیا ۔ مگر یہ سب کچھ اس طریقہ پر ہوا کہ نافہم ہیلز کا

دماغ اِس فعل کی معنوی اہمیت کو بالکل نہ سمجھ سکا۔ اس کے بعد ہیکٹر نے دبی ہُوئی تیز تیز آواز میں جوزفائن کو مخاطب کر کے کہا۔

"لو یہ پستول تمہیں دیتا ہُوں۔ اسے اپنے لبادہ کے نیچے چھپالو۔ اب تمہارا یہ کام ہے کہ کلفورڈ پر اچھی طرح نگاہ رکھنا۔ اور اگر میرا نشانہ خطا ہوگیا۔ تو بلا تامل یہ پستول اِس پر چلا دینا۔ پھر ایک بار کہتا ہُوں۔ کہ اسمیں ذرا غلطی نہ ہو۔ کیونکہ اگر یہ موقعہ ہاتھ سے نکل گیا۔ تو پھر کوئی طاقت تمہکو بدنامی اور تمکو ہمیشہ کی تباہی سے محفوظ نہ رکھ سکیگی"

بدنصیب خاتون سہمی ہوئی نظروں سے بھائی کے مُنہ کو تکنے لگی۔ اتنی حیرت اس کو اِن لفظوں سے ہوئی۔ کہ پستول ہاتھ سے گرا چاہتا تھا۔ مگر ہیکٹر نے اس کا بازو جُھکا کر ہوشیار کیا۔ اس کے ساتھ ہی اُس نے تیز آنکھوں سے بہن کے مُنہ کو تکا۔ اور اِس نگاہ کے ذریعہ اُس پر واضح کر دیا۔ کہ یہ وقت اوسان ہارنے کا نہیں ہے ہمت برقرار رکھ ورنہ عمر بھر کو پچھتائے گی۔

اتنا کہکر ہیکٹر نے جو بڑا دُور اندیش اور سیانا تھا۔ چند الفاظ ہیلز کو مخاطب کر کے کہنے بھی ضروری سمجھے۔ تاکہ اُس کے دل میں کسیطرح کا شُبہ پیدا نہ ہو۔ چنانچہ وہیں سے اس کو آواز دی "مسٹر ہیلز آپ کھڑے ہُوئے کس کی راہ تک رہے ہیں۔ یہیں سے بارہ قدم زمین ناپ لیجئے۔ تاکہ جو کچھ ہونا ہے۔ جلد طے ہو"

ہیلز جسکو اپنی اہمیت کا بڑا پاس تھا۔ فوراً آمادہ ہوگیا۔ چنانچہ اپنا رُومال اس مقام پر ڈالکر جہاں وہ کھڑا تھا۔ اور اس طرح اسکو مرکزی نقطہ قرار دیکر اُس نے قدم ناپنے شروع کئے۔ ایک ..... دو ..... تین ..... وعلےٰ ھذا القیاس۔

اب ہارڈرس کو دُوسرا موقعہ تنہائی میں بہن سے کچھ کہنے کا ملگیا۔

"جوزفائن!" اُس نے کہا "خدا کیلئے جو میں کہتا ہُوں۔ اس پر پوری طرح عمل کرنا۔

ورنہ یاد رکھنا۔ نہ صرف تیری بلکہ سارے خاندان کی عزت خطرے میں پڑی ہے۔ اور میں اس خطرے کو کسی حال میں گوارا نہیں کر سکتا۔ پس آخری بار کہتا ہوں۔ کہ اسکو نشانہ بنانے سے نہ چُوکنا۔ ورنہ خدا جانتا ہے کہ میں تجھکو نشانہ سے نہ چُوکوں گا۔ رہ گیا ہیلنز۔ تو وہ محض اُلّو کا پٹھا ہے۔ اس سے میں جسطرح ہوگا۔ بھگت لوں گا"

اُس کے لہجہ تیز اور انداز تحکمانہ تھے۔ جو گہرا جوش اس وقت اس پر طاری تھا۔ جوزفائن اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہی۔ مگر اس کا دماغ کچھ اس طرح کی پیچیدہ اُلجھن میں پھنسا تھا۔ کہ وہ اس خطرناک تجویز کے کسی پہلو کو سوچنے یا اس پر غور کرنے کے قابل نہ ہو سکی۔ محض اتنا اس کو معلوم ہوا کہ ایک رستہ اس کی نظروں کے سامنے ہے۔ بعید صعب و دشوار گذار مگر اس کے خاتمہ پر سلامتی اور آرائش کی فرودگاہ موجود ہے۔ وہ اس پر چلنے کو آمادہ ہوگئی۔ اور اس کی خاموشی میں ہیکٹر کو صورت ایجاب جواب مل گیا۔

ہیکٹر نے مڑ کر دیکھا۔ تو ہیلنز بارہ قدم زمین ناپ کے فارغ ہو چکا اور کلفورڈ ایک پستول ہاتھ میں لیکر کھڑا تھا۔ اب وہ تیز چلتا اس کے پاس گیا۔ اور خود بھی ایک پستول اُٹھالیا۔ پھر سرد لہجہ میں بولا "مسٹر کلفورڈ۔ سب تیاری مکمل ہے۔ آئیے ہم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوں۔ ہیلنز جب اشارہ دیگا۔ تو فائر کریں گے۔ نائبوں سے ہم دونوں کو کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ ہمیں کوئی خاص اطلاع اُن میں سے کسی کو نہیں دینی ہے"

تھیوڈر کلفورڈ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اُسکا دل اس زور سے دھک دھک کر رہا تھا کہ وہ ڈرتا تھا۔ اگر کوئی لفظ مُنہ سے نکالا۔ تو آواز کی لرزش بزدلی ظاہر کر دیگی۔ بڑی جرأت سے کام لیکر وہ بمشکل اس قابل ہوا کہ ظاہری سکون قائم رکھ سکے۔ اس کی یہ

حالت دیکھکر ہیکڑ بھی دھوکا کھا گیا۔ اور دل ہی دل میں کہنے لگا۔ بخدا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اس کو ڈرپوک سمجھنے میں بھاری غلطی کی۔

اینڈریو ہیلز کلفورڈ کیطرف چلا آتا تھا۔ کہ ہیکڑ نے اپنی جیب سے ایک سفید رومال نکالکر دور ہی سے اس کیطرف پھینکدیا۔ اور کہا مسٹر ہیلز ٹھہرئے یہ قیمتی وقت کرنیکا نہیں۔ آپ کل آداب سے واقف ہیں۔ کوئی بات سمجھانیکی واجب نہیں ہے۔ یہ رومال لیکے وہاں کھڑے ہوجائیے ...... بس اسجگہ ... جب آپ ایک ... دو ... تین کہکر رومال ہاتھ سے چھوڑیں گے۔ تو وہ اشارہ ہوگا"

جوزفائن بھائی کے پہلو میں کھڑی تھی۔ نہ اب اس کو سردی محسوس ہوتی تھی نہ دانت بجتے۔ نہ بدن کانپتا تھا۔ عجیب طرح کی بدحواسی اس پر طاری تھی۔ مگر اس بدحواسی میں بھی نہ اس کی ہمت میں فرق آیا۔ نہ اس کی قوت فیصلہ متزلزل ہوئی۔ بھاوج کیطرح وہ بھی اپنے دل میں سمجھنے لگی تھی۔ کہ بغیر ڈورکلفورڈ کا مرجانا ہی بہتر ہے۔ کسی نہ کسی طرح یہ خیال اس کے ذہن میں مضبوطی کے ساتھ جم گیا تھا۔ کہ ایک ایسے نازک موقعہ پر ہلاکت انسانی جرم نہیں سمجھی جاسکتی۔ میرا اس ڈویل میں خفیہ حصہ لینا قانون کی نظروں میں نہ سہی۔ اخلاقاً درست اور جائز ہے۔ ایسے ایسے لاتعداد خیالات دھندلے اور غیر واضح اس کے ذہن میں پیدا ہوتے تھے۔ مگر ان کی تہ میں ایک مصمم ارادہ بغیر ڈورکلفورڈ کے قتل کا اس مضمون کیساتھ چھپا تھا۔ جسطرح ہلکے سفید بادلوں کے نیچے سیاہ پہاڑ پوشیدہ ہو۔ ایک لمحہ کیلئے اسکو ہیکٹر کی آنکھیں اپنے چہرے پر جمی ہوئی دکھائی دیں۔ اس نگاہ کا مطلب سمجھکر اس نے اپنے لبادہ کی تہ میں پستول کو اور بھی زیادہ مضبوطی کیساتھ پکڑا۔ اور اس کی نالی کو اس طریقہ پر پھیر لیا کہ ضرورت پیش آنے پر وہ ایک ثانیہ میں فائر کرسکتی تھی۔

ہیکر کی اِس شعلہ ریز نگاہ نے اس کے دماغ کو دھندلکے سے بالکل پاک کر دیا۔ اُس نے اپنے بھائی کو اپنے حامی اور اپنی بے آبروئی کا بدلہ لینے والے کی صورت میں دیکھا جس کے حکم کی تعمیل ہر حال میں اُس کا فرض تھی۔

اسی حالت میں کھڑی تھی۔ اور یہی اثرات اُس پر طاری تھے کہ اینڈریو ہیلر کی آواز سُنائی دی۔ ایک ... دو ... تین اور اس کے ساتھ ہی سفید رومال زمین پر گرتا دکھائی دیا۔

فوراً ایک گولی چلی۔ جو کلفورڈ کی تھی۔ اور وہ ہیکر کے ہیٹ کو چیرتی ہوئی نکل گئی اس کے بعد ہارڈرس نے پستول چلایا۔ لیکن ابھی اُس کی آواز فضا میں باقی تھی کہ نوجوان ہیلر کو ایک تیسری گولی چلنے کی آواز سُنائی دی۔ ایک ثانیہ کیلئے اُس نے حیران و ششدر اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر جب اُس کی نگاہ کلفورڈ کیطرف گئی۔ تو خیالات کی رَو باقی سب معاملوں سے ہٹکر اُس ایک سانحہ پر لگ گئی۔ جو اُس کے روبرو پیش آیا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ کلفورڈ قریباً دو فٹ کی اونچائی تک بڑے زور سے اُچھلا۔ پھر گیلی گھاس کے فرش پر کھڑے قد پیٹھ کے بل گر پڑا۔

وہ اندھا دُھند اُس مُقام کیطرف دوڑا۔ جہاں اُس کا دوست گرا تھا۔ اس اثنا میں جوزفائن حیران و ششدر اپنے ہیبتناک فعل کی معنوی اہمیت کو پُوری طرح سمجھنے سے قاصر سنگی مُورت کی مانند وہیں کی وہیں رہ گئی۔ اس خیال نے کہ کتنا بھاری گُناہ اس سے سرزد ہوا ہے۔ اُس کی طاقت کو یہاں تک سلب کر دیا۔ کہ بدن کا ایک اعضا تک حرکت نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ ہاتھ نے بھی بے قابو ہو کر پستول چھوڑ دیا۔ ہیکر نے اُس کے گھاس پر گرنے کی مدھم آواز سُنی۔ اور پاس جاکر اُس کو اُٹھا لیا۔ پھر اُسے اپنی جیب میں ڈالکر جوش سے گلوگرفتہ آواز میں بہن سے کہنے لگا۔

"شاباش لڑکی۔ تیری بہادری! بس تیرا ناموس اور خاندان کی عزت دونوں محفوظ ہیں"
مگر جوزفائن کی حالت غیر تھی۔ اُس نے بڑی آہستگی سے داہنا ہاتھ اُٹھاکر دل کے مقام پر رکھا۔ اور ایک لمبی سرد آہ اُس کے منہ سے نکلی۔ درد کی اتنی تیز ٹیس اس کے قلب میں پیدا ہوئی۔ کہ معلوم ہوتا تھا پشیمانی کے احساس نے کسی دیو مجسم کی مانند تیز دھار کا چاقو اُس کے سینے میں گھونپ دیا۔ اور اُس کے اپنے دل کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

"جوزفائن حوصلہ کر۔ یہ وقت گھبرانے کا نہیں ہے" مسٹر ہارڈرس نے تند نظروں سے دیکھکر دبی آواز میں بہن کو سمجھایا" اِدھر آ میرے ساتھ رہ۔ اکیلی نہ معلوم تُو کیا کر بیٹھے گی۔

باب ۔ ۷

دام فریب کا تارو پود

اِس اثنا میں نوجوان ایڈورڈ ہیلز جس کا چہرہ بے رنگ آنکھیں دہشت کے آثار لیے اور بدن میں خوف کی تھرتھری تھی۔ دوڑا دوڑا اُس مقام کے پاس پہنچا۔ جہاں تھیوڈور کلفورڈ سبزہ کے فرش پر محو خواب دائم تھا۔ اس نے دیکھا کہ آخر الذکر کی دودھیا سپید قمیض پر دل کے مقام کے قریب ایک چوڑا سیاہی مائل داغ ہے۔ اس کیلئے بدن کو چھونے کی حاجت ہی پیش نہ آئی۔ ایک نگاہ دیکھنے سے ہی معلوم ہو گیا۔ کہ اُس کا دم رخصت ہو چکا۔

"میرے خیال میں ہر طرح کی امداد لاحاصل ہے" ہیکٹر لے جس کے پیچھے پیچھے جوزفائن جسکی اپنی مرضی بھائی کے تابع فرمان ہو چکی تھی۔ چلی آتی تھی۔ پاس آکر کہا۔

"سچ ہے" ہیلز نے جو دونوں لاشوں کے پاس بیٹھا تھا۔ مری ہوئی آواز سے کہا۔ "لیکن میرے خدا۔ کیا ہوا۔ کس کو اُمید تھی کہ ایسا ہوگا" پھر وہ دفعتاً چونک کر اپنی جگہ سے اُٹھا اور گھورتی ہوئی نظروں سے ہیکٹر کی طرف دیکھ کر کہنے لگا: "دائم خدا کیا میرا خیال صحیح تھا۔ لیکن، نہیں .... حالانکہ اس کے باوجود اور کوئی بات سمجھ میں بھی نہیں آتی"

"میں سمجھ نہیں سکا۔ کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" ہارڈرس نے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر پوچھا: "مہربانی سے واضح کہیئے"

"وہ مسٹر ہارڈرس! مجھکو ایسا معلوم ہوا تھا!" ہیلر نے دہشت سے تھر تھر کانپتے ہوئے جواب دیا۔ "ہاں اب مجھے اچھی طرح یاد آ گیا۔ کہ ضرور ایسا ہوا تھا۔۔ میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ پہلے ایک گولی کلفورڈ نے چلائی تھی۔ پھر اس کے بعد آپ نے لیکن وہ تیسری گولی کس کی تھی۔ جو فوراً ہی دوسری گولی کے بعد مجھکو سنائی دی۔"

"کیا کہتے ہو؟ "تیسری گولی؟" ہیکر نے حقارت آمیز سرد لہجہ میں کہا۔ "یہ سب آپکا وہم ہے۔ ورنہ تیسری گولی کا کیا کام۔ اور اس کو چلانیوالا کون تھا"

"ہاں یہی تو میں بھی سوچتا ہوں"

"آپ بھولتے ہیں۔ درحقیقت میری گولی کی گونج تھی۔ جو آپکو سنائی دی"

ناتجربہ کار ہولن اس چکمہ میں آ گیا۔ اس کے خیالات میں فوراً انقلاب پیدا ہوا شبہات دل سے نکل گئے۔ جھوٹ نے سچ کا یقین پیدا کر دیا۔ بڑ بڑاتے ہوئے کہنے لگا "ضرور یہی بات ہو گی۔ حیرت ہے مجھے پہلے اس کا خیال نہ آیا"

مگر اس احمق کے اندیشے کو یہ نہ سوجھی۔ کہ اگر یہ دوسری گولی کی گونج تھی۔ جو اسکو سنائی دی۔ تو پہلی گولی کی گونج کہاں گئی۔ اور وہ کیوں پیدا نہ ہوسکی۔ علاوہ بریں اس کھلے دسیع میدان میں کونسی روک حائل تھی۔ جس سے آواز ٹکرا کر گونج کی صورت اختیار کرتی۔

ہر چند جونز نے بھائی کی ہدایت پر عمل کر کے بہت ضبط کیا۔ تو بھی اس کے منہ سے دبی ہوئی کراہٹ نکل گئی۔ مگر بھائی نے جھٹ پستولوں کے صندوق کا ڈھکنا بڑے زور سے بند کر دیا۔ اور اسی طرح اسکی پر جوش آواز میں نہ صرف اس کی کراہٹ دب گئی۔ بلکہ ساتھ ہی بدنصیب لڑکی کو معلوم ہو گیا کہ بھائی اسکو معاملہ کی نزاکت سے خبردار کیا چاہتا ہے۔ اور اسے اس نازک موقعہ پر بڑی احتیاط کرنی چاہیئے۔

ہیلنز کا بے رنگ چہرہ بکھری ہوئی چاندنی میں اس لاش کی مانند سفید تھا جس کی بے کسی پر سدا بہار کرنیں نوحہ کر رہی تھیں۔ دہشت آمیز پولی آواز سے کہنے لگا۔" مسٹر ہارڈرس کتنا ہیبت انگیز واقعہ ہے۔ کہ وہ آدمی جو ایک لمحہ پہلے جیتا جاگتا ہماری نظروں کے سامنے موجود تھا۔ اب مُردہ اور بے جان پڑا ہے"

"مگر اسمیں حیرت کی کیا بات ہے" ہیکرٹ نے سمجھایا" جب دو پہلوان لڑتے ہیں۔ تو ایک ہارا ہی کرتا ہے۔ جسکی اجل آئی تھی وہ مرگیا" کیا تعجب یہی واقعہ مجھکو پیش آتا۔ لیکن یہ بتائیے آپکو میری طرف سے تو کوئی کدورت نہیں ہے"

" جی بالکل نہیں۔ اور بھلا آپسے کیونکر ہوتی" یہ کہتے ہوئے ہیلنز نے ہیکرٹ کا آگے کو نکلا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر لاش کیطرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا" اچھا اب فرمائیے ہمیں کیا کرنا ہوگا"

"میری رائے میں آپ دونوں صاحب کسیطرف کو فرار ہوجائیں" ہارڈرس نے کہا" مجھ پر جو بلا آئیگی بھگت لوں گا"

" تو کیا مجھکو فرار ہونا پڑیگا" ہیلنز نے جسکا چہرہ ان الفاظ کو سُنکر پہلے سے بھی زیادہ بیرنگ ہوگیا تھا۔ مری ہوئی آواز میں پوچھا۔

" اور کیا مجھکو بھی" جوزفائن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ مگر اس سے پہلے کہ آواز ہیکرٹ کے کانوں تک پہنچی۔ ہیکرٹ نے پھر ایک بار پستولوں کے بکس کا ڈھکنا کسی بہانہ سے کھولکر زور سے بند کردیا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت نازک میں ہیکرٹ ہارڈرس ہی ایسا شخص تھا۔ جس نے اوسان نہ ہارے۔ پرسکون لہجہ میں کہنے لگا" مسٹر ہیلنز ٹھہرئیے۔ میں آپ لوگوں کو باری باری سمجھاتا ہوں۔ ایک لمحہ یہیں انتظار کیجئے۔ میں پہلے مسٹر گڈول فن سے نپٹ لوں"

اس کے بعد وہ بہن کا بازو پکڑ کر عملی طور پر اُس کو گھسیٹتا اتنی دور لیگیا جہاں سے اُنکی آواز ہیلز کے کانوں تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ پھر غصّہ کے دبے ہوئے لہجہ میں کہنے لگا۔"جوزفائن میں کہانتک تجھکو سمجھاؤں۔ نادان لڑکی۔ یہ وقت کمزور ہونیکا نہیں ہے۔ اوسان بحال رکھ اور ہمّت سے کام لے۔ پھر تجھ پر ذرا بھی آنچ نہ آئیگی۔ تیرے لئے یہ جاننا کیا کم تسلّی بخش ہے کہ تیرے گناہ کا راز ہمیشہ کیلئے تھیوڈور کلفورڈ کیساتھ قبر میں دفن ہو چکا۔ اب جسطرح میں کہتا ہوں۔ عمل کر۔ اگر ان کھیتوں سے گذر کر اس روشنی کی سیدھ پر جو سامنے نظر آتی ہے چلتی جائیگی تو نائٹنگ ہل آجائے گا۔ وہاں سے جسقدر جلد ممکن ہو سبیل کے پاس پہنچنے کی کوشش کیجیو۔ پچھواڑے کا دروازہ اب تک کھلا ہوگا۔ چپ چاپ اندر چلی جائیو۔ کسیکو بھولے سے بھی خیال نہ آئیگا۔ کہ تیرا اس معاملہ میں کوئی حصّہ تھا۔ کل تک یہ خبر لندن کے ہر حصّہ میں پھیل جائیگی۔ کہ کوئی میٹر گڈول فن تھا۔ جو ڈر کر براعظم یورپ کو بھاگ گیا۔ جا تیری سلامتی تیری اپنی ہمّت کی اُستواری میں ہے"۔

"مگر ہیکٹر! پیارے بھائی میں پوچھتی ہوں۔ تمہارا کیا حال ہوگا"۔ ستم رسیدہ لڑکی نے کراہتے ہوئے پوچھا۔" تم نے یہ آفت مجھ بد نصیب کی خاطر مول لی۔ ہائے جب میں سوچتی ہوں..."

"وہ بے سمجھ لڑکی۔ تو ان فکروں کو دل سے نکال دے"۔ بھائی نے جواب دیا۔"میں اپنے بارے میں آپ بہتر فیصلہ کر سکتا ہوں۔ بلا سے میں اپنے آپکو حوالہ انصاف کر دونگا"۔

"کیا! تم اپنے آپکو حوالہ انصاف کر دوگے"۔ لڑکی کے منہ سے مری ہوئی آواز میں نکلا۔ اور اُس کی نظروں کے سامنے جیلخانہ، مسند عدالت۔ پھانسی کے کنگرا اور جلاد کی شکلیں اس طرح پھر گئیں کہ معلوم ہوتا تھا۔ سب کچھ وہیں اس لمحہ کے اندر جو گزر رہا تھا۔ عمل میں آرہا ہے۔

"پھر وہی ناسمجھی کی باتیں"۔ ہیکٹر نے بے صبری سے فرش زمین پر پیر مار کر کہا۔"جا میرا

کہا مان ۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ کوٹھی پر پہنچکر جسقدر جلد ممکن ہو۔ اپنی عافیت کی فکر کریں
نہیں تو آپکو حوالہ پولیس کر دوں گا۔ ایک رات کی بات ہے۔ کل ضمانت پر رہا ہو کر آجاؤنگا
ڈیڑھ مہینہ بعد مقدمہ کی سماعت ہوگی جسمیں یا تو مجھکو بری کر دیا جائے گا۔ یا کوئی ہلکی سزا
تجویز ہوگی جسکی مجھکو ذرا بھی پرواہ نہیں۔ کیونکہ خاندان کی عزت اور آبرو کے مقابلہ میں
حراست تو کیا۔ زندگی بھی ایک ناچیز شئے ہے۔ جاؤ میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ اپنی ہمت استوار
رکھو۔ تین میل کا فاصلہ پیدل چلنا پڑیگا۔ مگر کوئی بات نہیں۔ جاؤ دیر نہ کرو"

اُس نے بہن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔ مگر وہ اسی طرح بے بسی کی عالت میں
بھائی کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی تھی۔ جیسے کوئی نازک بیل کسی اونچے درخت کے تنے کیساتھ
لپٹی ہوئی اس سے جدا ہونا۔ اُسکو چھوڑکر جانا نہ چاہتی تھی۔ مگر ہیکٹر کی باربار تاکید مجبور کرتی تھی
تقریباً ایک لمحہ وہ اُس مقام پر کھڑا بہن کی رخصت ہوتی ہوئی صورت دیکھتا رہا جتنی
کہ وہ قریبی کھیت کی باڑ کے پیچھے دکھائی دینی بند ہوگئی۔ اس کے بعد وہ مڑکر اس مقام
کیطرف گیا جہاں اُسنے نوجوان ہیلر کو مقتول کی لاش کے پاس چھوڑا تھا۔ کیونکہ اسمیں
کسی شک و شبہ کی مطلق گنجائش نہیں ہے کہ تھیوڈور کلفورڈ کی ہلاکت صحیح معنوں میں
قتل تھی۔ اُس نے دیکھا کہ ہیلر بت کیطرح ساکن اُسی حالت میں کھڑا ہے جسمیں چند
لمحہ پیشتر اس نے چھوڑا تھا۔ چہرہ ابتک بے رنگ تھا۔ خط و خال میں سختی پائی جاتی تھی
"ڈرئیے [illegible] بھی [illegible] بہادر" ہیکٹر نے اسکے پاس آکر کہا۔ "میں نے مسٹر گڈول
میں کو [illegible] خیال سے [illegible] رخصت کردیا۔ کہ اس طرح کے حالات میں [illegible] کا
یکجا [illegible] دیا۔ اس کے علاوہ آپکا اُس سے جدا رہنا اسلئے بھی [illegible]
ہے کہ [illegible] سے باپ سے کوئی پرسش ہو تو دونوں کا جواب سچائی اور
ایمانداری کیساتھ یہ ہو سکیگا کہ مجھکو معلوم نہیں۔ دوسرا کہاں گیا۔ یا کون تھا"

"لیکن یہ تو بتایئے۔ کیا مجھکو لازمی طور پر انگلستان سے رخصت ہونا پڑیگا؟" بدنصیب نوجوان نے سہمی ہوئی نظروں سے دیکھکر پوچھا "سب سے زیادہ میرے دلکو چچا کا غم کھاتا ہے۔ میرے بعد اس کا کیا حال ہوگا"

"میرے عزیز دوست اِس طرح گھبرانے سے کچھ نہ بنے گا" ہارڈرس نے قطع کلام کرکے سمجھایا "جو ہونا تھا ہو چکا اُسکو واپس لانا ناممکن ہے۔ اب بہتری اِسمیں ہے کہ تم عارضی طور پر انگلستان سے باہر چلے جاؤ حتیٰ کہ یہ معاملہ رفت گزشت ہو جائے۔ میں خود تمہارے چچا سے ملکر سب کچھ اُس کو سمجھا دونگا۔ تم کو بھی عاقل بننا چاہیئے۔ دُنیا میں اِس طرح کے واقعات ہر آدمی کو پیش آتے رہتے ہیں"

"یہ سچ ہے" نوجوان نے کسی قدر سنبھلنے کی کوشش کرکے کہا "لیکن ... لیکن ... پھر اس کے علاوہ تم اس طرح کے حالات میں نوآموز بھی نہیں ہو" ہیلر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اِس عنایت کا شکریہ" ہیلر نے اب اور بھی زیادہ ضبط کرکے جواب دیا "بیشک میں مانتا ہوں کہ آدمی کو مشکل اوقات میں ہمت سے کام لینا چاہیئے"

"پھر اس بات کو بھی سوچو" ہارڈرس نے جو سادہ لوح نوجوان کی طبعی کمزوریوں سے عرصہ قلیل میں ہی پوری طرح واقف ہو گیا تھا۔ کہا "کہ کل تک سارے شہر لندن میں تمہارے ہی نام کے چرچے ہونگے سوسائٹی کی خواتین تم پر جان نثار کرنے لگیں گی۔ وہ اِس بہادر کو سر آنکھوں پر رکھتی ہیں جس نے کسی دوئل میں حصہ لیا ہو۔ اسلئے میں تو کہتا ہوں کہ مصیبت کے پردے میں یہ واقعہ تمہارے حق میں باعث رحمت ہوگا۔ لیکن یہ بتاؤ کیا تمہارے پاس کچھ نقدی بھی موجود ہے؟"

"تقریباً تیس چالیس پونڈ ہونگے" نوجوان نے جواب دیا۔

"بس تو کام بنگیا۔ تقریباً ۲ دو گھنٹے اِس روشنی کی سمت میں چلتے جاؤ، تو داہنی طرف مُڑ کرنا مننگ ہل آ جائیگا۔ وہاں سے گاڑی کرایہ کرکے لنڈن پہنچ جانا۔ اور صبح کی ٹرین پر سوار ہوکر ڈوور جا پہنچنا۔ بلکہ میں تو مشورہ دُونگا۔ کہ ایک رات لنڈن میں ضائع کرنیکی بجائے سیدھے ڈوور چلے جانا۔ بہرحال یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکی نسبت تم حالات کے مطابق بہتر فیصلہ کرسکتے ہو۔ پولون پہنچکر اپنا پتہ مجھکو لکھنا۔ میں سب حال سے واقف کرتا رہونگا"

شامت کے مارے ہیلر کو ہیکرٹ کے سب مشورے بے غرض اور اخلاق پر مبنی نظر آئے۔ حتیٰ کہ اُس نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔ اور ساتھ ہی اس سے کہا: "مسٹر ہارڈرس میری تو فکر ہوگئی! لیکن یہ فرمائیے کہ آپ اب کیا کریں گے۔ اور غریب کلفورڈ کی لاش کا کیا ہوگا۔ کیا آپ اس کو یہیں پڑا رہنے دیں گے۔" "اکیلے آپ کیونکر اسے لیجائینگے"

"کیا کہتے ہو... اکیلے!" ہیکرٹ نے متعجبانہ پوچھا۔ "اے بھائی میرے ساتھ ڈاکٹر جو موجود ہے"

"کیا ڈاکٹر؟" ہیکرٹ نے بڑھتی ہوئی حیرت سے چاروں طرف نظر ڈالکر پوچھا۔

"ہاں ہاں!" ہارڈرس نے اِس طرح تعجب کرکے کہا۔ گویا یہ سوال پوچھنے کا ہی نہیں تھا۔ "کیا ڈویل کے موقعہ پر ڈاکٹر کا ہونا لازمی نہیں تھا۔ کیا ڈاکٹر کی موجودگی کے بغیر کبھی ڈویل ہوتے سُنا ہے"

"آہ مسٹر ہارڈرس۔ آپکی زبانی ڈاکٹر کی موجودگی کا حال سُنکر اب میرے جی میں جی آ گیا" نوجوان نے اطمینان کا سانس لیکر کہا۔ "ورنہ تھوڑی دیر پہلے جب آپ مسٹر گرڈل فن سے علیحدگی میں باتیں کرتے تھے۔ تو معاف کرنا..... بڑی کوشش کے باوجود میں اِس خیال کو اپنے دل میں آنے سے باز نہ رکھ سکا۔ کہ یہ تو ڈویل سے بہت زیادہ قتل کی واردات معلوم ہوتی ہے"

"اطمینان رکھو۔ سب کام قاعدہ اور انتظام کے مطابق ہوا ہے!" ہارڈرس نے ہلکا سا قہقہہ مار کر کہا۔ "دراصل ڈاکٹر پہلے سے اس جگہ پہنچا ہوا اور موجود تھا۔ اور وہ اب بھی میرے اشارے کا انتظار کر رہا ہے!"

"کیا اب بھی! کس جگہ؟" نوجوان نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "اس طرف.... وہ درختوں کے سایہ میں کیا اس کی صورت صاف دکھائی نہیں دیتی۔ وہ کھیتوں کی باڑ کے بالکل پاس..... کیا نظر آیا؟"

"ہاں میرا خیال ہے اب میں اسکو اچھی طرح دیکھ سکتا ہوں" ہیلر نے رکتے ہوئے کہا۔ "اور ایمان کی پوچھئے۔ تو اس نے جھوٹ بھی نہیں بولا۔ کیونکہ اس کے جو تھا میں آتے ہوئے دماغ کو ایک ٹھونٹھے درخت کے تنے پر کسی آدمی کا گمان ہونے لگا تھا۔ لیکن مسٹر ہارڈرس وہ کیوں چھپا بیٹھا ہے۔ کیوں وہ اب تک اس جگہ نہیں آیا؟"

"آپ سمجھے نہیں۔ وہ میرے اشارے کا منتظر تھا" ہیکرٹ نے جواب دیا۔ "لیکن جب میں نے دیکھا کہ ٹیبو ڈور مر گیا۔ تو پھر خیال کیا کہ ڈاکٹر کو تکلیف دینے سے کیا فائدہ؟ بس یہ وجہ اس کے نہ آنے کی تھی۔ اور اب الوداع میرے دوست جاؤ۔ مگر ہمت استوار رکھنا!"

لیکن جب وہ مصافحہ کر کے رخصت ہونے لگا۔ تو پھر ایک بار ہیکرٹ نے اس سے کہا۔ "دیکھو میری اس تاکید کو نہ بھولنا۔ کہ اگر کبھی کسی موقعہ پر تم کو شہادت یا بیان دینے پر مجبور ہونا پڑے تو یہی کہنا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ڈاکٹر کو موجود دیکھا تھا۔ کیا سمجھ گئے۔ ڈاکٹر کی موجودگی کسی حال میں فراموش نہ کرنا!" یہ کہتے ہوئے اس نے معنی خیز نظروں سے ہیلر کی طرف دیکھا۔ "نہیں تو یاد رکھو۔ ہم دونوں کو پھانسی کی رسی سے لٹکنا پڑیگا!"

"ارے میرے خدا!" بدنصیب نوجوان نے پھانسی کا لفظ سُنکر درد سے کراہتے ہوئے کہا

اُس کے دماغ میں چکر آنے لگے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ اور اسی حالت میں پھر ایک بار اُس نے انداز وحشت سے اُس ٹنڈ منڈ درخت کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ جو اندھیرے میں چھپا ہوا تھا۔

اور آپ اسے اُس کی پریشانی دماغ کا اثر کہیے۔ یا ڈر کا نتیجہ سمجھیے۔ بہرحال اُسکو وہ چیزیں بھی جو ساکن و صامت کھڑی تھیں متحرک دکھائی دینے لگیں۔ اور اُس نے سچ مچ یہ معلوم کیا۔ کہ کوئی آدمی کھیت کی باڑ کے آس پاس پھرتا ہے۔

"وہاں بیٹا۔ میں نہ ہوں گا!" اُس نے جلدی سے کہا "غالباً وہ سیاہ پوش صورت وہ جو سایہ میں ٹہلتی نظر آتی ہے۔ اسی ڈاکٹر کی ہے"

"وہاں وہی ہے" ہارڈرس نے کہا "اور اب جاؤ۔ خدا حافظ"

پھر ایکبار انہوں نے نہایت مسرت سے ہاتھ ملایا۔ اور اس کے بعد اینڈریو ہیلز اُس سمت میں چلنے لگا۔ جس پر ہیکڑ ہارڈرس نے اُسکو جانے کیلئے کہا تھا۔ آخرالذکر تھوڑی دیر کھڑا اُس کی غائب ہوتی ہوئی صورت کو اُسیطرح دیکھتا رہا۔ جسطرح اُس نے پیشتر جوزفائن کو دیکھا تھا۔ آخرکار جب اُس کی صورت بھی فاصلہ پر نظر آنی بند ہو گئی۔ تو وہ کھیتوں سے گذر کر اُس گلی کی جانب ہو لیا۔ جہاں اُس نے گاڑیبان کو انتظار کرنے کیلئے چھوڑا تھا۔ اور بڑبڑاتے ہوئے اپنے آپ سے کہنے لگا "جہانتک عقل انسانی کام دے سکتی تھی۔ ایک کے سوا ساری احتیاطیں عمل میں آ چکیں۔ لیکن جوزفائن نے وقت پر بڑا کام کیا۔ مجھے ایسے پختہ کار آدمی کا لنڈننا خطرناک ہونیکے بعد اُس کی بے مدعا گوئی کام کر گئی"

وہ تیز چلکر عرصہ قلیل میں اُس مقام پر جا پہنچا۔ جہاں گاڑیبان قریباً ایک گھنٹہ سے اُن لوگوں کی راہ دیکھ رہا تھا۔ چار آدمیوں کی بجائے صرف ایک کو واپس آتا دیکھکر

گاڑی والے کو بڑا تعجب ہُوا۔ چنانچہ اُس نے دُور ہی سے آواز دیکر پُوچھا "کیوں جناب کیا ہُوا؟"

"وہی جو تم نے سوچا تھا" ہارڈرسن نے جواب دیا "یعنی مقابلہ"

"مگر کوئی زخمی یا ہلاک تو نہیں ہوا؟" گاڑیبان نے فکرمند لہجہ میں پُوچھا۔

"جو کچھ ہُوا ہے وہ تم آپ ہی دیکھ لوگے" ہیکٹر نے جواب دیا "مگر اطمینان رکھو کہ تمہارے لئے کسی مشکل کا سامنا بحرحال نہیں ہوگا۔ دو پونڈ پہلے میں نے تمکو دیئے تھے۔ دو اور دیئے دیتا ہُوں۔ میرا دُشمن مارا گیا ہے۔ دونوں نائب اور ڈاکٹر مارے دہشت کے فرار ہوگئے ہیں"۔

"کیا ایک آدمی مارا گیا" گاڑیبان نے دہشت زدہ ہوکر پُوچھا "یہ تو بڑی منحوس خبر ہے اور ہاں ڈاکٹر کا کیا ہُوا؟"

"ڈاکٹر ہمارے ساتھ نہ آیا تھا۔ بلکہ وہ ایک اور ذریعہ سے ہم سے پہلے اس جگہ پہنچ چکا تھا۔ اب تم میرے ساتھ ساتھ چلو۔ میں رستے کے پھاٹک کھولدیتا ہُوں۔ ہمیں کسی نہ کسی طرح لاش اُٹھاکر لے چلنی چاہیئے"۔

گاڑیبان نے تھوڑا تامل ظاہر کیا۔ اس کے بعد باہر والی نشست پر بیٹھکر بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "چار پونڈ کرایہ تو بیشک کم نہیں۔ لیکن مجھکو بڑی خوشی ہُوئی اگر ایک کی بجائے چاروں کو لے چلتا۔ لیکن یہ تو بتایئے اب آپکا ارادہ کیا کرنیکا ہے؟"

"میں اپنے آپکو حوالہ انصاف کردوں گا" ہیکٹر نے جواب دیا۔

وہ گاڑی کے آگے ہولیا۔ اور گاڑیبان اُس کی سیدھ پر کھیتوں میں سے گاڑی چلانے لگا۔ مقام مقابلہ پر پہنچنے کے بعد انہوں نے لاش کو گاڑی کے اندر رکھا۔ پھر ہیکٹر بھی باہر والی نشست پر گاڑیبان کے برابر بیٹھ گیا۔ اور گاڑی لندن کی سمت میں چلنے لگی۔ رستہ میں ناٹنگ ہل آیا۔ تو ہیکٹر سرسری لہجہ میں کہنے لگا "ایک منٹ ٹھہرو تو میں

ڈاکٹر سے مل لوں۔ دراصل میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے گھر واپس آ گیا یا نہیں۔ ڈر ہے۔ وہ بھی حماقت سے فرار نہ ہو گیا ہو۔"

"حکم دیجئے۔ کس جگہ ٹھہروں"؟ گاڑیبان نے پوچھا۔

"اُس مکان کے دروازہ پر جہاں سُرخ لمپ لگا ہے۔" ہارڈرس نے جواب دیا۔ "مسٹر گلمور اسی گھر میں رہتے ہیں۔"

گاڑی کھڑی ہو گئی تو ہیکر نیچے اُترا۔ اور مکان کے اندر چلا گیا۔ مسٹر گلمور گھر پر ہی موجود تھا۔ ہارڈرس نے تقریباً دس منٹ اُس سے باتیں کی۔ پھر رخصت ہونے سے پیشتر بنک نوٹوں کی ایک تھیلی اُس کے حوالہ کی۔ بعد ازاں وہ اُس سے رخصت ہوا۔ اور بھی باپروائی نشست پر بیٹھتے ہوئے گاڑیبان سے کہنے لگا: "اچھا ہوا کہ ڈاکٹر مکان پر مل گیا۔ ڈر تھا کہیں وہ بھی فرار کی نہ ٹھان لے۔ مگر اُس نے یہ حماقت نہیں کی۔ حاجت بھی نہیں تھی۔ کیونکہ اِس طرح کے معاملوں میں ڈاکٹروں سے کسی طرح کی باز پرس نہیں ہوتی۔" پھر دبی آواز میں اپنے آپ سے اُس نے کہا: "اِس طرح وہ آخری احتیاط بھی جو باقی تھی۔ عمل میں آ گئی۔"

"کہئے اب کہاں لے چلوں؟" گاڑیبان نے پوچھا۔

"پہلے مسٹر ہیلر کے مکان پر۔ جہاں تم رُقعہ لیکر گئے تھے۔ پھر لارڈ وُنڈر میر کی کوٹھی پر..... اور سب سے آخر مجھے کوتوالی پہنچا دینا۔"

باب ۔ ۸

طوفان زدہ ساتھی

مگر آئیے ۔ ہم اینڈریو ہیلر کے پیچھے چلیں ۔ جسے ہم نے اُس خونی مقام سے جہاں اُس کا دوست کلفورڈ مارا گیا ۔ بادل صد چاک رخصت ہوتے دیکھا تھا ۔

بدقسمت نوجوان کی اُس وقت کی ذہنی حالت بیان سے بہت زیادہ خیال کے ذریعہ سے ہی جانی جا سکتی ہے ۔ سینکڑوں ہیبتناک خیالات اُس کے سینے میں ہیجان کرتے تھے ۔ اور اُن کے ساتھ ملا ہُوا خودنمائی کا احساس جو اُس کی سب سے بڑی کمزوری تھی ۔ اُس کی ذہنی کیفیت کو اور بھی زیادہ پیچیدہ بنا تا تھا ۔ کبھی وہ خدا سے دعا مانگتا کہ یہ سارا واقعہ ایک خواب پریشاں ثابت ہو ۔ کاش بیخوڈ ور کلفورڈ مجکو اس جھگڑے میں نہ ڈالتا ۔ یا یہ حادثہ ہی پیش نہ آتا ۔ لیکن اس کے فوراً بعد وہ اِس خیال سے اپنے جی کو تسلی دیتا کہ ہیکٹر ہارڈرس کا کہنا غلط نہیں ہو سکتا ۔ میرا نام اِس واقعہ کی بدولت یقینی طور پر فیشن کی دنیا میں ہر طرف مشہور ہو جائے گا ۔ پھر یکایک اُس کے خیالات کی رَو اس اضطرابی کیفیت کیطرف جاتی ۔ جو اُس نے دمِ رخصت ہیکٹر کے چہرے پر دیکھی تھی اُس کا وہ اُڑا ہُوا رنگ ۔ بدلے ہُوئے تیور ۔ آنکھوں کا ہیبتناک انداز اور وہ تاکیدی الفاظ جو اُس نے اُس سے کہے تھے ۔ کہ دیکھو ہی کہنا ۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ڈاکٹر کو موجود دیکھا تھا ۔ نہیں تو یاد رکھو ۔ ہم دونوں کو پھانسی کی رسّی پہ لٹکنا پڑیگا ۔" یہ سب کچھ یاد آتا تو بدنصیب ہیلر کی جان سن سے نکل جاتی ۔

مگر اس کے بعد جوں جوں رات کی ٹھنڈی ہوا نے اُس کی جلتی ہوئی پیشانی کو سکون کیا

یہ خیال از خود اُس کے دماغ میں جاگزین ہونے لگا۔ کہ اس مقابلہ کی تہ میں کوئی نہ کوئی بات ضرور تھی۔ جس کا بھید مجھ سے چھپایا گیا۔ وہ اِس خیال کو دل سے نکالنے اور اپنے آپ کو اس سے دُور رکھنے کی بہت کوشش کرتا تھا۔ بارہا وہ آنریبل ہیکٹر ہارڈرس ایسے مرد شریف کے بیان پر شک کرنے کیلئے خود کو ملامت کرنے لگتا۔ تاہم اِس میں کلام نہیں کہ وہ شبہ جو اُس کے دل میں جاگزین ہونے لگا تھا۔ رفتہ رفتہ مضبوط تر ہوتا تھا۔ آخر کار اپنے خیالات کی بڑھتی ہُوئی پریشانی سے تنگ آکر اُس نے دوڑنا شروع کیا۔ گویا اِس ذریعہ سے وہ اِن ہیبتناک ارواح کو جو خیالات پراگندہ کی صُورت میں اُس کو سہمانے کی کوشش کر رہی تھی۔ پیچھے چھوڑنا چاہتا تھا۔ بڑھتے ہُوئے اضطراب کی وجہ سے اُس کو وہ رستہ بھُول گیا۔ جو ہارڈرس نے بتایا تھا۔ وہ ہدایات بھی نظرانداز ہو گئیں۔ جو اُس نے دی تھیں۔ اور کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ اس کے قدم کہاں سے کہاں جا پڑے۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد اُس نے اپنی رفتار ہلکی کی۔ پھر کھڑا ہو گیا۔ اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اس کے بعد پھر آگے چلا۔ اب اُس کو ہارڈرس کا وہ فقرہ یاد آگیا۔ کہ روشنی کی سیدھ پر چلے جانا۔ یہ سوچکر اُس نے اپنا رُخ اس طرف کو بدلا۔

ناگاہ ایک کھیت سے گذرتے ہُوئے اُس کی کوئی صُورت پھاٹک کے سہارے جھکی ہُوئی دکھائی دی۔ اس پراسرار صورت کو دیکھکر پہلا احساس جو اُس کو ہوا۔ دہشت کا تھا۔ جی میں آئی۔ وہیں سے ایکطرف ہٹکے دوڑنا شروع کر دے۔ لیکن جب دوبارہ نظر ڈالی۔ اور زیادہ غور سے دیکھا۔ تو لیاوہ کو پہچانکر خوشی کے لہجہ میں دل ہی دل میں کہنے لگا "اوہ! یہ تو گُڈول فن معلوم ہوتا ہے۔"

ہم نے لکھا ہے کہ اِس کو گُڈول فن کی صُورت پہچانکر خوشی ہوئی۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ کیونکہ اس کی موجودہ ذہنی حالت اس قسم کی تھی جسمیں ایک آدمی دُوسرے سے

بلکہ اطمینان حاصل کرتا ہے۔ وہ تیز چلتا پھاٹک کیطرف گیا۔ اتنے میں وہ نازک اندام صورت بھی جو پھاٹک کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی تھی۔ پیروں کی آواز سُنکر چونکی۔ بس پر ہیلر نے دُور ہی سے آواز دی: "مسٹر گڈول فن کیا آپ ہیں!"

جوزفائن نے بولنے کی کوشش کی۔ مگر اس کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکل سکا۔ دہشت ہیبت اور پشیمانی کا بوجھ بارگناہ کی مانند اس کے کندھوں پر تھا۔ اور وہ اس کے نیچے دبی جاتی تھی۔ وہ اس طرف آتے ہوئے رستہ بھول گئی تھی۔ اور فی الحال اس کی حالت اتنی ہی زار تھی۔ جتنی کسی بدنصیب آدمی کی ہو سکتی ہے۔

"کیوں حضرت آپ اسجگہ کھڑے کیا کر رہے تھے!" ہیلر نے جوزفائن کو خاموش پاکر دُوسری بار پُوچھا "میں نے سُنا تھا کہ آپ تو جسقدر جلد ممکن ہو۔ کسیطرف کو فرار ہونے کا ارادہ کر گئے ہوئے تھے!"

جوزفائن کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی۔ اور وہ سہارا لینے کیلئے دوبارہ پھاٹک کے ساتھ لگ گئی۔

"خدا کیلئے مسٹر گڈول فن فرمائیے معاملہ کیا ہے؟" ہیلر نے اب سہمگین ہو کر پوچھا "کیوں آپ اس طرح گھبرائے ہوئے نظر آتے ہیں؟ کیا ایسا تو نہیں کہ آپکی رائے میں یہ معاملہ اس سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ جتنا مسٹر ہارڈرسن نے بیان کیا تھا۔ یا ممکن ہے آپ اس ملک کو چھوڑکر جانا نہ چاہتے ہوں۔ کم از کم میری اپنی حالت یہی ہے۔ اور خدا شاہد ہے کہ اگر کوئی ذریعہ میرے لئے اس ملک میں رہکر سلامتی کا پیدا ہو سکے۔ تو میں ہرگز ہرگز کہیں جانے کو تیار نہیں ہوں!"

"آپ سچ کہتے ہیں۔ اس طرح کی حالت میں دفعتاً کہیں چلنے پر مجبور ہونا آدمی کیلئے ہمیشہ باعث تکلیف ہوتا ہے!" جوزفائن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ اسکی

آواز مدھم اور گلوگرفتہ تھی۔ اس لئے لہجہ کی نرمی اور ہم آہنگی دبکر رہ گئی "مگر آئیے رستے میں باتیں کرتے چلیں گے۔" یہ کہکر وہ ہیلر کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوگئی۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ وہ تنہائی سے بہت ڈرتی تھی۔ اُس بدنصیب کا قتل جس کے آغوش محبت میں اُس نے عشق کا پہلا سبق سیکھا تھا۔ اُس کی نظروں میں صدہا بھیانک نظارے پیش کرتا تھا۔ مقتول عاشق کی روح ہر قدم پر اُس کے ساتھ تھی۔ وہ اپنے ہی سائے سے گھبراتی اور کسی پودے کو تھرتھراتا دیکھکر خوف کھانے لگتی تھی۔

"آئیے چلیں!" ہیلر نے کہا۔ "کم ازکم تھوڑے عرصہ کیلئے ہم اکٹھے سفر کرسکتے ہیں!"

"جسمیں میرے لئے یہ سہولت بھی ہوگی۔ کہ آپ مجھے رستہ دکھا سکیں گے۔" جوزفائن نے کہا: "کیونکہ میں ان بکھری راہوں سے بالکل ہی ناواقف ہوں!"

"مگر اب کہاں جانا چاہتے ہیں!" ہیلر نے دریافت کیا۔

جوزفائن ایک لحجہ کو شش و پنج میں پڑگئی۔ سوچتی تھی کیا جواب دے۔ لیکن جلدی ہی اُسکو مضبوط قوتِ فیصلہ مدد کو آگئی۔ اور اُس نے اوسان بحال کرکے اُس مشکل پارٹ کو یاد کرتے ہوئے۔ جو اُس کو مسٹر گڈول فن کی حیثیت میں ادا کرنا تھا۔ کہا! "مسٹر ہیلر بات دراصل یہ ہے۔ میں نے مسٹر ہارڈرس سے قول ہارا تھا کہ اُن کا ایک پیغام اُن کی بیگم کو پہنچاتا جاؤں گا۔ پس اگر آپ مجھکو اس سڑک پر ڈالدیں جو بیز واٹر کو گئی ہے۔ تو باعث مشکوری ہوگا۔"

"میں بڑی خوشی سے آپکو اس کام میں مدد دونگا۔" ہیلر نے جوابدیا۔ "کیونکہ گو پیشتر میں خود بھی رستہ بھول گیا تھا۔ تاہم اب سمجھ میں آگیا ہے کہ کسطرف چلنا چاہیئے۔ لیکن مسٹر گڈول فن میں آپسے دریافت کرتا ہوں۔ کیا مسٹر ہارڈرس کے مکان پر جانا آپ کیلئے خطرے کا موجب نہ ہوگا۔ آپسے پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔ مسٹر ہارڈرس نے اپنی زبانی

یہ بات کہی تھی کہ میں اِس ہیبتناک سانحہ کا سارا بوجھ اپنے اوپر لینے اور نتیجہ بھگتنے کو تیار ہوں!"

"بیشک مجھکو معلوم ہے" جوزفائن نے تسلیم کیا" اور وہ غالباً اپنے آپکو حوالۂ پولیس کرنے گیا ہوگا۔ لیکن میرے خدا ..." اور وہ فقرہ کو ناتمام ہی چھوڑ کر چلتے چلتے ٹھہر گئی۔

"آہ معلوم ہوتا ہے۔ اب آپنے میرے منشا کو سمجھنا شروع کر دیا" ہیلر نے پُراہمیت لہجہ میں کہا" اب آپکی سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ کہ مسٹر ہارڈرس کے مکان پر آپکا جانا کتنا خطرناک ہے فرض کیجئے۔ وہ اس سے پہلے اپنے آپکو حوالۂ پولیس کر چکا ہو۔ اور اس میں تو کسی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ آپکے اِس کوٹھی پر پہنچنے سے بہت پہلے وہ پولیس کی حراست میں آ چکا ہوگا!"

"پھر؟ .... پھر آپکی رائے میں اس سے کیا ہوگا!" جوزفائن نے جسکا ذہنی سکون پھر ایک مرتبہ ڈانواڈول ہونے لگا تھا۔ پُر وحشت نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے خدا! کیا آپ ابتک نہیں سمجھے۔ کہ مسٹر ہارڈرس کی گرفتاری کے ساتھ ہی ساتھ پولیس اپنے کچھ آدمی اُنکے مکان کی تلاشی لینے کیلئے بھیج دیگی۔ کچھ لوگ باہر پہرہ دینے کو بھی موجود ہوں گے۔ اس صورت میں جب آپ وہاں گئیں تو ...."

"رحم خدا!" جوزفائن کے منہ سے بے تابانہ نکلا۔ اور دل ہی دل میں اُس نے سوچا کہ اب میں کیا کروں۔ اور کدھر جاؤں؟"

مگر یہ ایک عارضی کمزوری تھی۔ کیونکہ فوراً ہی اُس نے سعی عظیم سے اپنی گرتی ہوئی ہمت سنبھالی۔ اور جراُت سے کام لیکر معاملات کو اُنکی واضح صورت میں دیکھنے کی کوشش شروع کی۔ پھر دل ہی دل میں سوچا" اگر سسلی کے پاس جاؤں۔ تو پولیس یقیناً مجھکو نائب سمجھکر گرفتار کریگی۔ اور جب اس کے بعد میرا بھید ظاہر ہوگا تو

خدا کو بہتر معلوم ہے۔ کہ کتنی شرم و ذلت مجھکو سہنی پڑیگی۔ دوسری طرف اگر اپنے والد کے مکان پر مینڈل شم ہو کر جانیکی جرأت کرتی ہوں تو یہ مصیبت دکھائی دیتی ہے۔ کہ ماں باپ مجھکو اس مردانہ لباس میں دیکھکر کیا سوچیں گے۔ پھر اس کے علاوہ میرا یہ راز نوکروں سے کیونکر چھپے گا۔ کیونکہ نوکروں کی لاعلمی میں مکان کے اندر جانا تو قطعاً غیر ممکن ہے۔ اب کیا کروں۔ اور کدھر جاؤں۔ کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ اگر ایک رات کو بسیرا کہیں مل سکے۔ تو کل جسطرح ممکن ہو سیسیلی کو پیغام بھیجکر اُس سے خفیہ طور پر اپنے کپڑے لانیکے لئے کہدوں۔ اور اس طرح مردانہ پوشش کے اِس بار سے جسکی بدولت میری یہ بُری گت بنی ہے۔ مخلصی حاصل کروں۔ بس یہی ایک طریقہ قابل عمل ہے۔ لیکن وہ ایک رات کا بسیرا کہاں حاصل ہو۔

تھوڑی دیر کیلئے جوزفائن اور ہیلز چُپ چاپ چلتے رہتے تھے۔ کیونکہ جوزفائن اپنے خیالات کی اُلجھن میں پھنسی ہوئی تھی۔ اور ہیلز یہ سوچ رہا تھا کہ اُسے کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ آخر کار ہیلز نے یہی یہ پوچھکر پھر سکوت توڑی ''کہئے آپکا کیا ارادہ ہے؟''

''مجھکو جو پیغام مسٹر ہارڈرس کا ان کی بیگم کو پہنچانا تھا۔ وہ تو ضرور ہی پہنچانا پڑیگا'' جوزفائن نے جواب دیا ''زیادہ سے زیادہ اتنا کیا جا سکتا ہے۔ کہ میں اس کام کو آج رات کے بدلے کل صبح پر ملتوی کردوں۔ مسٹر ہیلز! میں آپ پر کسیطرح کا بوجھ ڈالنا تو نہیں چاہتا۔ تاہم اگر کوئی طریقہ آپ کے ذہن میں ایسا ہو۔ جس سے میں ایک رات کیلئے پناہ حاصل کرسکوں۔ تو آپکی اس عنایت کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ مگر دیکھئے پھر کہتا ہوں میری وجہ سے اپنے آپکو کسی مخمصہ میں نہ ڈالئے۔ اگر آپکو فرار ہو جانا مطلوب ہے۔ تو بیشک چلے جائیے''

"نہیں نہیں مسٹر گڈول فن" ہیلر نے جواب دیا۔ "اوّل تو میں یونہی اس ملک کو چھوڑ کر جانا نہ چاہتا تھا۔ مگر اب آپ سے ملنے کے بعد تو میں نے قطعی فیصلہ نہیں نہ جانے کا کر لیا ہے۔ کسی غیبی اتفاق نے ہمیں ایک دوسرے سے ملا دیا ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ ہمیں جدا ہونے کی بجائے ایک ہی کشتی میں بیٹھ کر نا دیدہ مصیبت کے ان گھومتے ہوئے پانی کو پار کرنا چاہیئے۔ اگر مجھ سے پوچھیں تو میں کسی حال میں شہر چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا۔ ہارڈرس کیطرح جو کہ یہیں اسی جگہ ٹھہر کر ہر طرح کے خطروں کا مقابلہ کرتا منظور ہے۔ لیکن ملک بدر ہونا قبول نہیں۔ اور سچ پوچھیئے تو ہمارا ڈر کر بھاگنا بھی بیہودہ ہے۔ کیونکہ ہارڈرس کو جو خطرہ پیش آسکتا ہے۔ اس سے بہت کم ہمیں پیش آنا ممکن ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی جب یہ بات مدنظر رکھی جائے۔ کہ اس نے بھاگنے کی پرواہ نہیں کی"

"بے شک اس نے بھاگنے کی پرواہ نہیں کی۔ پھر آپ اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟" جوزفائن نے پوچھا!

"مسٹر گڈول فن میں تو ہزار بار اس معاملہ پر غور کرتا ہوں۔ میں تنہا ہی یہاں ٹھہر کر واقعات کی رفتار دیکھنے کے متعلق میرا ارادہ قوی تر ہوتا جاتا ہے" ہیلر نے جواب دیا۔ وہ بہت سے بہت ہمیں اس بات کی حاجت ہے کہ چند روز کسی جائے پناہ میں چھپکر خفیہ طور پر حالات کا چلن دیکھیں۔ تو اس کا علاج سہل ہے۔ میں ایک ایسے مقام سے واقف ہوں جہاں اس چند روزہ خفیہ سکونت کا انتظام بخوبی کیا جا سکتا ہے"

"کیا واقعی" جوزفائن نے پوچھا۔

"بلکہ آپ چاہیں تو میں اپنے ساتھ آپکو بھی وہیں رکھنے کا انتظام کر دوں گا" ہیلر نے جواب دیا۔ "مسٹر گڈول فن! اگر آپکا ارادہ براعظم یورپ چلے جانیکا پختہ ہو۔ تو بہتر لیکن

بالغرض آپ میری طرح یہیں ٹھہرنا چاہتے ہوں۔ یا رخصت ہونے سے پیشتر مسز ہارڈرز کو پیغام پہنچانے کیلئے آپکو عارضی جائے پناہ درکار ہو۔ تو میں اس کی تلاش میں آپکا مددگار ہوں "۔

"فرمایئے کس طرح ؟" جوزفائن نے مشتاقانہ پوچھا۔ مخفی نہ رہے۔ کہ اس گفتگو کے دوران میں اُس نے جہانتک ممکن تھا۔ اپنی آواز اور لہجہ کو مردانہ بنانیکی احتیاط پوری طرح مدنظر رکھی تھی۔ اور ہیلز کو کسیطرح کا شبہ اس بارے میں پیدا نہ ہوا تھا۔ کہ مردانہ لباس میں وہ ایک نازک اندام خوبصورت نازنین ہے۔

"میں جس جگہ خود ٹھہرنے کا قصد رکھتا ہوں۔ وہیں آپ کا انتظام کر دوں گا۔" ہیلز نے بیان کیا۔ "رات اسی طرح بسر کیجیئے۔ صبح دم اگر آپ اپنا پیغام کسی معتبر قاصد کے ہاتھ بھیجنا چاہتے ہوں۔ تو اس کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ اور جو یہ ممکن نہ ہو۔ تو پھر میں کسی آدمی کو بھیجکر یہ معلوم کرنیکی کوشش کرونگا۔ کہ مسٹر ہارڈرس کی عدم موجودگی میں پولیس تو اُن کے مکان کا گھیرا ڈالے ہوئے نہیں ہے۔ اس کے بعد اگر آپ خود جانا چاہیں۔ تو خود چلے جائیے ورنہ مسز ہارڈرس کو اپنی جائے پناہ کا پتہ بھیجکر اُس جگہ آنیکو لکھدیجیئے۔ غرض ہر ممکن سہولت آپکے لئے پیدا کردیجائے گی۔ اس بات کا فیصلہ آپ بہتر کر سکتے ہیں۔ کہ وہ پیغام جو آپ نے مسز ہارڈرس کو پہنچانا تھا۔ زبانی ہی پہنچایا جا سکتا ہے۔ یا آپ اُس کو بصورت تحریر بھیج سکتے ہیں "۔

"جی نہیں ؛ وہ ایک اس طرح کا معاملہ ہے۔ جسکو تحریر میں نہیں لایا جا سکتا"۔ جوزفائن نے جواب دیا۔ "مجھے اس کے متعلق مسز ہارڈرس سے زبانی ہی بات چیت کرنی پڑیگی۔ اور وہ بھی اُن کے اپنے مکان پر۔ البتہ اگر آپ میرے حال پر اتنی عنایت کر سکیں

کہ آج کی رات یا زیادہ سے زیادہ کل کا دن میری سکونت کا انتظام کسی ایسے مقام پر کر دیں۔ جہاں میری موجودگی کسی پر بار نہ ہو۔"

"اوہ! یہ ایک نہایت معمولی بات ہے۔" ہیلر نے لاپرواہی سے کہا۔" میں جس جگہ خود جانا چاہتا تھا۔ وہیں آپکو لے چلتا ہوں۔ ہمارے لئے دو جُدا جُدا کمروں کا انتظام بڑی آسانی سے ہو جائے گا۔ اور ہم بڑی بے فکری اور آرام کے ساتھ رہ سکیں گے۔ پھر بڑی خوبی یہ ہے کہ اوّل تو وہ مقام یہاں سے بہت دُور نہیں، اور دُوسرے اتنا محفوظ ہے کہ لندن کی پولیس لاکھ سر پٹکے حتیٰ کہ یہ بھی اُس کو معلوم ہو جائے کہ ہم دونوں اس گھر میں چھپے بیٹھے ہیں۔ گھر والے ایسا تسلی بخش جواب پولیس کو دینگے کہ اُس کو پُورا اطمینان ہو جائے گا۔"

"یہ تو اور بھی زیادہ خوش نصیبی ہے۔ کہ آپ ایسا اچھا انتظام کر سکتے ہیں۔" جوزفائن نے جو ذرا سی دیر پہلے حالات کی بڑھتی ہوئی اُلجھن کے باعث سخت ہراساں ہونے لگی تھی۔ عافیت کی راہ دیکھکر اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔" اگر سچ مچ آپ میرے لئے ایک رات کا انتظام کر سکیں۔ تو بخدا میں اِس عنایت کو عمر بھر نہ بھولونگا۔ اِس کے بعد کل صبح یا اگر ممکن نہ ہو تو چھپنے کے بعد جسطرح ممکن ہوگا۔ مسٹر ہارڈرس سے ملنے کی کوشش کروں گا۔"

"ہاں ہاں یہ سب بڑی آسانی کے ساتھ کر دیا جائے گا۔" ہیلر نے تسلی بخش لہجہ میں کہا۔" خطرہ بھی زیادہ سے زیادہ ایک رات یا کل دوپہر تک کا ہے۔ کیونکہ جب ہارڈرس کا بیان صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں ہو گیا۔ اور اُس کی طرف سے یہ بات ظاہر کر دی جا چکی کہ ہم نسرلیتن کے نائب ڈر کر فرار ہو گئے ہیں۔ تو پولیس یقینی طور پر ہماری جستجو ترک کر دیگی۔ اور مسٹر گڈول فن میں تو سارے پہلو سوچکر اِس نتیجہ پر پہنچا

ہوں کہ ہمیں کوئی کام جلدبازی میں نہ کرنا چاہیئے۔ شب کی نیت حرام کل میرا ارادہ تمہارے حالات سے اپنے بڈھے چچا کو آگاہ کر دینے کا ہے۔ جس کے بعد یہ اُس کا فرض ہو گا کہ اپنے بزرگانہ مشورہ سے میری راہبری کرے اور اب فرمایئے آپکا آخری فیصلہ کیا ہے؟

ہیلز کا لہجہ اس تقریر کے دوران میں اس طرح کا شفقت آمیز آرہا تھا۔ گویا وہ اپنے خوردسال بھائی کو نیک صلاح دے رہا ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ گڈول فن سے ایک طرح کا اُنس ابھی سے اُنکو ہونے لگا تھا۔ اپنے جی میں وہ سوچتا تھا کہ یہ بیچارا امیر مقابلہ میں بالکل ہی ناتجربہ کار اور کمسن ہے۔ اسلیئے جہاں تک ممکن ہو۔ مجھے اُسکی مدد کرنی چاہیئے۔ ابھی تک مجھے اس کے بارے میں سارے حالات جاننے کا موقعہ نہیں ملا۔ تاہم میرا خیال ہے کہ وہ کسی اونچے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کسی خطاب یافتہ گھرانے کا چشم و چراغ ہے۔ کم ازکم اس کے نام سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر اس کی مدد کرنے سے میں نہ صرف اس کو ہمیشہ کیلیئے ممنون بناوں گا۔ بلکہ اس کے ذریعہ سے شہر کے اکثر گرامی قدر خاندانوں میں میرا رسُوخ بھی بڑھ جائے گا۔

جوزفائن اس دوران میں چُپ چاپ سارے حالات پر غور کر رہی تھی۔ آخر کار وہ بولی: "مسٹر ہیلز سوچ لیجیئے، میری ہمراہی سے آپکو کسیطرح کی دقت کا سامنا نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ میں محتاج امداد ہُوں۔ تاہم کسی پر بار ہونا مجھکو منظور نہیں۔"

"اوہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں!" ہیلز نے بے تکلفانہ کہا: "آپکی مدد کرنا میرے لئے عین موجب راحت ہے۔ تکلیف کا تو ذکر کیا۔ آپکی موجودگی میرے لئے دلبستگی کا ذریعہ ثابت ہو گی!"

"اور آپکا یہ دوست .... یا کوئی بھی وہ ہے!" جوزفائن نے رُکتے ہوئے کہا: "وہ تو ہماری ناوقت آمد سے پریشانی محسوس نہ کریگا۔ خیال کیجیئے۔ اچانک کسی کے مکان پر جانا

ہمیشہ میزبان کیلئے ہراسانی کا موجب ہوتا ہے۔ اُس کو ہمارے آنیکی کوئی اطلاع نہیں۔ اِس لئے ڈر ہے، آن واحد میں دو کمروں کا انتظام کرنے میں شاید اُس کو دقت ہو۔"

"آپ بالکل پرواہ نہ کریں" ہیلر نے جواب دیا، "سب کام اِس خوبی سے ہو جائیگا کہ آپ دیکھیں گے۔ اور اب آئیے۔ ہم اپنی رفتار تیز کر دیں۔ منزل قریب آ گئی۔ وہ اوپنچے مکان پورٹ لینڈ سکوئر کا پتہ دیتے ہیں۔ بس اسکے پیچھے سے گزر کر اس مکان کا پچھواڑا آجائیگا۔ جسمیں ہم کو پناہ لینا ہے۔"

جوزفائن ہرچند تھکی ماندی تھی۔ اُس کے گھٹنے خم ہوئے جاتے اور پیر تلوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ اُس کا اندام نازک مردانہ لباس کے بوجھ سے نیچے کو دبا جاتا تھا۔ تاہم جسطرح ممکن ہو سکا۔ وہ ہیلر کے قدم با قدم چلنے کی کوشش کرتی رہی۔ عرصہ قلیل میں یہ لوگ ایک دیوار کے پاس جا پہنچے۔ جو کسی باغ کی پشت پر بنی تھی۔ اور اُس باغ کے دوسری جانب سے کا مکان دکھائی دیتا تھا۔ جس کے دروازے نا شناک ہل کے کسی بازار بازار یا محلے کیطرف کھلتے تھے۔

"لو صاحب منزل تو آ گئی" ہیلر نے یکایک کہا، "اب تلعہ فتح کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے"
جوزفائن عورت ذات تھی۔ اس لڑکی اس بالاخر کو شہر پناہ سمجھ گئی۔ سہمی ہوئی آواز میں بولی "صاحب آپ کیا کہتے ہیں۔ آپکا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا۔"

"پہلے یہ بتائیے کیا آپ دیوار بھی پھاند سکتی ہیں؟" ہیلر نے اس سوال کو ٹال کر کے پوچھا۔ "ڈریئے نہیں نہ اندر کوئی کتا کھڑا ہے۔ اور نہ کہیں سے شور مچنے کا اندیشہ اور دیوار بھی جیسا آپ دیکھتی ہیں۔ کچھ زیادہ اونچی نہیں۔ یا ٹھہریئے میں گھوڑی بنتا ہوں۔ آپ میرے اوپر چڑھکر دیوار تک پہنچنے کی کوشش کیجئے۔ ۔۔ ہاں اسی طرح ۔۔۔ اب ذرا ہمت کیجئے ۔۔۔۔ ٹھیک اور بالکل درست ۔۔۔ اب اندر کود جائیے"

یہ سب کچھ اتنے عرصہ میں ہوگیا۔ جتنا مختلف آوازوں کے ہیلرنر کے مُنہ سے نکلنے میں صرف ہُوا تھا جوزفائن نے معلوم کیا کہ یہ وقت ہمت اور دلیری سے کام لینے کا ہے۔ اگر ذرا بھی کوتاہی اسکی طرف سے ہُوئی تو ہیلرنر کو اُس کے عورت ہونے کے بارے میں شک ہونا ضروری تھا۔ اس کے دیوار پھاند جھکنے کے بعد ہیلرنر بھی پھلانگ لگا کے اندر جا اُترا اور اُس کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔

"یہانتک سب کام خوش اسلوبی کیساتھ ہوگیا"۔ ہیلرنر نے پُھولا ہوا دم قابو کرنیکی کوشش کر کے کہا۔ "اب ٹھہرئیے میں وقت دیکھ لوں"۔ پھر گھڑی دیکھنے کے بعد "ایلو نو تو بج گئے کس تیزی سے وقت گزر رہا ہے؟"

"کیا آپکی رائے میں ایسا تو نہ ہوگا کہ آپکا دوست کہیں باہر چلا گیا ہو۔ یا وہ لوگ بہت سویرے سو جانیکے عادی ہوں"۔ جوزفائن نے رُکتے ہُوئے پُوچھا!

"اوہ یہ بات نہ تھی"۔ ہیلرنر نے جواب دیا۔ "میں یہ سوچ رہا تھا کہ لزٹیا اسوقت کیا کر رہی ہوگی"۔

"لزٹیا!" جوزفائن نے چلتے چلتے ٹھہر کر متعجبانہ کہا۔ "عجب طرح کا نام ہے۔ کیا وہ .... اٹلی کے رہنے والی .... کوئی عورت ہے؟"

"جی بیشک"، ہیلرنر نے جواب دیا اور پھر ہلکا سا قہقہہ مار کر اُس نے کہا۔ "سچ کہئے گا آپکو پہلے سے اسکا خیال نہ آیا تھا کہ معاملہ کی تہ میں ضرور کوئی عورت ہوگی۔ مگر قطع نظر ان باتوں کے لزٹیا ہر طرح لائق اعتماد ہے اور اسکی طرف سے کسی خطرہ کا مطلق اندیشہ نہیں"۔

"لیکن یہ عورت لزٹیا"، جوزفائن نے کہا۔ "میرے خیال میں ...."، وہ کہتے کہتے رُک گئی اور پھر اپنے دل پر جبر کر کے کہنے لگی "کیا آپکی داشتہ ہے؟"

ہیلرنر پھر قہقہہ مار کر ہنسا اور چونکہ دونوں باتیں کرتے ہُوئے اب مکان کے عقبی دروازہ کے پاس پہنچ گئے تھے۔ اسلئے اُس نے دروازہ کو ہلکا سا کھٹکایا۔ مگر جب اندر سے کوئی نہ نکلا تو اُس نے دروازہ کو دھکا دیکر کھول لیا۔ اور چند قدم آگے بڑھکر ایک مختصر سی

ڈیوڑھی میں داخل ہوا جسمیں چھوٹی سی میز پر شمع جلتی تھی۔ اُس موقعہ پر دُوسری طرف کا دروازہ کھُلا اور ایک جوان عورت نمودار ہوئی۔

اُس کی رنگت سلونی آنکھیں سیاہ چمکیلی اور اتنی موٹی تھیں۔ گو یا آہو کی دو قاشیں۔ عورت بیشک طرح دار تھا۔ تاہم اُس کو صحیح معنوں میں خوبصورت کہنا مشکل تھا جب کبھی اس کے ہونٹوں پر شوخ تبسم اور آنکھوں میں شرارت آمیز چمک پیدا ہوتی۔ تو عجیب طرح کی دلربائی اُس کے خط وخال میں پیدا ہوجاتی۔ مگر سنجیدگی کی حالت اُس کے انداز بیباکانہ اور پُراسرار ہوجاتے تھے۔ کبھی دالستہ محبت کی متوالی آنکھوں سے دیکھتی۔ اور اُس کی صُورت پر شباب کی مستانہ دلاویزی پیدا ہوجاتی۔ لیکن دُوسرے اوقات میں جب اُس کے چہرے پر سنجی کے آثار نمایاں ہوں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کے خیالات کی رُو بہت دُور پہنچی۔ اور غیر معمولی اہمیت کے معاملات پر لگی ہوئی ہے۔ قامت دراز خط وخال موزوں اور لباس انتہادرجے صاف ستھرا پہنا کرتی تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی اس طرح کی پوشاک اُس نے زیب بر کر رکھی تھی۔ جیسی اُس کی سرزمین وطن میں طبقہ متوسط کی خاتونوں میں پہنا کرتی ہیں۔

"کیا تم ہو اینڈریو ....." اُس نے خاصی اچھی انگریزی بولتے ہوئے دبی آواز میں کہا: "تمنے مجھکو ڈرا ہی دیا تھا۔ لیکن کیا بات ہے۔ کیا تم اکیلے نہیں ہو۔"

"نہیں ایک دوست میرے ساتھ ہے" ہیلر نے جواب دیا: اور پیچھے مُڑکر جوزفائن کیطرف دیکھا۔ جو اب تک ڈیوڑھی کے دروازہ پر کھڑی تھی۔

اس موقعہ پر اینڈریو ہیلر کو ایسا معلوم ہُوا۔ گو یا کوئی شخص باغ کی قدِفاصل پر دیوار کے اوپر سے گردن نکال کے اُن کیطرف جھانک رہا ہے۔ چاندنی میں کسی آدمی کا سر ذرا سی دیر کو اُٹھا ہوا نظر آیا۔ اس کے بعد دوبارہ غائب ہوگیا۔ جیسے کسی نے اُچک کر اندر کیطرف دیکھا ہو۔ سخت دہشت زدہ ہو کر ہیلر نے جوزفائن کا ہاتھ پکڑا۔ اور اُسے ڈیوڑھی

کے اندر کھینچکر جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔
"کیوں کیا ہوا ؟" جوزفائن نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔
"ہوا تو کچھ نہیں۔ مگر میں نے کسی کو دیوار کے اوپر سے جھانکتے ہوئے دیکھا تھا" ہیلن نے جواب دیا "اور اگر میری نگاہ نے بالکل ہی غلطی نہیں کی تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کے سر پر پولیس والوں کی ٹوپی تھی ... میرے خدا اب کیا ہوگا۔ الزبتھ تو جلدی جا۔ اور معلوم کر کہ کون ہے ؟"
نوکرانی اس حکم کی تعمیل کو فوراً آمادہ ہوگئی۔ اور دروازے سے گذر کر باغ سے ہوتی ہوئی فصیل کے پاس پہنچی۔ سہمگیں کھڑے ہوکر اس نے اونچی آواز سے پوچھا "کون ہے ؟"
پولیس کے سپاہی کی گردن اب کی بار پوری طرح دیوار سے اوپر اٹھتی دکھائی دی۔ اور اس نے کہا "میں تھوڑے فاصلے پر گشت کرتا پھر رہا تھا۔ کہ معلوم ہوا کوئی آدمی دیوار پھاند کر اندر آیا ہے ... کیا ٹھیک ہے ؟"
"جمعدار صاحب جائیے اپنا کام کرو" الزبتھ نے شوخ لہجہ میں کہا "اگر کوئی دیوار پھاند کر آیا۔ تو میری مرضی سے آیا۔ کیا اس سے تمہارا انتظام ابتر ہو جائے گا ؟"
"اوہ یہ بات تھی کیا ؟" سپاہی نے مسکراتے ہوئے کہا "اچھا اچھا اب سمجھ میں آگیا کہ یہ کوئی عشق اور محبت کی گھات تھی۔ لیکن بی بی جان کیا کریں۔ ہم پولیس والوں کو تو سبھی طرح کی تاڑ رکھنی پڑتی ہے۔ ذرا کوئی بات شکی ہو ؟"
"بیشک میں سمجھ گئی" الزبتھ نے تلخ کلام کو روکتے کہا "تم لوگ اپنا فرض ادا کرنے پر مجبور ہو۔ مگر دیکھو ہاتھ جوڑ کر کہتی ہوں۔ یہ ہمارا راز ہے اس کو چھپانا۔ اگر مالک کو خبر ہوگئی تو نوکری سے الگ کر دیں گے۔ یہ تو آج ٹھنڈ بہت ہے۔ اس لئے آپکو گرما لینا"
اتنا کہہ کر اس نے آدھے کراؤن کا ایک سکہ پولیس والے کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور وہ شکریہ کے طور پر سر جھکاتا ہوا اور یہ کہتا رخصت ہوگیا کہ "کوئی بات نہیں ایسا ہوا ہی کرتا ہے"

ادھر سے نپٹ کر لزنٹیا خراماں خراماں اس ڈیوڑھی میں واپس آگئی جہاں ہیلز اور جوزفائن
چوہوں کیطرح دُبکے بیٹھے تھے۔

لزنٹیا نے اندر جاکر ایک کمرہ کا دروازہ کھولدیا۔ اس جگہ شمع روشن نہ تھی۔ اور
کھڑکیوں میں تنے ہوئے پردوں کی راہ سے داخل ہونیوالی چاندنی صرف پھیکا سا
اُجالا پیدا کرتی تھی۔ اندر جاکر لزنٹیا نے اُنکو آواز دی "یہاں آجاؤ۔"

ہیلز اور جوزفائن نے فوراً تعمیل کی۔ پھر جب دروازہ بند ہوچکا تو لزنٹیا کہنے
لگی "خاطر جمع رکھو۔ وہ آدمی رخصت ہوگیا۔"

"لیکن میں پوچھتا ہوں۔ وہ سچ مچ پولیس کا سپاہی تو نہیں تھا" ہیلز نے فکرمند لہجہ
میں پوچھا۔

"تھا تو۔ مگر اس سے کیا؟" لزنٹیا نے جواب دیا۔

"میرے خدا اب ہم ضرور پکڑے جائینگے" جوزفائن کراہتے ہوئے بولی۔

لزنٹیا نے اُس کی سہمی ہوئی صورت دیکھی۔ پھر ہیلز کیطرف مڑ کر کہنے لگی "یہ
لڑکا کون ہے؟" اور اے ڈیئر! سچ بتاؤ تم اسوقت کہاں سے کیا رار جگاکر آئے ہو۔ کہیں
رستے میں کسی سے مڈبھیڑ تو نہیں ہوئی۔ یا کوئی سرکاری لمپ تو نہیں توڑ بیٹھے۔"

"کہاں کی بات۔ کاش اتنا ہی ہوتا" ہیلز نے جواب دیا "لزنٹیا اصل حقیقت یہ ہے
کہ ایک ڈویل کا واقعہ ہوا تھا جہیں ایک آدمی مارا گیا۔ مگر یہ موقعہ تفصیل کا نہیں ہے۔
یہ بتاؤ تو نے سپاہی کو کیا کہہ ڈالا؟"

"تم بس اتنا جان لو کہ اس جگہ رہتے ہوئے کوئی خطرہ پیش نہ آئیگا۔" لزنٹیا نے کہا
"خوش نصیبی سے سپاہی نے تم میں سے صرف ایک کو پہلا رنگ لگاتے دیکھا ہے۔ ورنہ
بڑی مصیبت ہوتی۔ خیر میں نے اُس کو سمجھادیا۔ اور اُس کا اطمینان بھی ہوگیا۔ اس لئے

تم اِس بارے میں کسی فکر کو دل میں نہ رکھو۔"

"واہ میری اچھی لزیٹا" ہیلز نے پیار سے اُس کی ٹھوڑی چھو کر کہا "ایسے نازک وقتوں میں تُو بڑا ہی کام دیتی ہے۔

"اچھا اب بتاؤ میں اس وقت تمہارے لئے اور کیا کر سکتی ہوں" لزیٹا نے پوچھا!

"سب سے پہلے ہمارے لئے کھانا اور شراب کا بندوبست کرو۔ لیکن دیکھو شراب کافی اور گرم ہو کیونکہ مارے سردی کے جان نکلی جاتی ہے۔ یہ ہو چکے تب ہمارے سونے کا انتظام کرنا"

"اچھا سنو۔ میں یہ کمرہ تمہارے سونے کیلئے نہیں دے سکتی" لزیٹا ایک فوری خیال کے زیر اثر بولی "آج گھر میں مہمان ہیں۔ تاہم میں کچھ نہ کچھ انتظام ضرور کر دوں گی۔ میرے ساتھ ساتھ آجاؤ۔ لیکن بڑی احتیاط کے ساتھ۔ بالکل دبے پاؤں آہستہ۔"

"کیوں، آخر معاملہ کیا ہے؟" ہیلز نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔ اور جوزفائن کا دل بھی بڑے زور سے دھک دھک کرنے لگا۔

"بات اِس کے سوا کچھ نہیں کہ مہمانوں میں ایک صاحب پولیس کے تھانیدار بھی ہیں اُن کی طرف سے خطرہ تو کچھ نہیں۔ تو بھی اُنکی موجودگی میں احتیاط واجب ہے۔ کیونکہ جیسا تمکو معلوم ہوگا۔ خدا نے اِن پولیس والوں کو سانپوں کے کان دئے ہیں!"

تھانیدار کا ذکر سُنکر جوزفائن کا رنگ فق ہو گیا تھا۔ ضعف جانی کی شدّت سے اُسکو پیروں تلے زمین نکلتی معلوم ہوئی۔ تاہم اُس نے وہ کراہٹ۔ جو مُنہ سے نکلا چاہتی تھی، بڑی مشکل سے روکی۔ گزشتہ چند گھنٹوں کے عرصہ میں اسقدر انقلابات اس کے دیکھنے میں آچکے تھے۔ کہ وہ وقت ضرورت برہمت و استقلال سے کام لینے کی عادت ڈالنے لگی تھی۔ پس وہ جب ہیلز کے ساتھ ساتھ لزیٹا کے پیچھے اُس کمرہ سے رخصت ہوئی تو کسطرح کی

اضطرابی کیفیت اُس کے چہرے پر موجود تھی۔ ڈیوڑھی سے جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لیکر اطالوی کنیز ان دونوں کو چوڑے زینہ کی راہ سے جس پر موٹی قالین بچھی تھی، اوپر کی منزل پر لے گئی۔ اور وہاں ایک چھوٹے لیکن آرام دہ کمرہ کا دروازہ کھول دیا۔ آتشدان میں پہلے سے ایندھن لگا تھا۔ اُس نے جلتی موم بتی دکھا کر اُس کو روشن کر دیا۔ پھر شمع ہاتھ سے رکھکر کہنے لگی: "لو اب میں تمہارے لئے کھانے کا انتظام کرتی ہوں۔" اتنا کہکر وہ رخصت ہوئی۔ مگر پانچ ہی منٹ کے عرصہ میں بے شمار چیزوں سے لدا ہوا تھال ہاتھوں پر لئے آ پہنچی۔

"یہ لو پیارے اینڈریو! مجھکو امید ہے۔ یہ تم دونوں کیلئے کافی ہوگا۔" اُس نے تھال کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "آج کی غیر حاضری معاف۔ کل صبح تم سے ملوں گی۔ لیکن جو جو چیز تمکو درکار تھیں۔ وہ سب میں اسمیں رکھ لائی ہوں۔ رات آرام کے ساتھ بسر کرو۔ یہاں کسیطرح کا خطرہ نہیں ہے۔ صبح آکر پوچھوں گی۔ اور کیا خدمت بجا لا سکتی ہوں؟"

"لزیٹا پیاری تیری وفاداری کے کیا کہنے!" ہیلن نے خوش ہوکر کہا۔ "لیکن ٹھہر اتنی رُوکھی نہ بن۔ مُنہ تو میٹھا کراتی جا!"

یہ بڑھتی ہوئی بے تکلفی کو دیکھکر جوزفائن کی جان ضیق میں آگئی۔ لزیٹا کو رخصت ہوتے دیکھا۔ تو بہ عجلت اپنے ساتھی کا بازو پکڑ کر دبی آواز سے بولی: "مسٹر ہیلن آپ نے میرے لئے الگ کمرہ کا وعدہ کیا تھا!"

"بیشک یاد آگیا۔ لزیٹا!" اُس نے رخصت ہوتی ہوئی کنیز کی طرف مڑ کر کہا۔ "اتنا تو انصاف کرو کہ ہم دو شریف آدمی بھٹیارخانہ کیطرح ایک ہی کوٹھری میں بند ہوکر کیسے سو سکیں گے۔ اور کچھ نہیں تو ہمارے لئے دو علٰحدہ کمروں کا انتظام کرتی جا۔"

"جی بس یہ چونچلے رہنے دو!" لڑکی نے ہاتھ مٹکا کر جواب دیا۔ "جو ہو گیا۔ اُسیکو کافی خیال کرو۔ آج گھر میں مہمان ہیں۔ وہ تو یہ کمرہ بھی اتفاق سے خالی ملگیا۔ ورنہ شاید ڈیوڑھی

میں ہی صوفے کے نیچے ڈبک کر سو رہنا پڑتا ہے"

"اچھا سُن۔ میں ایک اور ترکیب کرتا ہوں" ہیلر نے جلدی سے کہا۔ "یہ کمرہ میرے دوست کیلئے رہنے دے اور آج کی رات مجھکو اپنے پاس سُلا لے۔ کیوں؟"

"بس یہ نہ ہوگا" لزبیا نے جواب دیا۔ "آج کی رات جسطرح ممکن ہو تنگی ترشی گذار لو۔ احتیاطاً میں اس کا دروازہ باہر سے بند کئے جاتی ہوں۔ تسلیم"

اِن لفظوں کو سُنکر جوزفائن۔ جو ایک کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ بیتابانہ اُٹھی۔ اِس مطلب کے الفاظ سُنکر مُنہ سے بے اختیار نکلنا چاہتا تھا کہ میں رات بھر اینڈریو ہیلر کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں رہنا قبول نہیں کر سکتی۔ لیکن دفعتاً جب اُس کو اُن خطروں کا خیال آیا جن میں وہ گھری ہوئی تھی۔ یعنی باغ دیوار کے باہر پولیس کے ایک سپاہی کا گشت کرنا۔ اور گھر کے اندر انسپکٹر پولیس کی موجودگی۔ ایکطرف گڑھا دوسری طرف کھائی۔ جسمیں سلامتی کی کوئی صورت اُس کو نظر نہ آتی تھی۔ تو ناچار ایک لفظ بھی مُنہ سے نکالے بغیر وہیں اپنی جگہ پر گر پڑی۔ اتنے میں لزبیا نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اس کے بعد جب کُنجی گھومنے کی آواز سُنائی دی۔ تو اینڈریو ہیلر قہقہہ مار کر ہنسا اور کہنے لگا۔

"واہ ری پری۔ تیری دلبری۔ کیا خوب بہانہ سوچا۔ سلامتی کا حیلہ کر کے کمرہ میں بند کر گئی۔ کہ ایسا نہ ہو عاشق کی بیقراری اُس کو خوابگاہ میں کھینچ لانے کا ذریعہ ہو۔ لیکن کیا ہُوا۔ تو کب تک اپنا آپ چھپائے گی۔ آخر ہم سے بچکر کہاں جائیگی"

باب ۔ ۹

بدنصیب حسینہ

واقعات مذکورہ کو تین ماہ کا عرصہ گذر چکا تھا۔ اور قصہ کا منظر اب پولن کے ایک ہوٹل میں منتقل ہوتا ہے۔ ایک خوشنما آراستہ کمرہ میں آنریبل مسز ہارڈرس مصروفِ پردرازی تھی۔ قریب ہی آتشدان میں خوشگوار آگ جل رہی تھی۔ اور گو مسز ہارڈرس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ تاہم یہ معلوم کرنا بہت مشکل نہ تھا کہ اس کے خیالات اور معاملات کیطرف لگے ہوئے ہیں۔

سہ پہر کے تین بجے کا عمل تھا۔ اور سیسلی اس کمرہ میں اکیلی تھی۔ اسیطرح کتاب ہاتھ میں لیئے وہ بحرِ تفکرات میں غرق تھی۔ کہ یکایک دروازہ کھلا۔ اور ہیکٹر اس کا شوہر داخل ہوا۔

"آہ ہیکٹر" سیسلی نے اپنی جگہ سے اٹھے بغیر رسمی طور پر اپنا ہاتھ پیش کرتے ہوئے کہا۔ "آخرکار تم واپس آگئے۔"

"ہاں میں واپس آگیا ہوں" مسٹر ہارڈرس نے جوابدیا۔ لیکن چونکہ میں نے پیشتر خط پہلے آنیکی اطلاع بھیجدی تھی۔ اسلیئے غالباً تم میری آمد سے بالکل ہی لاعلم نہ ہوگی میرے خیال میں وہ خط ضرور تمہیں مل گیا ہوگا۔"

"ہاں بیشک وہ ملگیا تھا" سیسلی نے تسلیم کیا۔ "اور سچ پوچھو تو اس خط کو پاکر ہی میں تمہارا انتظار کرنے اِس جگہ چلی آئی تھی۔"

"تمہیں اسحاگہ بولون آئے کتنی مدت ہوئی؟" ہیکڑ نے پوچھا!

"میں کل سہ پہر اسحاگہ پہنچی تھی!" اس کی بیوی نے جواب دیا۔ "اور اب ہیکٹر یہ بتاؤ۔ کیا انگلستان واپس جانے میں کسی طرح کا خطرہ تو نہیں ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمہارے برخلاف مقدمہ چلائے جانے کا تو احتمال نہیں؟"

"میرے خیال میں بالکل نہیں!" نوجوان نے ایک لہجہ تامل کے بعد کہا۔ گو اس کے چہرہ اور انداز سے علامات اضطراب ظاہر ہوتی تھیں "ہاں میں یہ بتانا بھول ہی گیا۔ کہ والد اور والدہ یکم جنوری کو میلان سے عازم لندن ہونا چاہتے تھے۔ اور غالباً وہ ہمکو وہیں ملیں گے۔"

"کیا انہیں کسی طرح کی تشویش ہے.... تمہارے مقدمہ کے متعلق!" سسلی نے پوچھا۔

"والدہ کو بیشک ہے مگر والد کو نہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر مقدمہ چلا تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ مگر سسلی یہ بتا۔ جوزفائن کہاں ہے۔ مجھے اسحاگہ آئے آدھ گھنٹہ ہوگیا۔ مگر باتوں میں اس کا خیال ہی نہیں آیا۔"

سسلی خاموش رہی۔ اس کا شوہر متجسس نظروں سے اسکی طرف دیکھا کیا۔ اور یہ سوچکر بہت حیران ہوا۔ کہ اس خاموشی کا کیا مطلب ہے۔ اس کے علاوہ اسے بیوی کے چہرے کے بدلے ہوئے انداز سے کچھ تعجب بھی ہوا۔ ناگاہ وہ چونکا اور اس کے چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی۔ سوچنے لگا۔ کیا ایسا تو نہیں ہے۔ کہ جوزفائن نے وہ سب حالات سسلی سے بیان کر دئے۔ جنمیں تھیوڈور کلفورڈ کی موت نانٹگیل کے میدان میں واقع ہوئی تھی۔ "کیوں کیا بات ہے؟" اس نے دفعتاً بیوی سے پوچھا "کسلئے چپ ہوگئیں۔"

"جوزفائن کو پوچھتے ہو!" مسز ہارڈرس نے اس طرح کے خشک لہجہ میں کہا جو خاص طنزی

اہمیت رکھتا تھا۔" وہ اپنے کمرے میں پڑی ہے۔"

"کمرہ میں۔۔کیا مطلب؟ کیا بیمار ہے۔ یا کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے" ہیکٹر نے پوچھا۔

"مجھ سے دریافت کیا چاہتے ہو۔ تو جوزفائن کی حالت کچھ اچھی نہیں" سسلی نے پراسرار لہجہ میں جوابدیا۔ "حیران ہوں کس طریقہ پر بیان کروں۔ بہت چاہتی ہوں کسیطرح کا خیال جی میں نہ آنے دوں۔"

ہارڈرس کے چہرے پر ہوائیاں سی اُڑنے لگیں۔ گھبراتے ہوئے لہجہ میں بولا سسلی۔ سسلی کیا کہتی ہو۔ میں تمہارے لفظوں کا مطلب نہیں سمجھا۔ برائے خدا واضح بیان کرو۔"

"اچھا سُنو۔ پچھلے تین ماہ سے" سسلی نے جوابدینا شروع کیا "یعنی اُس وقت سے کہ ڈیول کا واقعہ پیش آیا۔ جوزفائن کی حالت میں روز بروز تبدیلی ہوتی جارہی ہے۔"

"خیر اگر اتنی ہی بات ہے تو مضائقہ نہیں" ہارڈرس نے کہا "مقابلہ کے موقعہ پر اسکی موجودگی ضرور اس کے دل پر گہرا اثر ڈالنے کا ذریعہ ہوئی ہوگی۔ میں تو بسا اوقات یہ سوچکر افسوس کرنے لگتا ہوں کہ کیوں اسے ساتھ لیگیا۔ بیشک اسکے دلکو سخت صدمہ پہنچا ہوگا۔"

یہ کہتے ہوئے ہیکٹر نے پُرغور نظروں سے بیوی کے چہرے کیطرف دیکھا۔ گویا اس ذریعہ سے معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ وہ اس ہیبتناک راز سے تو واقف نہیں ہے۔ جس کا تعلق کلفورڈ کی ہلاکت سے تھا۔

"شروع میں میں بھی یہ سمجھے ہوئے تھی کہ اس کی نگاہ اور انداز کی تبدیلی کسی صدمہ کے باعث ہے" سسلی نے جواب دیا "مگر کچھ عرصہ میں میں خیال کرنے لگی ہوں۔۔۔تاہم چھوڑو جانے دو۔ میں کسی کے بارے میں شک کرنا معیوب تصوّر کرتی ہوں۔"

"میرے خدا۔ سسلی یہ تُو کیا کہہ رہی ہے" ہیکٹر نے اب اور زیادہ بیتاب ہوکر

پوچھا" خدا کیلئے سچ بتا۔ کیا بات ہے ؟"

" ہیکر! میں کہنے زبان کو لتے ڈرتی ہوں کہ اگر میرا اندازہ صحیح ثابت نہ ہوا تو تم مجھکو بُرا کہنے لگو گے ۔"

" نہیں نہیں میں کچھ نہ کہوں گا ۔" اور اس کے بعد عالم تشویش میں بڑبڑاتے ہوئے وہ خود بخود کہنے لگا " خدا جانے وہ کیا کہنا چاہتی ہے ۔"

مگر سیسلی نے پھر سیدھا صاف جواب نہ دیا۔ بات پلٹتے ہوئے بولی " ہیکر! میں تمکو بتا دینا چاہتی ہوں کہ جن دنوں ہم فلارنس ٹھہرے ہوئے تھے ۔ تو جوزفائن نے پُراسرار طریقہ پر ایک ڈاکٹر سے مشورہ لیا تھا۔ بعدازاں اُس نے کوئی دوا بھی اُس سے لی۔ جسے وہ مجھ سے چھپائے رکھنا چاہتی تھی۔ مگر میں نے اتفاقاً دیکھ لی ۔"

ہیکر کے شبہات اور اندیشے اب دُوسری طرف پھر گئے۔ مضطربانہ کہنے لگا " سیسلی واضح طور پر کیوں نہیں کہتی .... کیا تیرا خیال ہے ....!"

" ہیکر! میں پھر ایک بار کہتی ہوں۔ محض ایک شبہ میرے دل کو ہے ۔ جو ممکن ہے غلط ہو۔ اس صورت میں ڈرتی ہوں ۔ تم کہو گے جوزفائن کی بُرائی کرنا چاہتی ہے ۔"

" نہیں نہیں سیسلی میں ہرگز کچھ نہ کہوں گا ۔ یہ بتا کیا بات تیرے دل میں ہے اور کون سا شبہ تجھکو پیدا ہوا ہے ۔"

" یہ کہ جوزفائن پھر ایک مرتبہ گنہگار ہو چکی ہے اور اب کچھ عرصہ میں بچّہ کی ماں بنیگی۔ مسز ہارڈرس نے جواب دیا۔

ہیکر کے چہرے کی رنگت لاش کیطرح پیلی پڑ گئی ۔ اس میں شک نہیں وہ خود ایک مرد اوباش تھا۔ لیکن اب جو اُس نے بہن کا حال سُنا تو عجیب طرح کا غصّہ اور جوش اُس پر طاری ہو گیا۔ لیکن مبادا غلط فہمی ہو ۔ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ ہیکر کے پاس

غصہ اور جوش کی تہ میں بلندیٔ اخلاق پوشیدہ نہ تھی۔ اُس کا باعث محض یہ تھا کہ وہ اپنی بدنامی کے خیال سے ڈرتا تھا۔ بہن کی بے آبروئی کا صدمہ اُس کے دل کو نہیں۔ بلکہ دماغ کو پہنچا تھا۔ سوال خاندانی تمکنت کا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر یہ راز افشا ہوگیا۔ تو میں کہیں مُنہ دکھانے کے لائق نہ رہوں گا۔

"تسلی کیا۔ درحقیقت تیرا یہ خیال ہے؟" اُس نے تھوڑے توقف کے بعد پوچھا

"بیشک جو کچھ میرا خیال ہے۔ وہ میں بیان کر چکی۔ مگر کئی چھوٹی چھوٹی باتیں اور ہیں جو میرے اس خیال کی تصدیق کا ذریعہ ثابت ہو رہی ہیں۔ بہر حال میں تم سے یہ کہنا اپنا فرض سمجھتی ہوں۔ کہ جوزفائن کے پاس جاکر یکایک ان باتوں کا ذکر نہ چھیڑنا اور نہ غصہ ظاہر کرنا۔"

"نہیں میں ایسا نہ کروں گا۔ فی الحال میں اس معاملہ کو تمہارے ہی ہاتھوں میں چھوڑتا ہوں۔ جب تمہیں پورا یقین ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد ۔ ۔ ۔ ۔"

"ہاں اس کے بعد دیکھا جائیگا۔" اُس کی بیوی نے کہا۔ "اور اب میں پھر التجا کرتی ہوں۔ کہ جوزفائن کے ساتھ اپنے برتاؤ میں کوئی تبدیلی نہ ہونے دینا۔"

"نہیں میں ایسی کوئی بات نہ کروں گا۔ جس سے اُس کو معلوم ہو کہ ہم اس پر کسی طرح کا شک کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ میں اُس کے پاس جانا بھی نہیں چاہتا۔ میرے لئے اپنے آپ پر قابو پانا دشوار ہے۔ بس ذرا چہل قدمی کو جاتا ہوں۔"

باب ۱۰

ہولناک اسرار

اتنا کہکر وہ کمرے کے باہر نکلا۔ مگر جو قت وہ بازاروں کا گشت کرنیکے خیال سے ہوٹل سے رخصت ہوا چاہتا تھا، ایک گاڑی صحن میں آکر ٹھہری اور ایک جوان چست و چالاک نوکر باہر کی نشست سے اُترا۔ اُس نے جلدی سے گاڑی کی کھڑکی کھولی۔ اور ایک سیاہ پوش نوجوان باہر نکلا۔

"کون ہیلز" ہارڈرس نے فوراً اُس کو پہچانکر کہا۔ "میں تمہیں کو یاد کر رہا تھا۔"

"علےٰ ہذا میں بھی،" اینڈریو نے جوابدیا۔ پھر جب دونوں مصافحہ کر چکے تو اُس نے کہا۔ "میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا آپ واپس جاکر مقدمہ کی سماعت پر حاضر ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟"

"میں تو ضرور جاؤں گا" ہیکر ٹے نے جوابدیا۔ "لیکن تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

"وہی جو آپکا" نوزارو نے کہا۔ "علاوہ بریں فکر کی کوئی بات نہیں۔ شروع سے آخیر تک سب کام واضح اور صاف طریقہ پر ہوا ہے۔"

"یہ تو بیشک درست ہے" ہارڈرس نے کہا۔ "مگر یہ سوگ کے کپڑے کیا معنی رکھتے ہیں؟"

"میرے چچا۔ جن کا ذکر تم نے سُنا تھا ......"

"کیا مر گئے؟"

"ہاں دو مہینے ہوئے وہ سیر و سیاحت کیلئے نکلے تھے۔ لیکن پیڈن پہنچکر بیمار ہو گئے، پھر انہیں فرانس کے جنوب کیطرف لیگئے۔ اور وہیں انہوں نے جان دی۔"

"بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ آپکو انکی طرف سے کوئی مایوسی نہ ہوئی ہوگی۔"

مسٹر ہارڈرس نے کہا "میرے کہنے کا مطلب تم سمجھ گئے ہوگے۔ تمہیں اپنے چچا سے بہت سی دولت ملنے کی توقع تھی۔"

"آہ ... بیشک صحیح ہے" پیٹر نے [illegible] جواب دیا "مجھے ان سے دولت ملنے کی واقعی امید تھی۔ [illegible] ہے کہ وہ امید بھی آخر پوری ہوئی۔ مرتے وقت انہوں نے اپنی ساری جائداد میرے نام چھوڑ دی۔ دراصل اس وقت یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ میرے اندازے سے بہت زیادہ مالدار تھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جب انکے لین دین کا معاملہ طے ہو جائیگا۔ تو کم و بیش آٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی مجھکو آنے لگیگی۔"

"بس عمدہ [illegible] میں آپکو دلی مبارکباد دیتا ہوں" ہارڈرس نے کہا "مگر ہاں ... یہ [illegible] اور مشکل [illegible] ہے۔"

"[illegible] کیا [illegible] خیال ہے" [illegible] نے [illegible] کہا۔

"[illegible] کیا [illegible] اور خاندانی نظر آتا ہے۔"

[illegible] ایڈورڈ نے کہا "[illegible]

[illegible] سلسلے میں چلا جا رہا ہے ....."

"اچھا [illegible]" ہارڈرس نے کہا "[illegible] ہوں۔"

"[illegible] کوئی بات ہوگا" ایڈورڈ [illegible] کہا۔

"[illegible] تو ہوگی [illegible] لو کچھ [illegible]

پٹے گا ....“

”اچھا تو آؤ ہوٹل کے کمرے میں چلیں. غالباً آپ اس جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں“

”ہاں میں اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوں“ ہیکٹر ہارڈرس نے جواب دیا ”اور میرے ہمراہ بیگم اد
رہ کہتا کہتا رُک گیا. درحقیقت وہ اپنی بہن کی موجودگی کا ذکر کیا چاہتا تھا. لیکن اُسے
کو یاد آ گیا کہ یہ شخص اینڈریو ہیلی پیشتر جوزفائن سے بہ حیثیت مسٹر گڈول فن ملاقات
کر چکا ہے. یہ بہا اُس نے مردانہ لباس پہنا ہوا تھا اور اب جو اُس کو زنانہ لباس میں
دیکھے گا. تو ضرور متعجب ہوگا. اِس خیال کے آتے ہی عجب طرح کی بے تابی اُس کے جی کو
لاحق ہوگئی. حیران تھا کس طرح اُس آدمی کو اپنی بی بی اور بہن کے روبرو لے جائے. اگر اُس
نے جوزفائن کو دیکھا. تو ضرور معلوم کر لیگا. کہ اسی نے مردانہ لباس میں مسٹر گڈول فن کے نام
سے پیشتر ڈیول کے موقعہ پر مدد دی تھی. حالت واقعی ناخوشگوار تھی. اور ہیکٹر کچھ دیر اس
سوچ میں خاموش رہا کہ اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے. لیکن مسٹر ہیلی نے اُس کے چہرے
کی اضطرابی کیفیت نہ دیکھی. لاپرواہی سے کہنے لگا. اس جگہ ڈیوڑھی میں بہت ٹھنڈی ہوا
آتی ہے. آؤ اندر چلکر بیٹھیں. وہیں باتیں کریں گے.“

”ہاں آؤ اندر چلیں“ ہارڈرس نے بھی کہا ”میں آپکو اپنے کمرہ میں لے چلتا ہوں. مگر
اُن کی طبیعت ناساز ہے.“

”خیر اُن کو تکلیف دینے کی حاجت نہیں“ ہیلی نے کہا ”پھر کسی موقعہ پر آپ بیگم صاحبہ سے
میرا تعارف کرا دیجیئے. اس کے علاوہ چونکہ آپ لندن جا رہے ہیں. اور وہیں میں بھی جانا
چاہتا ہوں. اِس لیئے ملکر سفر کریں گے.“

”بیشک بیشک!“ ہیکٹر نے دکھاوے کیلئے کہا. اور اس کے بعد اپنے آپ سے کہنے لگا.
”اب اِس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ جوزفائن کو یہیں چھوڑ دیا جائے وہ کچھ عرصہ بعد اکیلی لندن

آجائے گی "

اس پر ہیلر نے اپنے نوکر کو اطالوی زبان میں کچھ ہدایات دیں۔ اور اس کو سینر ریو کے نام سے مخاطب کیا۔ اس موقعہ پر سپکٹر ہارڈرس پھر اس نوجوان کو بغور دیکھے بغیر نہ رہ سکا۔ شکل و صورت اُس کی زنانہ تھی۔ چہرہ پر داڑھی کا نشان تک نہ تھا۔ قامت پست بدن اکہرا اور شکل و صورت شریفانہ۔ واقعی اُس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی۔ کسی بگڑے ہوئے شریف گھر کی یادگار ہے۔ ہارڈرس نے سوچا۔ شاید اُس کے خاندان پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے۔ اس لیے اِس طرح کی ادنیٰ ملازمت اختیار کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

چند لمحوں کے عرصہ میں دونوں دوست ایک کمرہ میں جاکر بیٹھ گئے۔ ہیلر نے پینے کیلئے کوئی چیز منگائی۔ اور اس کو نوش کرتے ہوئے دونوں میں باتیں ہونے لگیں

"ہاں تو پہلے یہ فرمایئے" ہیلر نے سلسلہ آغاز کرتے ہوئے پوچھا۔ "وہ کونسی باتیں ہیں جو آپ مجھکو سمجھانا چاہتے ہیں "

"میرا اشارہ مقدمہ کیطرف تھا" ہارڈرس نے جوابدیا۔ "میری رائے میں بہترین صورت یہ ہوگی۔ کہ ہم دونوں اِس موقعہ پر ایک ہی وکیل کی خدمات حاصل کریں "

"آپکا مشورہ قابل قدر ہے" ہیلر نے تسلیم کیا۔ "اور مجھے اس پر عمل کرنے میں ذرا تامل نہ ہوتا۔ لیکن یاد ہوگا۔ کہ چچا نے کسی زمانے میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ میرا اپنا علیحدہ وکیل ہو۔ اور وہی مقدمات کی پیروی کرے "

"مجھکو یاد ہے۔ لیکن یہ انتظام میرے خیال میں فقط ضمانت وغیرہ کیلئے کیا گیا تھا" ہارڈرس نے قطع کلام کرکے کہا۔ "تاہم کوئی بات نہیں۔ جسطرح جی چاہے کیجئے۔ اس بات کا انتظام کردیا جائے گا۔ کہ مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ہمارے وکیل ایک دوسرے سے مشورہ کرلیا کریں "

"لیکن سُنو تو" ہیلر نے یکایک کسی نئے خیال کے زیر اثر کہا۔ اور اس کے بعد فقرہ نا تمام ہی چھوڑ کر بڑے زور سے قہقہہ مارنے لگا۔

ہیکٹر متعجبانہ اُسکی طرف دیکھتا رہا۔ آخر جب ہیلر کی ہنسی کسیطرح بند ہی نہ ہوئی۔ تو کہنے لگا "کیوں حضرت کیا بات ہے۔ آج آپ بے طرح خوش نظر آتے ہیں۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں۔ اِس غیر معمولی مسرت کا کیا باعث ہے؟"

"اُماں کچھ نہیں۔ کچھ نہیں،، ہیلر نے بدستور ہنستے ہوئے کہا "یونہی میرا خیال ایک آدمی کیطرف چلا گیا۔ جو ڈوبل میں ہمارے ساتھ تھا۔ لیکن جسکو یقیناً آپ مقدمہ کے موقعہ پر پیش نہ کریں گے؟"

"میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" ہیکٹر نے ظاہرا پُرسکون لہجہ میں کہا۔ گو دل ہی دل میں وہ سخت بیتاب ہونے لگا تھا۔

"واہ کیا اب تک نہیں سمجھے۔ کہ میرا اشارہ آپکے دوست مسٹر گڈول فن کیطرف ہے ہا ہا ہا ہا؟" اور اینڈریو ہیلر اور بھی زیادہ زور سے قہقہہ مار کر اپنی کرسی کی پیٹھ پر جھک گیا۔ ہیکٹر کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔ رُکتے ہوئے بولا "میں اب بھی تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ ... مسٹر گڈول فن ... اُسکو کیا ہوا۔ اور اس میں دل لگی کی کیا بات ہے؟"

"واہ بھائی کیا پوچھتے ہو۔ وہ تو ایک ایسی مزیدار نقل تھی۔ جسکی یاد مدت العمر نہ بھولیگی؟" ہیلر نے بدستور ہنستے ہوئے کہا "تم نے اچھی ترکیب سوچی کہ ایک عورت کو مردانہ کپڑے پہنا کر ڈوبل میں اپنا نائب بنا لیا۔ بارہا میں یہ سوچکر حیران ہوا کرتا تھا کہ جب معاملہ تصفیہ میں گیا۔ تو مسٹر گڈول فن کیوں غائب ہو گئے۔ واللہ خوب تماشہ سوچا؟" اور اتنا کہکر اینڈریو ہیلر نے پھر اسی طرح زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔

ہیکٹر مارے شرم کے پانی پانی ہوا جاتا تھا۔ لیکن ظاہر داری کیلئے اسکو بھی ہنسی میں شامل ہونا پڑا۔ آخر شش رکتے ہوئے بولا: "یقیناً آپکو معلوم نہ ہوگا میرے کہنے کا مطلب ہے۔۔۔ آپکو یہ تو معلوم نہ ہوا ہوگا۔۔۔"

"مگر اس نقل کا انجام کیا ہوا۔ کیا یہ بھی آپکو معلوم ہے؟" ہیلر نے مشکل سے ہنسی ضبط کرکے پوچھا۔

"انجام۔ انجام یہی ہوا تھا۔ تاکہ ہم نے ضمانتیں داخل کردیں۔ اور یورپ چلے آئے اس کے بعد تھوڑی دیر کو ایکدوسرے سے علیحدہ ہوگئے تھے۔ مگر اب حالات نے پھر ملادیا۔"

"آہ! آپ اب بھی نہیں سمجھے" ہیلر نے عجیب طرح کا منہ بنا کر تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تب معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ کی تہ میں کوئی خاص بات اور ہے۔ جس کا حال مجھکو معلوم نہیں" ہارڈرس نے کہا "یا شاید آپ مجھکو کسی معاملہ کی نسبت لاعلم سمجھے ہوئے ہیں۔ گو ممکن ہے۔ سارے حالات مجھکو معلوم ہوں"

"لیکن نہیں۔۔۔ میرے خیال میں اس ذکر کو لمبا نہ کرنا چاہیئے" اینڈریو نے دفعتاً سنجیدگی اختیار کرکے کہا۔ "یہ بھی میری کم فہمی تھی۔ کہ یہ تذکرہ چھڑ گیا۔ مگر کیا کرتا اس واقعہ کی یاد نے کچھ ایسی گدگدی پیدا کی۔۔۔"

"چلو اتنا معلوم ہوگیا کہ وہ کوئی ناخوشگوار بات نہ تھی" ہیکٹر نے قطع کلام کرکے کہا۔ "اس صورت میں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ آپ مجھکو ان کے حالات سے واقف نہ کریں۔"

ہیلر نے تھوڑی دیر کچھ سوچا۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ "ٹھہرو سارا حال بیان کرنے سے پیشتر میں ایک سوال آپ سے پوچھتا ہوں۔ اس کے جواب پر میرے جواب کا دارومدار ہوگا۔"

"نہ پوچھئے" ہارڈرس نے کہا "لیکن جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے۔ گفتگو ایسا رُخ اختیار کرنے لگی تھی۔ جس سے اُس کی بیتابی ہر لحہ بڑھتی جاتی تھی۔

" وہ نازنین جسے آپ نے مردانہ کپڑے پہنا کر مسٹر گڈول فن بنایا تھا۔ اتنا تو میں جانتا ہُوں کہ ضرور کوئی وہ ادنیٰ اخلاق کی عورت ہوگی۔ شائد آپ کی داشتہ یا کوئی دُوسری کھائی کھیلی عورت جس سے آپنے مطلب براری کی ... کیوں کیا میرا اندازہ صحیح ہے؟"

ہیکرٹ کے سینہ میں غصّہ اور جوش کا طوفان برپا تھا۔ جی چاہتا تھا۔ کہ اس نابنجار کو جو لاعلمی میں اُس کی بہن کو ذلیل و خوار کر رہا تھا۔ اُٹھا کر فرش پر دے مارے۔ لیکن موقعہ و محل کا لحاظ کر کے اُس نے مُشکل سے ضبط کیا۔ زیادہ تر اسلئے کہ اُس سے جاننا کوئی خاص راز اس معاملہ کی تہ میں ایسا ہے۔ جس کا حال مجھ کو معلوم نہیں۔ اور جس کی حقیقت اسی طرح جانی جا سکتی ہے۔ کہ اپنے غصّہ اور جوش کو جہاں تک ممکن ہو دبا رکھوں۔

"کہئے چلو" آخرکار اُس نے کہا "کسیطرح سمجھ لو"

"بہر حال اتنا معلوم ہوگیا کہ وہ کوئی اونچے اخلاق کی عورت نہ تھی۔ اگرچہ میں پھر بھی کہوں گا کہ وہ باحیثیت ضرور تھی۔ ہاں تو میں جو سوال پوچھنا چاہتا ہُوں یہ ہے۔ وہ اب بھی آپ سے ملتی ہے۔ کیا آپ پر اُس کے حقوق ہیں۔ کیا اسوقت تک آپ اُسے چاہتے ہیں"

" بالفرض اس کا جواب ہاں تو پھر؟" ہیکرٹ نے پُوچھا۔

"ایسا ہو تو پھر میں اپنا مُنہ بند رکھوں گا اور اس ذکر کو یہیں ختم کر دوں گا۔"

" اور صورت ثانی میں؟" ہارڈرس نے دھڑکتے ہُوئے دِل سے کہا "یعنی اگر میرا جواب یہ ہو کہ مجھے اُس کی بالکل پروا نہیں۔ اور جو اندازہ تم نے قائم کیا بالکل صحیح ہے یعنی میں اُس کی ذات سے کوئی دلچسپی نہیں لیتا۔ اور اس تین ماہ کے عرصہ میں اس نہ بھولنے والی رات کے بعد پھر میری اُس عورت سے مُلاقات نہیں ہوئی؟"

"آہ اگر درحقیقت ایسا ہے۔ تو پھر کوئی بات نہیں" ہیلرنے جلدی سے کہا۔ "پھر میں سب حال آپ سے بیان کرنیکو تیار ہوں۔"

"بس تو ایسا ہی سمجھ لیجیے" ہارڈرس نے کہا۔ اور گو اُس نے ظاہرا مُسکرانے کی کوشش کی۔ تاہم جیسا ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ اُس کے سینے میں رنج وغم کی آگ سی بھڑکی ہوئی تھی۔ "اور اب فرمائیے وہ کونسے حالات ہیں۔ جنکو بیان کرتے ہوئے آپ ہچکچا گئے"!

"میرے دوست اِس رات کے واقعات نے انجام کار ایسی صُورت اختیار کی" ایبٹ ڈربو نے جوابدیا۔ "جو مضحکہ انگیز ہونے ہوتے غایت درجہ خوشگوار تھی۔ یہ تو میرے خیال میں آپکو یاد ہی ہوگا۔ کہ ہم کسطرح ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے تھے"!

"تمہیں مجھکو اور نام نہاد مسٹر گڈول فن کو جلد جلد رخصت ہونے کی تاکید کی۔ اور ہم دونوں مختلف رستوں پر چلنے لگے۔ مگر تقدیر کو کچھ اور منظور تھا۔ اس کے تھوڑی دیر ہی بعد ہم پھر ایک دوسرے سے مل گئے"!

"آہ مجھے معلوم نہ تھا!" ہیکیرٹ نے کہا۔ "لیکن یہ ملاقات۔۔ غالباً اُس وقت نہ ہوئی ہوگی"!

"آپ اِس رات کا ذکر کر رہے ہیں۔ ہم پر اُس گھوڑے کے اندر اندر جو کچھ گذر رہی تھی۔ اور اُس مقام سے جہاں ڈویل لڑا گیا تھا۔ تھوڑے ہی فاصلہ پر مل گئے۔ مگر آپکو یہ حالات پہلے سے معلوم نہیں"!

"لو بھلا مجھے کیونکر معلوم ہوسکتے ہیں" ہیکیرٹ نے بدستور لاپرواہی ظاہر کرکے کہا۔ "کیا میں بیان نہیں کر چکا۔ کہ اُس عورت سے میری ملاقات اُس رات کے بعد آجتک نہیں ہوئی۔۔۔ ہاں تو اُس کے بعد کیا ہوا!" اُس نے رُکتے ہوئے پُوچھا۔

"میں نے دیکھا کہ وہ بدحواسی کے عالم میں ایک باڑ کے ساتھ لگی کھڑی ہے۔ معلوم ہوتا تھا ڈویل کے واقعہ نے اُس کے دل پر بہت گہرا اثر کیا ہے"!

"آہ اب میری سمجھ میں آگیا۔ غالباً اُس نے اپنی سہمی ہوئی حالت میں آپسے بیان کردیا

کہ میں عورت ہوں۔ یا شائد وہ تمہارے بازوؤں میں گر کر غش کر گئی۔ کیوں کیا اسطرح ہوا تھا ؟"

"جی بالکل نہیں" ہیلر نے قطع کلام کر کے کہا "میں اسوقت تک اسکو مسٹر گڈول فن ہی سمجھے ہوئے تھا۔ گو اتنا ضرور میرا خیال تھا کہ وہ کوئی ناتجربہ کار بزدل نوجوان ہے۔ جسے اسطرح کے معاملات میں شریک نہ کرنا چاہیئے تھا۔ خیر میں اُسے اپنے ساتھ ایک مکان پر لیگیا۔ جو قریب ہی واقع تھا۔ اس گھر کے رہنے والے مجھکو جانتے تھے ... یا صاف ہی کہو۔ میری ایک آشنا وہاں رہتی تھی!

"اور تم نے اُسکا تعارف اُس سے کرادیا۔ جس کے بعد قدرتی طور پر بات ظاہر ہو گئی"

"ٹھہرو میرے دوست۔ اسقدر بیتاب نہ ہو۔ تم بہت جلد جلد نتیجہ نکالنے چاہتے ہو۔" ہیلر نے کہا: "بیشک میں نے اُنکا تعارف کرادیا۔ لیکن اُسوقت تک بھی میرا یہ خیال تھا کہ مسٹر گڈول فن درحقیقت مرد ہے۔ میں اِس راز سے کہ مردانہ بھیس میں کوئی عورت ہے۔ ہرگز واقف نہ ہوتا۔ مگر اتفاق ایسا پیش آیا۔ کہ گھر میں رات بسر کرنیکو صرف ایک کمرہ خالی تھا۔ اور ... اور اسکے بعد جو کچھ ہوا۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں ..."

"نہیں بالکل نہیں" ہیکرٹ نے گلوگرفتہ آواز سے کہا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اگر اُس موقع پر ہیلر آتشدان میں آگ کو ٹھیک کرنے میں مصروف نہ ہوتا۔ تو وہ اپنے دوست کے بگڑتے ہوئے چہرہ کو دیکھکر ضرور ہیبت زدہ ہو جاتا۔"

"واہ کیا اب بھی نہیں سمجھے ؟" اُس نے قہقہہ مار کر کہا "تعجب ہے تم دنیا دار ہو کر ایک سیدھی اور صاف بات تمہارے ذہن میں نہیں آتی۔ اس تنہائی اور یکجائی کا انجام وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی اُسکا بھید چھپا رہنا غیر ممکن ہو گیا۔ اور کمرہ کی خلوت میں پہلی مرتبہ یہ بات مجھ پر ظاہر ہوئی۔ کہ تمہارا نام نہاد گڈول فن ایک خوبصورت نازنین ہے"

"اچھا پھر اس کے بعد کیا ہوا" ہارڈریس نے مری ہوئی آواز سے پوچھا "لیکن تم سارا حال مختصر بیان کرو۔ میں کچھ نہ کہوں گا"

"اب میں اسکے آگے کیا کہوں؟" ہیلڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر تم ایسے کند ذہن ہو کر ایک کھلی ہوئی واضح بات نہیں سمجھ سکتے۔ تو میرے خیال میں اسیقدر بیان کرنا باقی رہا ہے کہ میرا دل کلفورڈ کی موت کے واقعہ سے بیحد اداس تھا۔ اس دریافت پر غایت درجہ مسرور ہوا۔ مجھکو سامان راحت درکار تھا۔ سو وہ خدا نے پیدا کر دیا۔"

"میں سمجھا،" ہارڈرس نے مجبوری کا قہقہہ مار کر کہا۔ "قسمت نے اس عورت کو تمہاری راہ میں ڈالا تھا۔ تم نے اس کی بےبسی سے خوب فائدہ اٹھایا۔"

"اور کیا تم ہوتے تو نہ اٹھاتے۔" اس نے مزاحمت تو بہت کی۔ مگر میں جانتا تھا کہ یہ سب شرم و حجاب دکھانے کی چیز ہے۔ ورنہ جو عورت مردانہ بھیس میں رات کو اس طرح کے واقعات میں حصہ لینے کو آمادہ ہو سکتی ہے۔ وہ کچھ اچھے چال چلن کی نہ ہوگی۔ مگر ہاں ایک بات کا بیشک مجھکو تعجب رہا۔ اور میں پیشتر اس کا ذکر کرنا بھی بھول گیا۔"

"یعنی کیا؟" ہارڈرس نے رکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کہکر اس سے اگلی صبح اس عورت نے جس کا ذکر ہے۔ ۔ ۔ میرے کہنے کا مطلب اسی نام نہاد مسٹر گڈول فن نے ایک رقعہ میری داشتہ لزٹیا کے ہاتھ آپکی بیوی کے نام بھیجا۔ اسوقت میں نے سوچا تھا کہ جب آپ اس عورت کا مردانہ بھیس میں مسٹر گڈول فن کا پارٹ ادا کرنیکو تیار کر رہے تھے۔ تو مقابلہ کیلئے روانہ ہونیسے پیشتر غالباً اس کا تعارف مسٹر ہارڈرس سے کرا دیا ہوگا۔"

"ہاں میرے خیال میں اسیطرح ہوا تھا۔ لیکن فی الحال اچھی طرح یاد نہیں۔" ہیکر ٹرینے لکنت آمیز لہجہ میں کہا۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس وقت اس کے سینے میں غصہ اور بیتابی کا طوفان عظیم پیدا تھا۔ "آپ جانتے اس طرح کے حالات میں آدمی سے نادانستہ کئی عجیب حرکات سرزد ہو جاتی ہیں۔ مگر فی الحال میں رخصت ہوتا ہوں۔ مجھکو لوٹن میں

تھوڑا کام ہے۔ مگر میں اُمید کرتا ہوں کہ ہم رات کو دوبارہ ملیں گے "

"اِس وعدہ کیلئے شکریہ " ہیلر نے جسے قطعاً معلوم نہ تھا۔ کہ دانستہ کتنی پریشانی اور ذہنی تکلیف اُس نے اپنے دوست کیلئے پیدا کردی۔ جواب دیا " میرا اِس شہر میں کوئی یا شنا نہیں۔ آپ کی صحبت میں وقت نکل جائیگا۔ نہیں تو بیکار بیٹھے بیٹھے جی کو وحشت ہوگی "

باب ۔ ۱۱

نوکر

جس وقت ان میں یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ اینڈریو سہلیر کا شریف صورت ملازم اپنے نوجوان آقا کا اسباب اسکے کمرہ میں رکھوانیکی فکر کر رہا تھا۔ اس مطلب کیلئے وہ برآمدہ سے گذر رہا تھا کہ ناگاہ اسے کمرہ کے اندر سے کوئی عورت باہر نکلتی دکھائی دی۔ وہ جلدی سے رستہ چھوڑ کر ایکطرف کو ہٹ گیا۔ جب وہ خاتون اس کے پاس سے گذری۔ تو وہ اس کی صورت دیکھکر متعجب ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ تھوڑی دیر وہ غور بین نظروں سے اسکی ہٹتی ہوئی صورت کو دیکھتا رہا۔ پھر یہ معلوم کرکے کہ اس کے خط و خال پہچانے ہوئے ہیں۔ اس کے چہرہ کے آثار میں حیرت انگیز تبدیلی ہوئی۔ لیکن وہ خاتون اس بات سے لاعلم رہی کہ کسی نے بغور اس کو دیکھا یا پہچانا ہے۔ اس نے محض ایک سرسری نظر اس آدمی کیطرف ڈالی۔ پھر اپنی راہ پر چلی گئی۔ حقیقت میں یہ وہی خاتون تھی۔ جسکا ذکر تھوڑی دیر پہلے اینڈریو سہلیر اور ہیکٹر ہارڈرس کے درمیان زیر بحث تھا۔ سیڑھیوں سے اُتر کر وہ کمرہ نشست کی طرف چلی جا رہی تھی۔ کہ رستہ میں ہیکٹر ہارڈرس سامنے سے آتا ہوا ملا۔ جو حالت جوش و اضطراب میں دو دو تین تین سیڑھیوں پر ایکدم چڑھتا چلا آتا تھا۔

"آہ جوزفائن!" اسنے بہن کو دیکھکر جلدی سے کہا۔ "اچھا ہوا تم مل گئیں۔ میں خصوصیت سے تمہیں کو ڈھونڈنے چلا تھا!"

"کیا ہے؟" خاتون کے منہ سے بے تابانہ نکلا۔ اسکے ساتھ ہی وہ بڑے زور سے چونکی چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی۔ اور وہ بے اختیاری میں لڑکھڑا کر ایک دو قدم پیچھے ہٹی؛

"یاں کونسا تمہارا کمرہ ہے۔ میں علیحدگی میں کچھ باتیں کیا چاہتا ہوں۔ اور میری خواہش ہے کہ اس گفتگو کے دوران میں سیسیلی پاس نہ ہو۔"

بدنصیب جوزفائن نے سہمی ہوئی نظروں سے بھائی کیطرف دیکھا۔ پھر اس کے خوشنما چہرہ پر رنج والم اور یاس وحسرت کے آثار نمایاں ہوگئے۔ مجبوری کی حالت میں وہ آگے آگے چلتی ہیکٹر کو اپنے کمرے کیطرف لے گئی۔"

لیکن نہیں معلوم ایڈریو ہیلر کے شریف صورت نوکر سینرریو کو جوزفائن کی ذات سے کوئی دلچسپی تھی۔ یا محض رفع استعجاب منظور تھا۔ بہرحال وہ ایک علیحدہ مقام پر کھڑا یہ سب کچھ غور کیساتھ دیکھتا رہا۔ اور جب ہیکٹر اور جوزفائن کمرہ میں داخل ہوگئے۔ سینرریو دبے پاؤں دیوار کیساتھ ساتھ چلکر بند دروازہ کے پاس کھڑا ہوگیا۔ اور کنجی کے سوراخ کے ساتھ کان لگا کر یہ معلوم کرنیکی کوشش کرنے لگا۔ کہ دونوں میں کیا باتیں ہوتی ہیں؟"

لیکن ہم اسکو یہیں چھوڑ کر یہ معلوم کرتے ہیں کہ کمرہ کے اندر بہن بھائی کے درمیان کیا گفتگو ہوئی۔ دروازہ بند کرتے ہی ہیکٹر تندی کے عالم میں جوزفائن کیطرف مڑا اور اس طرح کے لہجہ میں جس سے پولیس کے آدمی ملزم کو دھمکاتے ہیں۔ کہنے لگا "ناخوش لڑکی کیا تو سچ مچ بچہ کی ماں بننے والی ہے۔"

ان لفظوں کو سنکر جوزفائن کے چہرے کی رنگت فق ہوگئی۔ ضعف جانی سے ایک صوفہ پر گر پڑی۔ اور ایک لفظ تک منہ سے کہے بغیر مظلوم نظروں سے بھائی کیطرف دیکھنے لگی۔ "معلوم ہوگیا کہ میری معلومات غلط نہیں۔" ہیکٹر نے تقریر جاری رکھکر کہا۔ "لیکن خیر ابھی کچھ بگڑا نہیں۔ ہمیں امید کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ میرے خیال میں ایسا انتظام کیا جاسکے گا۔ جس سے تمہاری شادی اس بچہ کے باپ کے ساتھ ہی ہوجائے۔ جو تمہارے شکم میں ہے۔"

"آہ!" جوزفائن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اس کے بعد وہ تعجب آمیز نظروں سے دیکھنے

ہوئے بولی "مگر بھائی تمہیں یہ سب حال کیونکر معلوم ہوا ہے"

"جوزفائن پہلے بتا۔ کیا اینڈریو ہیل ہی وہ شخص ہے جو تم سے شادی کرکے تمہیں بے عزتی کے داغ سے بچا سکتا ہے"

"بیشک وہی" آنریبل مس ہارڈوکن نے تسلیم کیا "اور اب معلوم ہو گیا کہ تم سب حال سے واقف ہو۔ مگر... کیونکر تمہیں ان باتوں کا علم ہوا"

"اینڈریو ہیل یہاں آ گیا ہوا ہے اور ابھی ہوٹل کے اندر موجود ہے" ہیکٹر نے جواب دیا۔

"ذرا سی دیر پہلے میں اس سے باتیں کر رہا تھا۔ مگر جوزفائن یہ بتا۔ کیا ایک رات اس نوجوان کے سامنے تم نے ... کوئی خط ... کے نام بھی لکھا تھا"

"ہاں ایک رقعہ میں نے اسے بھیجا اور اس میں تحریر کیا تھا کہ میں نے ایک رات ہوٹل میں گذاری ہے کیونکہ ڈوویل کی نرس ... بہت بیمار ہو گئی تھی۔ تم نے اُن سے یہی کہنا کہ میں تمہارے پاس رات کو سوئی تھی" ... اس نے اس موقعہ پر ... کیسے حالات واقعی بیان کیے تھے۔

"مگر جوزفائن کیا یہ سچ ہے کہ ہمسایہ کو اصلی حالات کا بالکل علم نہ ہوا تھا" "قطعاً ... نہ کر سکی کہ تم نے یہ رات کن حالات میں گزاری"

"یہی میرا خیال ہے ... ناممکن تھا کہ میں سب حال اُس سے بیان کرتی مگر تم بتاؤ کیا ... اس طرح کا شبہ پیدا ہو گیا ہے"

"ہاں وہ جانتی ہے ... اور اب لازمی طور پر سارا حال اس سے بیان کرنا پڑیگا"

"ہیکٹر یہ تم کیا کہتے ہو۔ سارا حال" جوزفائن نے چیخ مار کر کہا "کیا تم اسکو بتانا چاہتے ہو کہ جب ڈوویل کے مقابلہ میں تھیوڈور کلفورڈ تمہاری گولی سے بچ گیا۔ تو میں نے ہی اس کو اپنی

گولی کا نشانہ بنایا تھا. کیا تم یہ سب باتیں سیلی سے بیان کرنا چاہتے ہو. کہ تم نے ایک پستول مجھے دے رکھا تھا. جسے میں اپنے کوٹ کے نیچے چھپا کر لیگئی. اور اسی کے ذریعہ سے ہیوٹو ورکو ہلاک کیا!" اس کے بعد کراہتے ہوئے اُس نے کہا "خداوندا کیا کیا مصیبتیں دیکھنی میری قسمت میں لکھی ہیں. بھائی شائد تمکو معلوم نہ ہو. مگر ہیلر نے اُسی رات مجھ سے کہا تھا. کہ میں نے کسی تیسرے پستول کی آواز بھی سُنی تھی."

"چپ. جوزفائن خاموش!" ہیکٹر نے بے صبری سے کہا. کیونکہ اُسکی بہن کا جوش اُس رات کے واقعات کی یاد تازہ ہونیسے جنہیں اُسنے اسقدر نمایاں اور خطرناک حد بنایا تھا. بہر لحظہ بڑھتا جا رہا تھا.

"آہ بیشک مجھکو احتیاط کرنا واجب ہے!" نازنین نے سہمی ہوئی نظروں سے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا. "مثل مشہور ہے کہ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں. اور اِس بھیانک جُرم کا راز تو کسی حال میں افشا نہ ہونا چاہیئے!"

"جوزفائن اپنی بیتابی کو روک کر جو میں کہنا چاہتا ہوں غور سے سُن!" ہیکٹر ہارڈرس نے سمجھایا. "یہ ضروری نہیں کہ سیلی کو اس ہیبتناک راز سے بھی آگاہ کیا جائے. جسکی طرف تمنے ابھی اشارہ کیا ہے نہیں اُس کا حال ہمارے سینوں میں مخفی رہیگا. بلکہ میں تو یہاں تک تجھ سے کہتا ہوں کہ جب تیری شادی ہیلر کیساتھ ہو جائے. جسکا انتظام لازمی طور پر کرنا پڑیگا تو یہ بھید اُس پر بھی ظاہر نہ کیجیو. بہر حال میں جو بات اس وقت کہنا چاہتا تھا. یہ ہے کہ سیلی کو ان حالات سے آگاہ کر دینا ضروری ہے. جو اِس رات سے تعلق رکھتے ہیں. جو تمنے ہیلر کیساتھ علیحدگی میں گذاری تھی. کیونکہ جیسا میں نے کہا ہے. تمہاری شادی ہیلر کے ساتھ ضرور کرنی پڑیگی. اور اس کام میں سب سے زیادہ سیلی کی مدد درکار ہوگی. میرے خیال میں یہ شادی کچھ ایسی بُری بھی نہ ہوگی کیونکہ ہیلر کافی مالدار ہے. اس کا چچا جو مر گیا. قریباً آٹھ ہزار سالانہ کی آمدنی اُس کیلئے چھوڑ گیا ہے. اور گو یہ بڑی عجیب بات ہوگی. کہ تم شادی سے چھ

ماہ بعد بچے کی ماں ہو۔ تاہم ....."

"افسوس میری تقدیر پھوٹ گئی" جوزفائن نے تلخ لہجہ میں کہا۔ "میری قسمت میں شاید یہی لکھا تھا کہ میری زندگانی شرم و گناہ اور ذلت کے ساتھ بسر ہو۔ مگر بھائی کیا تم خیال کرتے ہو، کہ اس نہ بھولنے والی رات کو جب بد نصیب مقتول کی تڑپتی ہوئی روح میری آنکھوں کے سامنے پھر رہی تھی، میں اپنی خوشی سے اس نوجوان کیساتھ گنہگار ہوئی۔ نہیں میں ایسی گئی گزری آوارہ عورت نہیں ہوں۔ مگر حالات نے مجھکو بے بس کر دیا۔ میں اس کے رحم پر تھی۔ میں نے بیحد منتیں اور التجائیں کیں، اور بار بار اس سے کہا کہ ایک بے بس عورت سے درگذر اور فیاضی کا سلوک کرو۔ لیکن وہ میری باتیں سن سن کر ہنستا اور مذاق اڑاتا تھا۔ چونکہ پولیس کے آدمی گھر کے اندر موجود تھے۔ اور ان میں سے ایک وہیں سکونت رکھتا یا شاید مہمان آیا ہوا تھا۔ اسلئے میں شور بھی نہ مچا سکی۔ میری نظروں کے سامنے اس جرم کی وجہ سے جو مجھ سے سرزد ہوا تھا پھانسی کی تصویر پھر رہی تھی۔ جس سے میری زبان بے اختیار بند ہو گئی۔"

"بس کر جوزفائن اس تفصیل سے کیا حاصل" ہیکٹر نے قطع کلام کر کے کہا۔ "مگر ہاں یہ تو بتا کیا ہیلر نے اس موقعہ پر جبر سے کام لیا تھا۔"

"ہائے پھر وہی شرمناک سوالات" جوزفائن نے غصہ میں بھر کر کہا۔ "کیا میں بیان نہیں کر چکی کہ میں اتنی پست اخلاق کی عورت نہ تھی مگر اسلحہ کے ہتھیار کے خوف کے بعد اس گناہ پر آمادہ ہوئی۔"

"خیر میں سمجھ گیا" ہارڈرس نے مشکل سے اپنے تیور قابو پا کر کہا۔ "اور اب لازم ہے یا کہ ایڈورڈ ہیلر کو تم سے شادی کر لینے پر مجبور کیا جائے مگر یہ کام احتیاط اور حکمت عملی سے کرنا ہوگا۔ کل صبح میں اور ہیلسی عازم انگلستان ہونگے اور ہیلر ہمارے ساتھ جائیگا۔ تم فی الحال یہیں ٹھہرنا۔ اور اس سے اگلے روز آجانا۔ باقی سب انتظام میں کر لوں گا۔"

اس سلسلہ میں تھوڑی سی گفتگو اور ہوئی جسکا حال اسجگہ محتاج تفصیل نہیں۔ اسکے بعد جونہی آواز

سُنائی دینی بند ہوئیں۔ سیزر جو دروازہ کے ساتھ لگا ہوا سب کچھ سُن رہا تھا جلدی سے پیچھے ہٹکر دبے پاؤں رُخصت ہو گیا۔ جب ہیکٹر باہر نکلا تو وہ آس پاس کہیں موجود نہ تھا۔

کمرہ سے نکلکر ہیکٹر ہارڈرس سیدھا بیوی کے پاس آیا جسکو اسنے بتایا کہ جوزفائن کی حالت واقعی وہ ہے جو تو نے سمجھی تھی۔ اور یہ کہ ہیلن نے اسکو گنہگار بنایا ہے۔ اسکے بعد [illegible] انتظامات سمجھاتے ہوئے اُسنے کہا "میں عنقریب ہیلن کو تیرے پاس لے آؤنگا۔ اس سے تو دریافت کرنے جہاں تک ممکن ہو۔ اخلاق سے پیش آنا اور یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ جوزفائن آجکل موجود ہے۔ اگر کسی ذریعہ سے اسکو اسکی موجودگی کا علم ہی ہو گیا تو ہم کہہ دینگے وہ بیمار ہے اور فی الحال اپنے کمرہ سے باہر نہیں آ سکتی۔ میں چاہتا ہوں لندن میں ہی انکی ملاقات ہو۔ کیونکہ یہاں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ بالفرض اسکو دھمکایا تو وہ دب تو کیا سکتا ہے اُلٹا مُنہ چڑائیگا۔ اور عین ممکن ہے۔ فرانسیسی حکام کی مدد حاصل کر کے ہمیں کچھ نیچا دکھا دے۔"

اسطرح میاں بیوی میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ جبتک کہ سب باتیں طے نہ ہو گئیں۔ کھانے کے بعد انہوں نے ایک دفعہ پھر [illegible] ہیلن کو بلوایا۔ جو فوراً آگیا۔ ہیکٹر نے اسکا تعارف مسیلی سے کرایا اور کہا [illegible] کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کل لندن چلیں۔ وہ آمادہ ہو گیا کیونکہ مسیلی کا تعارف بہت میٹھا تھا۔ [illegible] تو داخل مجرم ہو گیا سمجھا تھا کہ آزیبل ہیکٹر ہارڈرس کے ساتھ سفر کرنیکا موقعہ ملا۔

قصہ مختصر اس کے دوسرے دن ایڈورڈ ہیلن اور مسٹر و مسز ہارڈرس تینوں جہاز پر سوار ہو کر عازم لندن ہوئے۔ فوک سٹون کے بندرگاہ میں [illegible] جوزفائن بولون ہی میں رہی۔ ہیلن [illegible] کرنا تھا اور ہیکٹر اور مسیلی سیدھا واٹرلو پہنچے۔ جہاں [illegible] اُس کے دوسرے دن ہیکٹر [illegible] تو دلمیں کہہ رہا تھا "بس اب عمل کا موقعہ آگیا۔"

باب ۱۲

وکیل صاحب

مسٹر ہیلز ہوٹل کے ایک کمرے میں اطمینان کے ساتھ بیٹھا تھا۔ خوشنما فرانسیسی گون پہن رکھی تھی۔ اور ایک آرام کرسی پر حالت کسل میں لیٹا ہوا سہ پہر کے دو بجے کے قریب پائپ پینے میں مشغول تھا۔ جب ہیکٹر ہارڈرس کمرہ کے اندر جانے لگا۔ تو اسے ہیلز کا نوکر نظر آیا۔ جو کھڑکی کے پاس کھڑا باہر کیطرف دیکھ رہا تھا۔ تنا مد لپنے گہرے انہماک کے باعث نوکر نے ملاقاتی کو نہ دیکھا۔

"کیا تمہارے آقا اندر ہیں؟" ہیکٹر نے اطالوی زبان میں پوچھا۔ کیونکہ وہ بالکل نہ جانتا تھا۔ کہ نوکر انگریزی جانتا ہے یا نہیں۔

سیزرنو نے مڑ کر دیکھا۔ تو بڑے زور سے چونکا۔ ساتھ ہی اس کے چہرہ پر عجیب طرح کی تبدیلی پیدا ہوئی۔ لیکن ہیکٹر نے اس کو معمولی بات سمجھکر نظر انداز کردیا۔

"جی ہاں!" آخرمیں اس نے دروازہ کھولکر کہا۔ "مالک آج فارغ ہیں ہیں۔"

اسکے ساتھ ہی آواز دی۔ "آنریبل مسٹر ہارڈرس تشریف لائے ہیں۔"

"آہ میرے عزیز دوست!" ہیلز نے کہا۔ "آپکے آنیسے بڑی مسرت ہوئی تشریف رکھیئے۔"

"پھر بتاؤ۔ مجھے آپ سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔" ہیکٹر نے نوجوان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں آپ رات کا کھانا میرے ساتھ کھائیں۔" ہیلز نے جوابدیا۔ "بہتر ہوگا۔"

تھوڑی دیر کیلئے گھومنے باہر چلیں۔ چھ بجے واپس آجائینگے۔ کیا منظور ہے؟"

"مجھے سب منظور ہے" ہارڈرس نے جواب دیا "اور میں آپکی تجویز میں اسکے سوا کوئی ترمیم کرنا نہیں چاہتا۔ کہ چہل قدمی کا خیال چھوڑ دیجیئے۔ مجھے آپکو اپنے ہمراہ اپنے وکیل کے پاس لیجانا ہے"

"آہ یاد آگیا" اینڈریو ہیلز نے جلدی سے کہا "میرا اپنا وکیل بھی تو آپسے ملاقات کرنا چاہتا ہے"

"اس صورت میں بہتر ہوگا کہ ہم کھانے سے پیشتر اپنے دونوں کے پاس ہو آئیں" ہارڈرس نے جواب دیا "امید ہے چھ بجے تک فراغت ہو جائیگی"

اسکے بعد ہوٹل کے نوکر کو طلب کرکے تاکید کر دی گئی کہ کھانا چھ بجے تیار ہو۔ پھر سیزر لیو کو مخاطب کرکے ہیلز نے کہا "میں اپنے دوست مسٹر ہارڈرس کے ساتھ باہر جاتا ہوں۔ چھ بجے ہر ایک چیز تیار رہے۔ ہم اسوقت آکر کھائیں گے"

سیزر لیو نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور انداز تامل سے آہستہ آہستہ کمرہ سے رخصت ہو گیا اس کے چلے جانے پر ہیکر نے ہیلز سے مخاطب ہو کر کہا "یہ نوکر عجیب طرح کا آدمی ہے۔ میں تو اسکے طریقوں کو دیکھکر بہت متعجب ہوتا ہوں۔ کیونکہ وہ ادب و تمیز بھی نہیں جانتا۔"

ہیلز کے چہرہ پر ذراسی دیر کیلئے سرخی پیدا ہو گئی مگر اس نے جلدی سے کہا "آہ شاید اس سے سہو ہو گیا۔ بہرحال اتنا میں کہہ سکتا ہوں کہ آدمی فطرتاً برا نہیں اور مجھ سے گہری عقیدت رکھتا ہے" ۲

اسکے بعد جب دونوں دوست ایک کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو گئے تو ہارڈرس نے کہا "سب سے پہلے میں آپکے وکیل کے پاس ہو آنا چاہتا ہوں" امر واقعہ یہ ہے کہ وہ اس بارے میں نہایت مضطرب اور بے چین تھا۔ کہ وکیل مذکور اس سے کیا کہنا چاہتا ہے۔

شہر میں گاڑی بان کو ہدایات دیگئیں۔ اور گاڑی چلنے لگی۔ مسٹر ہیلز کے وکیل مسٹر لومین کا دفتر بلو مسبری سکوئر میں واقع تھا۔ اسجگہ پہنچکر گاڑی ٹھہر گئی۔ اور ایک محرر دونوں کو اس

اندرونی کمرہ میں لیگیا جہیں مسٹر بومین بیٹھا کرتا تھا۔

"مسٹر ہارڈرس آچھا ہوا آپ آگئے" آخرالذکر نے تعارف کے بعد کہا "معاملہ بڑا ناخوشگوار ہے۔ اور ہمکو سبھی طرح کے حالات کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ اپنے موکل مسٹر ہیلرٹ سے معافی چاہتے ہوئے میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ وہ ابھی محض بچہ ہے۔ اُس کی عمر بیس سال سے بھی کم ہے۔ اِس لحاظ سے اُسکو نابالغ کہنا چاہیئے۔ اور گو میں صحیح معنوں میں اسکا سرپرست نہیں ہوں۔ تاہم اسکے متوفی چچا چونکہ میرے بہت گہرے دوست تھے۔ اِس لئے.... "

"مسٹر بومین" ہارڈس نے جسے وکیل کی لمبی تقریر سے بڑی آزردگی اور پریشانی ہوئی تھی۔ مصلحت کے خیال سے نرم لہجہ میں کہا۔ "مجھے خود اِس بات کا رنج ہے کہ آپکے موکل کو جو میرا عزیز دوست ہے، ایک اس طرح کی اُلجھن میں مبتلا ہونا پڑا"۔

"خیر صاحب قصور آپکا نہیں" بومین نے جلدی سے کہا "مسٹر کلوورڈ کی غلطی تھی، جس نے اینڈریو کو اپنے ساتھ لیا۔ بہرحال اب آپ دونوں کا فرض ہے کہ مقدمہ کی سماعت پر جو بات ہو سکے کم وکاست ظاہر کر کے اراکین جیوری کو اِس بات کا یقین دلادیں۔ کہ ڈویل کے موقعہ پر ہر ایک کام باضابطہ کیا گیا تھا۔ اور فریقین کے نائب نیز ایک ڈاکٹر موقعہ پر موجود تھا۔"

"آپکا فرمانا درست ہے" ہیکر نے سر ہلاتے ہوئے تسلیم کیا "میں خود اِسبارے میں آپکا ہم خیال ہوں۔ تاہم یہ فرمائیے کیا کوئی طریقہ ایسا ہے جس میں آپکو مدد دے سکوں"۔

"ٹھہرئے"۔ وکیل نے قطع کلام کر کے کہا "سب سے پہلی بات جو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے "کیا آپکے نائب مسٹر گڈول عین حاضر عدالت ہوں گے"۔

ہیلر کیلئے ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ ایکطرف مُنہ کر کے کھانسنے لگا۔ ہیکر کے چہرہ کی رنگت آن واحد کیلئے سُرخ ہو گئی۔ مگر اُس نے ضبط کر کے کہا "مسٹر بومین میرے

خیال میں ایسا ہونا بہت دشوار بلکہ غیر ممکن ہوگا۔"

"حالانکہ مناسب یہی تھا"، وکیل نے جلدی سے کہا "کہ مقدمہ کی سماعت پر وہ سب آدمی موجود ہوتے جن کا براہ راست یا بالواسطہ ڈویل کے واقعہ سے تعلق تھا۔ پھر مسٹر گڈولفن تو آپکے نائب تھے۔ پس آپکا اپنا یہ فرض ہے کہ جسطرح ممکن ہو انکو ڈھونڈ کر حاضر عدالت کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ معاملہ بیجا طور پر پُراسرار سمجھا جائے گا۔ غالباً یہ تو آپنے سُن لیا ہوگا کہ جب آپ لوگوں کی ضمانتیں ہوئی تھیں۔ تو اسکو بھی حاضر عدالت کرنے کیلئے پولیس نے ایک وارنٹ گرفتاری حاصل کیا تھا۔ مگر اس کا کہیں پتہ نہ ملا۔ لندن میں جتنے اچھے کلب ہیں۔ نیز ویسٹ اینڈ کے بہترین ہوٹلوں اور فیشن کی آماجگاہوں میں سب جگہ اس کو تلاش کیا گیا۔ مگر افسوس اس کا پتہ نہ مل سکا۔"

"لیکن اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اس شہر میں نووارد نہ تھا۔" ہارڈرس نے جلدی سے کہا۔ اور سیلز پھر اپنی ہنسی چھپانے کھڑکی کیطرف چلا گیا۔

"دیکھئے صاحب میں ایسی کوئی بات کرنا نہیں چاہتا۔ جو مقدمہ میں آپکے خلاف ثابت ہو" مسٹر لیومین نے سنجیدگی سے کہا "کیونکہ ایسا کرنے سے میرے اپنے موکل مسٹر ہیلر کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ تاہم میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس آدمی سے آپکی اتنی بے تکلفی تھی۔ کہ آپنے ڈویل میں اس کو نائب بنایا۔ اسکو تلاش کرنا اور پولیس کو اسکا پتہ دینا آپکے لئے کیوں اتنا دقت طلب ہو رہا ہے۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اسکو عدالت میں پیش کرنے سے کسیطرح کا خطرہ اسکو پیش نہ آئیگا۔ البتہ اسکی موجودگی آپکے حق میں بہت فائدہ مند ثابت ہوگی۔ میری دلی آرزو یہ ہے کہ مقدمہ کی سماعت پر میرے نوجوان موکل نیز آپکو بے خطا قرار دیا جائے۔ اور یہ کام اس صورت میں بڑی آسانی ہوجاتا کہ مسٹر گڈولفن کو عدالت میں حاضر کیا جا سکتا۔"

ہارڈرس تھوڑی دیر چپ رہا۔ حیران تھا کہ اس بار بار کے اصرار کا کیا جواب دے۔ آخر کہنے

ہوئے کہنے لگا "میرے اپنے وکیل کی یہ رائے ہے کہ مسٹر گڈول فن کی حاضری چنداں ضروری نہیں۔ وہ اپنی مرضی سے حاضرِ عدالت ہوجاتا تو بہتر تھا، لیکن اگر وہ کسی وجہ سے پیش ہونا نہیں چاہتا"

"خیر صاحب مجھے اس کے متعلق اسقدر عرض کرنا ہے" مسٹر لوبین نے خشک لہجہ میں کہا "کہ غالباً آپکے وکیل نے آپکی دلجوئی کیلئے یہ بات کہی ہے۔ ورنہ قانونی نقطۂ خیال سے اُسکی اپنی رائے میری رائے سے مختلف نہیں ہوسکتی۔ بہرحال صاف لفظوں میں بتلایئے۔ اس شخص گڈول فن کو کسی طریقہ پر حاضرِ عدالت کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ مجھکو اس سوال کا سیدھا اور صاف میں جواب درکار ہے۔ اس کے بعد میں فیصلہ کرسکونگا کہ مقدمہ کی پیروی کس طریقہ پر کیجا سکتی ہے۔"

ہیلز ابتک دوسری طرف مُنہ پھیرے کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ اب وہ اپنے چہرہ پر حتی الوسع گہری سنجیدگی پیدا کرکے کہنے لگا "مسٹر لوبین جسقدر حالات مجھے مسٹر ہارڈرس کی زبانی معلوم ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ گڈول فن کو اس مقدمہ میں پیش کرنا غیر ممکن ہوگا۔ کیونکہ وہ انگلستان میں نہیں ہے۔ اور نہ معلوم وہ اس وقت کسی مقام پر ٹھہرا ہوا ہے۔"

"اچھا خیر جانے دیجئے" وکیل نے خشک لہجہ میں کہا "گر یہی آپ لوگوں کا جواب ہے تو میں زیادہ اصرار کرنا بیکار سمجھتا ہوں۔ میرے عزیز اینڈرلو جہاں تک ممکن ہوگا میں تمہاری صفائی کی کوشش کرونگا۔ اور اب آپ لوگ جانا چاہتے ہیں تو بیشک جایئے۔"

اس روکھی تقریر کے بعد ہارڈرس کیلئے کچھ اور کہنا غیر ممکن ہوگیا تھا۔ چنانچہ دونوں دوست اکٹھے وکیل کے کمرہ سے باہر نکلے۔ لیکن جب وہ گاڑی میں بیٹھ گئے اور گاڑی دوبارہ چلنے لگی تو ہیلز نے بڑے زور کا قہقہہ مارا۔

اِس پر دبے ہوئے غصہ کے آثار ہیکرٹ کے چہرے پر نمودار ہوئے۔ لیکن فوراً ہی اُنکی جگہ عجیب طرح کی شیطانی مسرت نے لیلی۔ بہرصورت ہیلز ان تبدیلیوں کو بالکل نہ دیکھ

سکا۔ وہ اسقدر زور سے ہنس رہا تھا کہ اُسکی توجہ ہارڈرس کے چہرے کیطرف نہ گئی۔

''عنقریب آپ دیکھیں گے'' ہارڈرس نے آخر کار کہا۔ ''کہ میرے وکیل کی رائے آپکے وکیل کی رائے سے بالکل مختلف ہے۔ اُسنے صاف صاف لفظوں میں مجھکو بتایا تھا کہ اس آدمی کو عدالت میں پیش کرنیکی کچھ بھی حاجت نہیں جسکا نام گڈول فن رکھا گیا تھا۔'' اسپر پھر ایک مرتبہ اینڈریوز نے زوردار قہقہہ لگایا۔ اور پھر وہی دبے ہوئے غصہ کے آثار ہارڈرس کے چہرہ پر نمودار ہوئے۔

تھوڑے عرصہ بعد گاڑی اس مکان کے دروازہ پر جاکر ٹھہر گئی جسمیں ہیکر کا وکیل رہتا تھا۔ لیکن اُس موقعہ پر جو گفتگو ہوئی۔ اُس کی تفصیل غیر ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ وکیل نے مسٹر گڈول فن کے بارے میں وہی رائے ظاہر کی۔ جو ہیکر نے بیان کی تھی۔ اور چونکہ اینڈریوز ہیلز کچے خیالات اور کمزوروں کا ناتجربہ کار نوجوان تھا۔ اور اس پر ہر نئی بات فوراً اثر پیدا کردیتی تھی۔ اسلیئے ہارڈرس کے وکیل کی باتیں سُنکر اُسکو اپنے وکیل کی گفتگو بھول گئی۔ اور اُس کا پوری طرح اطمینان ہوگیا۔

وہاں سے یہ دونوں رُخصت ہوکر ویسٹ اینڈ کے بڑے بڑے بازاروں کا چکر کاٹتے ہوئے اُس ہوٹل میں پہنچے۔ جسمیں ہیلز کا قیام تھا۔ ٹھیک چھ بجے کھانا میز پر لگایا گیا مگر اُس موقعہ پر سپیرز ریلیمیز کے پاس موجود نہ تھا۔ جسکی وجہ شاید یہ تھی۔ کہ اُس کا درجہ اسطرح کی خدمت گذاری سے بہت اونچا سمجھا گیا تھا۔ تاہم وہ پاس والے کمرہ میں موجود نہ رہا۔ اور دو تین مرتبہ کھانے کے کمرہ میں آکر اُسنے اِسطرح گشت لگائی۔ گویا تحقیق کرناچاہتا تھا۔ کہ اُس کے مالک کو کسیطرح کی ضرورت تو نہیں ہے۔

باب ۔ ۱۳

دامِ تزویر

کھانا ختم ہوا۔ اور فواکہات کی باری آئی۔ آخر جب ہوٹل کے نوکر رخصت ہو گئے، تو ہارڈرس نے اپنے آپ سے کہا: "اب وہ وقت آ گیا جسکا انتظار تھا۔ شراب پیتے ہوئے اس مضمون پر بہتر تبادلہ خیال کیا جا سکے گا۔ دو تین گلاس پینے کے بعد ہیلر کے مزاج میں ایسی تبدیلی ہو جائیگی۔ کہ میں اسکو باآسانی راہ راست پر لا سکوں گا۔"

اتنے میں سیزریو پھر کمرہ میں آیا۔ تو ہارڈرس نے آواز دبا کر ہیلر سے کہا: "آپکا یہ نوکر حد سے زیادہ خدمتگذار نظر آتا ہے۔ کیوں نہیں آپ اُسے کہدیتے کہ فی الحال اسکی خدمات درکار نہیں۔ اگر وہ دو تین گھنٹہ کیلئے کہیں جانا چاہے۔ تو جا سکتا ہے۔"

سیزریو تھوڑے فاصلہ پر ہارڈرس کیطرف پیٹھ کیے کھڑا تھا۔ ہیلر نے اُسکی طرف دیکھا۔ تو عجیب طرح کا تبسم اُسکے چہرے پر نمودار تھا۔ پھر اُس نے اطالوی زبان میں نوکر سے کہا: "سیزریو! فی الحال مجھکو تمہاری خدمات کی حاجت نہیں۔"

نوکر نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور آہستہ چلتا کمرہ سے رخصت ہو گیا۔

اُس کے جانے کے بعد ہارڈرس نے ہیلر سے کہا: "کیوں کیا بات ہے۔ آپ مسکراتے کیوں ہیں۔ کیا یہ شخص انگریزی سمجھتا ہے؟"

"مجھکو ٹھیک معلوم نہیں۔" ہیلر نے جواب دیا۔ "کم از کم میں نے کبھی اسے آزما کر نہیں دیکھا۔ چونکہ میں اطالوی بھی اسی روانی سے بول سکتا ہوں۔ جیسے انگریزی۔۔۔۔"

"میں سمجھا اسلئے آپ اس سے ہمیشہ اطالوی میں گفتگو کرتے رہتے ہیں!" ہارڈرس نے قطع کلام کرکے کہا۔ "خیر کوئی بات نہیں۔ لائیے گلاس پُر کریں!" چنانچہ گلاس پُر کرکے خالی کئے گئے اور تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ ہیلز یکایک کہنے لگا "خدا معلوم آج بڈھے بوٹین کو کیا ہوگیا۔ کیوں وہ نام نہاد مسٹر گڈول مین کی حاضری کے لئے اتنا اصرار کرتا تھا!"

"احمق ہے!" ہارڈرس نے جواب دیا۔ "ورنہ ایک شخص کی موجودگی یا عدم موجودگی ہمارے معاملات پر کیا اثر پیدا کر سکتی ہے.... ہاں مگر میں یہ پوچھنا بھول گیا۔ کیا آپ کے مالی معاملات اسی بوٹین کے ہاتھ میں ہیں!"

"ہاں ایک حد تک بیشک ہیں۔ مگر اس کو میری ذات پر کسی طرح کے اختیارات حاصل نہیں۔ دراصل اس کے میرے خاندان سے بہت پرانے تعلقات ہیں۔ اسلئے پہلے اس کا باپ ہمارا [illegible] تھا... مگر ہارڈرس صاحب، اگر وہ اس خاتون کا پتہ لگا پائے جس نے گڈول مین کا پارٹ ادا کیا تھا!"

"جانتے ہو اس کا نتیجہ میرے حق میں کتنا بُرا ثابت ہوگا!" یہ کہہ کر ہیلز نے چونکتے ہوئے کہا۔ "بوٹین کو آپکی ذرہ بھر پرواہ نہیں۔ وہ تو محض اتنا چاہتا ہے کہ مقدمہ کا فیصلہ میرے حق میں ہو جائے۔ میں اس کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ وہ عدالت پر روشن کیا چاہتا ہے۔ کہ میری نانی بدکاری سے ناجائز [illegible] تھا یا!"

"پھر اس قصہ کو چھوڑئیے۔ جو ہوا ہوگیا۔ اس گفتگو کو لمبا کرنے کی کیا ضرورت ہے" ہارڈرس نے بے صبری سے کہا!

"بہت اچھا آپ جو دوسرا مضمون شروع کرنا چاہتے ہیں۔ کریں!" ہیلز نے ایک گھونٹ شراب پیتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر کیلئے پھر خاموشی چھاگئی۔ اس کے دوبارہ گلاس بھرے گئے جبکہ ہارڈرس نے یکایک اصل مطلب کیطرف آتے ہوئے کہا۔ "ہیلر، میرے عزیز دوست تم واقعی میں خوش نصیب ہو۔ کہ آٹھ ہزار سالانہ کی آمدنی رکھتے ہو۔ اتنی بڑی دولت اور اپنی قبول صورتی کو دیکھتے ہوئے آپکو کسی اچھے گھرانے میں شادی کی فکر کرنی چاہیئے۔"

"دیکھا جائیگا۔ اسکے لئے ساری عمر پڑی ہے" اینڈریو نے لاپرواہی سے کہا۔ "اس کے باوجود اگر کہیں اچھا موقعہ مل گیا ۔۔۔"

"مجھ سے اگر پوچھو" ہارڈرس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "تو قدرت نے وہ سب چیزیں آدمی کی راحت مکمل بنانے کیلئے ضروری ہیں۔ تمکو عطا کی ہیں صرف ایک کسر باقی ہے۔ جو اگر پوری ہو جائے تو تم فیشن کے بلند ترین حلقوں میں بآسانی داخل ہو سکتے ہو۔"

"میں سمجھا نہیں کیا" ہیلر نے بے تابانہ پوچھا۔ کیونکہ ہارڈرس نے پہلے الفاظ ہی کے ذریعے اسکی فطرت کے کمزور پہلو کو چھیڑ دیا تھا۔ "خدارا اپنا مطلب واضح بیان کیجئے"

"میرے لفظوں کا مطلب واضح اور صاف ہے" ہارڈرس نے جواب دیا۔ "اگر تمہاری شادی کسی خطاب یافتہ اور قدیم گھر میں ہو جائے تو پھر اونچے حلقوں میں آمد و رفت سہل ہوگی۔ لیکن یاد رکھو وہ کسی خطاب یافتہ اور قدیم گھرانے کی لڑکی ہونی چاہیئے۔" ہارڈرس نے اپنے لفظوں پر زور دیکر کہا۔

"بیچارا کلفورڈ یہی الفاظ مجھ سے کہا کرتا تھا" ہیلر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "اسنے تو از راہ عنایت بعض اچھے گھروں سے میرا تعارف بھی کرا دیا تھا۔ اور اسکا خیال تھا کہ انسے میل جول رکھتے ہوئے میرے لئے حصول مقصد کا کوئی نہ کوئی ذریعہ نکل آئیگا۔

"اور یہ بالکل صحیح ہے" ہارڈرس نے کہا۔ "تمہاری حالت میں یہی ایک کمی باقی ہے۔ وہ رفع ہو جانی چاہیئے۔ اور میں اسکو رفع کرنے میں پوری مدد دونگا۔ کیا تم پسند کروگے کہ میں اس خاتون سے تمہارا تعارف کرا دوں جو ہر طرح تمہارے لائق ہے۔ یاد رکھو وہ ایک ایسی خاتون ہے

جو ہر لحاظ سے تمہاری بیوی بننے کے لائق ہوگی :"

" جانے دو ۔ کیوں مذاق کرتے ہو " ہیلنر نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" واللہ نہیں ۔ پوری سنجیدگی سے کہتا ہوں :"

" لیڈی کون ہے جس کا آپ ذکر کرتے ہیں " ہیلنر نے اب اور بھی زیادہ جوش میں بھر کر پوچھا ۔

" ایک امیرابن امیر کی بیٹی ۔ جسکے نام سے پہلے آنریبل کا لفظ لگا ہے ۔ انتہا درجہ کی خوبصورت اور مزیداری یہ کہ وہ پہلے سے تم پر مفتوں ہے :"

" بس بس رہنے دو " ہیلنر نے مایوسانہ کہا " اب مجھکو پورا یقین ہو گیا ۔ کہ تم مجھکو بناتے ہو "

" میں پھر کہتا ہوں ہمیں قطعاً مذاق نہیں ہے " ہارڈرس نے جوابدیا " ایڈرپو میرے عزیز ۔ تم یہ جانکر یقیناً خوش ہوگے کہ میں کسی دوسری عورت کا نہیں ۔ بلکہ اپنی بہن جوزفائن کا ذکر کر رہا ہوں "

ایڈریو کی آنکھیں مسرت سے چمکنے لگیں ۔ لیکن فوراً ہی اُس کے چہرے پر بے اعتباری کی جھلک پیدا ہوگئی ، اور اُسنے کہا " ہارڈرس اس تمسخر سے کیا حاصل ۔ میں نے آجتک اُس خاتون کو نہیں دیکھا ۔ نہ وہ میری صورت آشنا ۔ نہ میں اُس سے واقف ۔ ہمیں شک نہیں میں نے باوقات اُس کی تعریف سُنی ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ بیحد خوبصورت ہے ..."

" ٹھہرو میں پیشتر کہہ چکا ہوں کہ مذاق نہیں کرتا " ہیکٹر نے قطع کلام کر کے کہا " میری بہن نے تمکو اور تم نے اُسے دیکھا ہے ۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جو تعریف تم نے اُس کی سُنی ہے سرمو غلط نہیں ۔ اسکے بھائی کی حیثیت میں میں یہ بھی تم سے کہتا ہوں کہ وہ کل اوصاف ذہنی و جسمانی اپنے اندر رکھتی ہے اور ہر طرح تمہاری بیوی بننے کے لائق ہے "

ہیلنر نے انداز مسرت سے ہیکٹر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا ۔ پھر خوش ہو کر کہنے لگا

" دوست میں تہ دل سے تمہارا شکر گذار ہوں ۔ لیکن یہ بات ابتک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ میں نے آنریبل مس ہارڈرس کو کب اور کن حالات میں دیکھا تھا "

"سنو میرے عزیز۔ کئی پُر راز باتیں ہیں۔ جنکو عنقریب واضح کرنا پڑیگا۔ بہرحال تم شریف وعزت دار ہو۔ اور تم سے ناطہ جوڑ کر میرے دلکو سچی خوشی ہوگی۔ جوزفائن درحقیقت تم سے شادی کرنیکو آمادہ ہے۔ اور جب ایسا ہو گیا۔ تو اس کے بعد تمہارے لئے اونچے گھروں سے میل جول رکھنے کی صورت نکل آئیگی۔"

"پراسرار باتیں میں سمجھا نہیں۔ وہ کیا؟" ہیلر نے جس کے سر ور دماغ کو ہر ایک چیز ڈھندلی سی نظر آتی تھی۔ پریشانی کے لہجہ میں کہا۔ "کیوں نہیں آپ ہر ایک معاملہ کو واضح اور صاف بیان کرتے۔ غالباً کوئی بات ایسی ہے۔ جسے آپ مجھ سے چھپالتے ہیں۔"

"میرے خدا کیا تم ابتک نہیں سمجھے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔" ہیکڑ نے تیز نظروں سے دیکھکر پوچھا۔

"بالکل نہیں۔ میری سمجھ میں تو خاک نہیں آیا۔ ہاں آپکی باتیں سُن سُن کر میری حیرت بڑھتی جاتی ہے۔"

"کاش اس وقت جوزفائن کی تصویر میرے پاس ہوتی۔" ہارڈرس نے ظاہراً اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔ "تم اُسے دیکھتے تو ہر ایک بات واضح ہو جاتی۔ اچھا سُنو۔ میں اس کی لفظی تصویر کھینچکر سُناتا ہوں۔ عمر بائیس سال کے قریب۔ لانبا قد۔ موزوں خط وخال۔ اعضاء سڈول۔ چھوٹی نیلیں آنکھیں۔ جنمیں فکر کی ہمتزاری جھلک ایک خاص دلکشی پیدا کرتی ہے۔ غایت درجے۔ سُرخ ہونٹ۔ دانت موتی کی لڑیاں اور چہرہ اس طرح کے آثار حلاوت ومعصومیت لئے ہوئے کہ جنکا اندازہ فقط تصور میں کیا جا سکتا ہے۔

"بھئی واہ۔ تصویر تو تم نے خوب کھینچی ہے.... اچھا رنگت کیسی ہے؟"

"بالکل شفاف اور سنگ مرمر کیطرح پاک بال سنہرے اور چمکیلے۔ چھاتیاں اُبھری ہوئی"

"میرے خدا یہ کیا الو کھا خیال میرے ذہن میں پیدا ہونے لگا ہے۔" ہیلر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "لیکن ایسا نہیں ہوسکتا... اسکے باوجود جو یہ کچھ تم نے کہا ہے... سُنہرے

بال. خوشنما چھاتی. بائیس سال کی عمر......"

"بولو بولو کوئی خیال تمہارے دل میں پیدا ہوا ہے؟" ہارڈرس نے پوچھا۔

"بیشک ہوا ہے۔ مگر میں اُسکو ظاہر نہیں کرسکتا" ہیلبرز نے کہا "اسکے علاوہ اگر میں نے کوئی لفظ منہ سے نکالا۔ تو آپ اُس کو گستاخی پر محمول کریں گے"

"اینڈریو میرے عزیز!" ہارڈرس نے موثر لہجہ میں کہا "اگر ایک حسین عورت نے حالات کی مجبوری سے لپنے آپکو تمہارے حوالہ کردیا۔ تو اس سے کیا۔ بہرحال یہ امر واقعہ ہے کہ تمہاری تصویر اُسوقت سے ابتک اُسکے دل میں قائم ہے۔ وہ صحیح معنوں میں تم پر مفتون ہے۔ اور جب اُسکے ساتھ ہی میں تمکو بتاؤں کہ اُسکے شکم میں وہ بچہ ہے۔ جسے آگے چلکر ایک باپ کے نام کی ضرورت ہوگی۔ تو کیا یہ لازم نہیں آتا کہ تم اُسکے باپ بنکر اپنی خطا کی تلافی کرو"

"ہارڈرس کیا یہ ممکن ہے؟" ہیلبرز جسکی رگ رگ سے حیرت اور پریشانی ظاہر ہوتی تھی۔ بے تابانہ کھڑے ہوگئے۔

"ممکن کیا۔ یہ امر واقعہ ہے" ہارڈرس نے کہا۔ "اب جبکہ سارا حال واضح ہوگیا اور یہ بھی تم نے جان لیا کہ میری بہن تمکو چاہتی ہے۔ کیا ایک شریف کی حیثیت میں تمپر لازم نہیں ہے۔ کہ اپنا فرض پورا کرو" مگر ہیلبرز پر کچھ ایسی بدحواسی مسلط تھی۔ کہ وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

"پھر سب سے بڑی بات یہ ہے" ہارڈرس نے تقریر کرتے ہوئے کہا "کہ اس طریقہ پر تمہارا رشتہ ایک اونچے خاندان سے قائم ہو جائے گا"

"ٹھہرو ٹھہرو۔ مجھے سوچنے کی مہلت دو" ہیلبرز نے عالم اضطراب میں کہا "اور ہاں یہ تو بتاؤ کہ اُس ہیبتناک رات کو کیوں اور کن حالات میں تم نے اپنی بہن کو نائب بنایا تھا؟"

"یہ کوئی ایسا پُر اسرار معاملہ نہیں ہے" ہارڈرس نے فوراً جواب دیا "اُس رات والد کے مکان پر جلسۂ دعوت کی تقریب میں رقص کا اہتمام تھا جسمیں شامل ہونیوالے سب بھیس بدلکر

گئے تھے.... مگر اس کا پورا حال بہیلی آپکو بتائیگی. بہر حال اُس وقت کہ سب آدمی جانیکو تیار تھے. واقعات ایسے پیش آئے کہ ڈویل کی نوبت آگئی. مجھے ایک نائب کی ضرورت تھی. اور چونکہ جوزفائن کے مزاج میں یوم اوّل سے رومان اور شجاعت کا عنصر غالب ہے...."

"اوہو یہ تو بڑا عجیب اور دلکش واقعہ ہے" ہیلرنے بڑبڑا کر کہا "اور عام حالات میں اِس رشتہ کے باعث عزت و افتخار سمجھتا. لیکن...."

"بس چُپ رہو. اِس کام میں شرط وجز اور کار نہیں" ہیکٹر نے پُر جوش لہجہ میں کہا. "تمکو ضرور جوزفائن سے شادی کرنی پڑیگی. تمہیں نے اُسکی عصمت بگاڑی ہے. دیکھو تو مجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں. تھوڑی دیر پہلے جو میں نے کہا تھا. کہ اُس نے اپنی مرضی سے سب کچھ کیا. تو وہ بالکل غلط تھا. درحقیقت تم نے سخت بُزدلی سے جبر کیا."

"مگر سُنئے تو" ہیلرنے سہمی ہوئی آواز سے کہنا شروع کیا "درحقیقت جو کچھ ہوا وہ غلط فہمی کا نتیجہ تھا. میرا اپنا خیال یہ تھا. کہ وہ آپکی.. لیکن نہیں میں کوئی بیجا لفظ مُنہ سے نکالنا نہیں چاہتا...."

"خبردار! ہوشیار" بارڈرس چلّا کر بولا "تم نے پیشتر اُس کی شان میں بعض ایسے کلمے کہے تھے. جن سے میرا خون کھولنے لگا تھا. بہر حال میں نے ضبط کیا. اب اصل حقیقت یہ ہے کہ تم نے اُس کی عصمت بگاڑی ہے. تمہیں اُس بچے کے باپ ہو. جو پیدا ہونا ہے. بس ضرور تمکو اُس سے شادی کرنا پڑیگی. پہلے میرا مشورہ دوستانہ تھا. میں اب اُس کے بھائی کی حیثیت میں حکم دیتا ہوں کہ اُس سے انصاف کرنے کیلئے شادی کرو"

"میرے خدا!" ہیلرنے پریشانی کی حالت میں کہا "سارا واقعہ خواب کا سا نظر آتا ہے اچھا میں اپنے دوستوں... اور اپنے وکیل مسٹر ٹوبین سے مشورہ کرونگا"

"بالکل نہیں. تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنے پاؤگے" بارڈرس نے برہم ہو کر کہا "تم دودھ

پیچھے نہیں ہو۔ تمکو کسی مشورے کی حاجت نہیں ہے۔ اسلئے پھر کہتا ہوں کہ میرے غصہ اور جوش کو بھڑکنے کا موقع نہ دو۔ کیونکہ میں جہاں ایکطرف یار وفادار ثابت ہو سکتا ہوں وہیں موقع آنے پر دشمن خونخوار بننا بھی مجھکو آتا ہے۔ میرے غصہ کی ایک مثال تم کلفورڈ کی موت کی صورت میں دیکھہ چکے ہو۔ اسلئے آخری مرتبہ کہتا ہوں کہ اس مظلوم عورت کے ساتھہ .....“

”لیکن میرے پیارے ہارڈرس !“

”بس میں اس بے تکلفی کو تبھی گوارا کرونگا کہ تم خدا کو حاضر جانکر اور عاقبت کی قسم کھاکر وعدہ کرو کہ کل ضرور جوزفائن سے شادی کروگے۔ فی الحال میں تمکو اپنے ساتھہ مکان پر لے چلونگا۔ جہاں میری بیوی تمہارا پرتپاک خیر مقدم کریگی۔ جوزفائن بھی وہیں ہے۔ وہ پوری محبت سے تم سے ملیگی!“

”لیکن میں ..... ا..... قسم نہیں کھا سکتا۔ اور ... اس وقت آپکے ساتھہ بھی نہیں جا سکتا ..“ ہیلز نے رکتے ہوئے کہنا شروع کیا:

”آہ اگر ایسا ہے!“ ہارڈرس نے پرجوش لہجہ میں کہا ”تو پھر میں اس جرأت کا مزا تمکو چکھا دونگا!“

”بھائی خدا کیلئے خفا نہ ہو۔ اور نہ بدگمانی کرو!“ بدنصیب اینڈریو نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا ”ایسے کاموں میں اتنی عجلت ناممکن ہے ... اس کے علاوہ جس طریقہ پر تم اصرار کر رہے ہو اس سے پایا جاتا ہے کہ شائد مجھکو دھمکا کر اور ڈرا کر ...“

”یہ الفاظ میرے سامنے!“ ہیکرٹ نے اور بھی زیادہ غصہ اور جوش کی نمائش کرکے کہا۔ ”ارے میں کیا ایسا آدمی ہوں کہ کسیکو ناجائز دھمکی دوں۔ خبردار جو ایسا لفظ میری شان میں برتا۔ ورنہ یاد رکھو ... ہمارا فیصلہ صلح اور آشتی کے بدلے اس طریقہ پر ہوگا!“ یہ کہتے

ہوئے اُس نے پستولوں کی ایک جوڑی نکالکر سامنے رکھدی۔

اینڈریو نے ان چیزوں کو دیکھا۔ تو چہرہ کی رنگت پیلی پڑگئی۔ پیچھے ہٹکر سہمی ہوئی آواز میں بولا "نہیں نہیں .. تم ایسے بے رحم ثابت نہ ہوگے .. ہارڈرس کیا مجھکو جان سے مارڈالیگے"

"کیوں نہیں۔ اگر تم میری بہن سے انصاف نہ کروگے۔ تو میں کُتے کی طرح گولی مار کے مارڈالوں گا"

"جی نہیں۔ آپ ہرگز ایسا نہ کریں گے" ایک آواز باہر سے کہتے سُنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھُلا۔ اور میبزریلو داخل ہوا جس نے اندر آکر انگریزی میں سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "کیا آپ چاہتے ہیں میرے آقا ایک قاتل عورت سے شادی کریں" پھر ہیکٹر کو سہما ہوا دیکھکر اُس نے کہا "میں پھر ایک مرتبہ کہتا ہوں کہ جوزخاتُن قاتل اور خونی ہے۔ کیونکہ اس کی چھپی ہوئی گولی کلفورڈ کی ہلاکت کا موجب بنی تھی۔ اور اب اگر سلامتی منظور ہے۔ تو چُپ چاپ رُخصت ہو جائیے۔ ورنہ مسٹر لومین کو فوراً اطلاع کردیجائیگی کہ وہ خاتون کون تھی۔ جسنے مسٹر گڈل فن کا پارٹ ادا کیا"

ہارڈرس کے چہرے کی رنگت لاش کیطرح ہوگئی۔ سانس رُک رُک کر آنے لگا۔ آنکھوں میں ہیبت اور پریشانی کے آثار نمایاں ہوگئے۔

"میرے خدا۔ اب سارا حال واضح ہوگیا" ہیلیز نے دفعتاً کہا "مجھکو بھی خیال آیا تھا کہ ایک تیسری گولی کی آواز سُنائی دی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر بھی کہیں موجود نہ تھا حالانکہ آپ برابر کہے جاتے تھے کہ ڈاکٹر حاضر ہے .. اور مسٹر ہارڈرس کتنا ہیبتناک جُرم تھا۔ جس کا ارتکاب ڈویل کے پردہ میں کیا گیا"

اتنا کہکر ہیلیز نے اپنی پیشانی کو دبا لیا۔ اور لڑکھڑاتا ہوا ایک کُرسی پہ بیٹھ گیا

"ہیلیز! ہیلیز! میرے دوست!" ہیکٹر نے پاس جاکر ہیبتناک پولی آواز سے کہا "دیکھو

اس واقعہ کی خبر کسی اور کو نہیں ہونی چاہیئے۔"

"اس کے برعکس" اینڈریو نے چونک کر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "میں اب کوئی بات پوشیدہ نہ رکھوں گا۔ اور ساری حقیقت ظاہر کر دوں گا۔ کیونکہ اس کو چھپانا جرم کا حصہ دار بننے کے برابر ہے۔"

"دیکھو خدا کیلئے میری التجا قبول کرو۔ میں منت تم سے کہتا ہوں۔ میں اپنی بدنصیب بہن کیلئے رحم کا خواستگار ہوں" ہیکٹر ہارڈرس نے جس کی حالت میں اب فوری انقلاب ہو گیا تھا۔ گڑگڑا کر کہا۔

"جی نہیں۔ میں کسی بات کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ اور اپنے ضمیر کی آواز پر عمل کر کے سب کچھ اوّل سے آخیر تک پولیس کے روبرو کہہ دونگا۔ کل صبح اس معاملہ کی پوری خبر ہو جائیگی۔"

"اوف! میرے خدا" ہیکٹر نے مری ہوئی آواز سے کہا۔ "اگر تم نہیں رہ سکتے تو کم از کم اس کا وعدہ کرو۔ کہ صبح ہونے سے پیشتر یہ حال کسی پر ظاہر نہ کرو گے۔"

"ہاں اس قدر وعدہ میں آپ سے کر سکتا ہوں" ہیلر نے سوچکر جواب دیا۔ "خدا شاہد ہے۔ میں تمکو یا تمہاری بہن کو پھانسی کے تختہ پر کھڑا دیکھنا نہیں چاہتا۔ پس اگر ممکن ہو تو اپنے بچاؤ اور فرار کی فکر لو۔"

بدنصیب ہارڈرس نے دیکھا کہ ہیلر سے جو انتہائی رعایت حاصل کی جا سکتی تھی کر لی گئی ہے۔ سخت قلق و اضطراب کی حالت میں سرافگندہ کمرہ سے نکلا۔ اور رخصت ہو گیا۔ مگر اس کی اس وقت کی ذہنی حالت الفاظ سے زیادہ اندازہ سے بہتر جانی جا سکتی تھی۔

باب ۱۴

بارِ احسان

ہیکٹر ہارڈرن کے چلے جانے کے بعد اینڈریو ہیلز تھوڑی دیر حیران و ششدر کمرہ کے وسط میں اس طرح چپ چاپ کھڑا رہا۔ گویا مٹی کی مورت بنا ہے۔ آنکھیں بے مدعا بند دروازہ کی طرف لگی تھیں۔ حواس منتشر تھے۔ اور دماغ صحیح طور پر کام نہ کرتا تھا۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد وہ نادم نہایت سنجیدگی سے لوزیٹا کی طرف مڑا۔ اور کہنے لگا۔ لزیٹا کتنی بڑی آفت اور تباہی سے تو نے مجھ کو بچا لیا ہے۔ ... میں نہیں جانتا کن لفظوں میں تیرا شکریہ ادا کروں۔ اگر تو عین وقت پر میری مدد نہ کرتی۔ تو یقینی طور پر میں اس کی دھمکیوں سے ڈر کر یا التجاؤں سے پسیج کر آمادہ ہو جاتا!"

"ہاں میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم ضرور آمادہ ہو جاتے۔" عورت نے جو مردانہ لباس پہنے تھی۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن فوراً اس کے انداز میں تبدیلی ہوئی۔ اور محبت کی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ "خیر اب یہ تو معلوم ہو گیا کہ میرا تمہارے ساتھ رہنا لاحاصل ثابت نہیں ہوا!"

"لزیٹا۔ میں پھر ایک بار کہتا ہوں میرے پاس تیرا شکریہ ادا کرنے کو الفاظ نہیں ہیں۔" اینڈریو نے جواب دیا۔ "لیکن میرے خدا۔ جوزفائن ہارڈرن خونی! ... کسے اس کا خیال آ سکتا ہے۔ وہ جوزفائن جسے میں ادنیٰ اخلاق کی ایک گمنام عورت تصور کرتا تھا!"

"اور کیا وہ درحقیقت ایسی نہیں ہے؟" لزیٹا نے قطع کلام کر کے کہا۔ "اگر میرا اندازہ

غلطی نہیں کرتا۔ تو تھیوڈور کلفورڈ کی ہلاکت کسی ایسی ہی خطا کیلئے عمل میں لائی گئی تھی جس کیلئے اُسکا بھائی اس صورت میں کہ تم سے شادی سے انکار کرتے۔ تمہاری اپنی جان کے درپے ہو رہا تھا۔"

"لزیٹا تیرا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے۔" ہیلر نے تسلیم کیا۔ "کچھ شک نہیں جوزفائن عورت کے بھیس میں قاتل ناگن ہے۔ کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایسی خوبصورت... ظاہرا با اخلاق... نام کی شریف زادی۔ اتنی کمزور اور اتنی شریر النفس ثابت ہوئی مگر لزیٹا یہ تو بتا۔ تو اس راز سے کیونکر آگاہ ہوئی تھی۔ جسکا اظہار تو نے اسوقت کر کے مجھکو عین وقت پر بچا لیا۔"

"سُنئے۔ پولون میں میں نے ایک نوجوان خاتون کو دیکھا۔ تو خیال آیا کہ اُسکی صورت پہلے کی دیکھی ہوئی ہے۔ اور اسکے بعد ناگاہ یاد آیا۔ کہ یہ اس آدمی کی صورت سے خوب ملتی ہے۔ جسے تم اپنے ساتھ لائے تھے۔ اور جسکا نام تمنے گرڈل ٹن بتایا تھا۔ بعد ازاں کچھ گفتگو جو اس خاتون کی ہارڈرس کے ساتھ ہوئی تھی۔ میرے سُننے میں آئی۔ اسطرح مجھکو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ کون ہے۔ پھر مجھکو وہ ہیبتناک راز بھی معلوم ہوا۔ جو اُس کی ذات سے تعلق رکھتا تھا یعنی کس طریقہ پر ڈیول کسوقت اُسکے بھائی نے اُس سے کہا تھا کہ ایک پستول اپنے پاس چھپا کر رکھنا تاکہ اگر اُس کا یعنی مسٹر ہارڈرس کا پستول تھیوڈور کلفورڈ کی ہلاکت کا ذریعہ نہ بن سکے۔ تو جوزفائن اپنی گولی سے اُس کو نشانہ بنا دے۔"

"او میرے خدا۔ کتنی خطاکار اور کتنی سیاہ قلب عورت تھا!" ہیلر نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "اب مجھکو سچے یقین ہو گیا کہ کلفورڈ نے یقینی طور پر اُس کی آبرو لی ہو گی۔ اسکے سوا کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ایک ایسا جوان اور خاندانی عورت ... آمادہ ہوتی۔ مگر کیوں لزیٹا تمنے اُسوقت سارا حال کیوں نہ مجھ سے بیان کر دیا۔ بہت قصہ مجکو پولون میں معلوم ہو گیا تھا۔"

عورت شرما گئی اور قریباً ایک لحظہ چپ رہی۔ اس کے بعد کہنے لگی "میں نے دیکھا تھی کہ ... خود

پر تمہاری خدمت گزاری کر سکوں گی۔ پس حالات سے آگاہ ہونیکے بعد قصداً خاموش رہی اور موقعہ کا انتظار کرنے لگی۔ میں نے اس پر اپنی رائے کے مطابق عمل کرنا بہتر سمجھا۔ مگر کیا اِس سے تمہیں کسیطرح کا نقصان پہنچا ہے؟"

"نہیں نہیں لزٹیا۔ پیاری لزٹیا۔ میرے کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ مجھے کسی طرح کا نقصان ہے"

"خیر میری کوششوں سے اتنا ضرور ہو گیا کہ تم ایک آوارہ اور عصمت باختہ عورت۔ بلکہ یُوں کہنا چاہیئے۔ ایک خونی عورت سے شادی کرنیسے بچ گئے۔" نوجوان اطالوی خاتون نے تقریر کرتے ہوئے کہا "بڑی خوشی کی بات ہے کہ میں نے اپنی کوشش سے بچا لیا۔ دراصل جبوقت کھانا ختم ہوا۔ اور پھلوں اور شراب کی باری آئی۔ تو اُسوقت سے لیکر جتنی گفتگو تمہارے اور ہیکر کے درمیان ہوئی تھی۔ وہ سب میں نے سُن لی تھی۔ اُس لئے اپنی طرف سے یہ مشورہ بھی دیا تھا۔ کہ تم مجھے چھٹی دیکر کیجگہ بھیجدو۔ لیکن مجھکو معلوم تھا کہ عنقریب اس قسم کی گفتگو ہونیوالی ہے۔ جسمیں میری دخل اندازی کیضرورت ہوگی۔ مسٹر لوبین وکیل سے دوپہر کو جو تمہاری ملاقات ہوئی تھی۔ اس کا حال بھی مجھکو معلوم ہو گیا تھا۔ چنانچہ وقت آنے پر لارڈ ڈیل کو یہی کہکر دھمکایا۔ کہ مسٹر گنڈول فن کی حقیقت لوبین پر ظاہر کر دیجاوے گی۔"

"لزٹیا تو نے میری بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔" ہیلن نے کہا "میں کبھی تیرا احسان نہ بھولونگا!"

لیکن اسجگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُن حالات کی تفصیل بیان کر دیجاوے جن سے نوجوان اطالوی عورت نے جسکا نام لزٹیا تھا۔ مردانہ لباس پہنکر سینٹ پیری لو اپنا نام ... ڈول کے بعد جس روز اسینٹ پیری گو ... تھا ... اور اُسکو بتایا گیا کہ ... موقعہ پر اُسے حاضر ہوجانا چاہیئے۔ تو اُس نے اپنا وقت لندن ہی میں رہکر سیر و تفریح میں گذارنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر اُس بیچارے ڈرتا تھا۔ کہ اپنی ناتجربہ کاری سے وہ لندن جیسے شہر

میں رہکر کوئی خرابی پیدا نہ کرے۔ پس وہ اُسے اپنے ساتھ یورپ لیجانیکو آمادہ ہوگیا۔ لزیٹا کی ہیلن سے بہت گہری محبت تھی۔ جب اُسنے اُسکی روانگی کا حال معلوم ہوا، تو منت کرنے لگی جسطرح ممکن ہو مجھے بھی اپنے ساتھ یورپ لیچلو۔ اور کوئی ترکیب تو ذہن میں نہیں آئی۔ آخر چچا کی کوتاہ بینی کو مدنظر رکھتے ہوئے لزیٹا نے یہی یہ تجویز سوچی کہ اپنے خوشنما لمبے بال کٹوا دیئے۔ سیاہ رنگ کا مردانہ سوٹ پہنا۔ گلے میں سفید کپڑا باندھ لیا۔ اور اسطرح ایک ایسے نوکر کی صورت اختیار کر لی جیسے شریف گھروں میں عموماً ہوا کرتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی اپنا مردانہ نام بھی ہینری لو رکھ لیا۔ اس طریقہ پر چچا کی لاعلمی میں اینڈریو کی داشتہ اُسکے ساتھ ہی یورپ گئی۔ انگلستان سے رخصت ہونیکے بعد جلدی اینڈریو کے چچا کا انتقال ہوگیا۔ اور اُسکی لاش یورپ کے کسی شہر میں دفن کر دی گئی۔ اب لزیٹا اگر چاہتی تو پھر اپنے اصلی روپ میں آجاتی۔ مگر دو وجوہات سے ایسی ترتیب پا نہ سکی۔ ایک تو یہ اُسکے پاس ہینری لو نام کا پروانہ راہداری تھا۔ جسکو آن واحد میں بدلوایا نہ جا سکتا تھا۔ دوسرے اینڈریو کے چچا کو انتقال کئے تھوڑا عرصہ گذرا تھا۔ اس سے اُن دونوں کا کھلم کھلا ملکر رہنا آداب کے برخلاف ہوتا۔

ایک مرتبہ یورپ جانیکے بعد ہینری لو کو یہ مقام اپنا پسند آیا کہ اُس نے اُس وقت تک وہیں رہنا پسند کیا۔ حتیٰ کہ مقدمہ کی سماعت کا دن آ گیا۔ لزیٹا اُسکے ساتھ ہی رہی۔ لندن پہنچکر وہ اگر چاہتا تو لزیٹا کا مردانہ لباس اُتروا دیتا۔ اور جسطرح پیٹیر ما ننگ ہل رہا کرتی تھی پھر وہاں چلی جاتی۔ مگر وہ چونکہ ہیکٹر ہارڈرس کی اصلی حقیقت ظاہر کرنے اور اپنے چاہنے والے کو جو زندان کے دام سے بچانیکا مصمم ارادہ کر چکی تھی۔ اسلئے اُس نے کوئی بہانہ پیش کر کے [illegible] اُسکے ساتھ رہنا پسند کیا۔ اس کام میں وہ جسطرح پر کامیاب ہوئی۔ اُسکا حال ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے۔

باب ۔ ۱۵

زہر

رات کے آٹھ بجے تھے۔ کہ سسلی دواساز کی دکان سے ست افیون خرید کر واپس آئی۔ یہ چیز اُس نے اپنے خالو مسٹر ہیٹرلے کیلئے خریدی تھی۔ جس کیلئے کسی جرم میں پھانسی کی سزا تجویز ہو چکی تھی۔ اور زہر کی مدد سے خودکشی کرنا چاہتا تھا۔ سسلی سے اُس نے کہا تھا۔ کہ اگر تو مجھکو زہر لا دے تو میں اپنی جائداد کا بیشتر حصہ تیرے لئے چھوڑ جاؤں گا۔ وہ بھی زینہ سے اُتر کر اپنے کمرہ میں پہنچی۔ اُس جگہ اُس نے تین چار چھوٹی چھوٹی شیشیاں جو وہ بازار سے مول لائی تھی۔ میز پر رکھ لیں اور اُن میں زہر میں تھوڑی تھوڑی مقدار تھی۔ اُسکو ایک بڑی شیشی میں ڈالنے لگی۔ اس کام میں مشغول تھی کہ پس پشت کسی کے پیروں کی چاپ سُنائی دی مُڑ کر دیکھا تو جوزفائن کھڑی تھی۔

جیسا کہ ان حالتوں میں اکثر ہوا کرتا ہے۔ جب انسان انتہائی رازداری کی کوشش کرتے ہوئے کسی بے حقیقت سہو کی بدولت مبتلائے مصیبت ہو جاتا ہے۔ سسلی نے غلطی سے اپنے کمرہ کا دروازہ اندر سے بند اور مقفل نہ کیا تھا۔ اب جو اُسکو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ تو غصہ کی دبی ہوئی چیخ مُنہ سے نکل گئی۔ اُس نے ابتک وہی سادہ لباس پہنا ہوا تھا جس میں وہ زہر خریدنے گئی تھی۔ سر پر تنکوں کی بنی ہوئی ٹوپی۔ اور چہرے پر نقاب تھی۔ ایک اور نقاب اور شال قریب ہی میز پر پڑی تھی۔ اور دیکھنے والے کیلئے یہ معلوم کرنا ذرا بھی دشوار نہ تھا۔ کہ اُس نے اُن چیزوں سے بھی تبدیل لباس کا کام لیا ہوگا۔ پھر اس کے علاوہ تین چار چھوٹی چھوٹی شیشیاں اُس کے سامنے میز پر پڑی تھیں۔ اور اُن

سے ہر ایک پر ست افیون اور اُس کے ساتھ ہی زہر کا لفظ لکھا تھا۔ نیز وہ اس چیز کو ایک بڑی شیشی میں ڈال رہی تھی جس پر کسیطرح کا لیبل نہ تھا۔

"آہ جوزفائن کیا تم ہو!" اُس نے چونکتے ہوئے کہا "تم نے تو مجھکو ڈرا ہی دیا تھا!" یہ کہتے ہوئے اُس نے اپنے رومال سے شیشیوں کو ڈھک دیا۔

"سیسلی مجھکو اپنی نا وقت آمد کا بہت افسوس ہے" جوزفائن نے جواب دیا "میں دروازہ کھٹکھٹانا بھول گئی۔ لیکن کیا بات ہے کہ تم اِسطرح کا لباس پہنے ہوئے بیٹھی ہو۔ کیا باہر گئی تھیں؟"

"میں گئی تھی۔ نہیں! ہاں۔ مگر اس کا کیا مضائقہ میں کل یا پرسوں اس بارے میں پورا حال تمکو بتاؤں گی۔ دیکھو اس کا ذکر کسی اور سے بالکل نہ کرنا!"

"سیسلی میں تمہارے اندازِ گفتگو سے بے طرح سہمی جاتی ہوں" مس ہارڈرس نے کہا۔ "اس کے علاوہ میں نے وہ شیشیاں بھی دیکھی ہیں جنکو تم چھپانیکی کوشش کر رہی ہو۔ مہربانی سے یہ بتاؤ۔ ان میں کیا چیز ہے؟"

"جوزفائن نادان نہ بنو۔ نہ کسی طرح کے فضول خیالات کو دل میں جگہ دو۔ تمکو اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھے کبھی کبھی دانت کے درد کی شکایت ہو جاتی ہے!"

"دانت کا درد تمکو" مس ہارڈرس نے متعجب ہوکر پوچھا "سیسلی کیوں جھوٹ بولتی ہو۔ تمہارا تو ایک بھی دانت خراب نہیں!"

"ہاں مگر میں رات کو اچھی طرح سو نہیں سکتی۔ اس لئے کسی خواب آور دوا کی ضرورت تھی!"

"سیسلی یہ سب حیلے بہانے فضول ہیں۔ اسکے علاوہ تمہارا اسطرح گھبرانا اور اُن چیزوں کو مجھ سے چھپانا ...."

"ناسمجھ لڑکی!" سیسلی نے ایک بیقدر غصّہ میں بھر کر کہا۔ "میں پہلے کہہ چکی ہوں۔ یہ وقت سوال و جواب کا نہیں ہے۔ بہرحال اندلیشہ نہ کر کہ میں کوئی ایسی بات کروں گی۔ جو خطرناک ہو۔ میں اپنے آپکو ... یا تمکو ... یا ہیکٹر کو زہر کھلانا نہیں چاہتی۔ اس کے باوجود ہر شخص کا کوئی نہ کوئی راز ہوا کرتا ہے۔" یہ کہتے ہوئے اُس نے نخوت سے گردن اُٹھائی۔ "پس اگر میں نے تمہاری بہت سی باتوں کو چھپایا ہے۔ تو تمکو میرا یہ راز پوشیدہ رکھنے میں عذر نہ ہونا چاہیئے۔"

مس ہارڈرس اس کا کچھ جواب نہ دے سکی۔ کیونکہ سیسلی کی چھپی ہوئی چوٹ سے اُس کے دلکو بھاری صدمہ پہنچا تھا۔ کچھ عرصہ حیران و سراسیمہ کھڑی رہنے کے بعد وہ آخر کار کمرے کی طرف رخصت ہو گئی۔

اس وقت سیسلی اپنے آپ سے جو زفائن سے اور پیش آمدہ حالات سے بیحد نالاں تھی۔ اسی حالت میں جلدی سے اُٹھکر اُس نے ساری شیشیاں میز کے خانہ میں ڈالدیا۔ کنجی گھما کر نکال لی۔ اور باہر جانے کا لباس اُتار کے شب خوابی پہننے لگی۔

ادھر جوزفائن اُس کے کمرہ سے رخصت ہو کر نشست گاہ کیطرف گئی۔ اور وہاں ایک صوفہ پر بیٹھکر عالم اذیت میں دونوں ہاتھ جوڑے ہوئے دردناک لہجہ میں بولی۔ "نہیں معلوم سیسلی کیا کرنا چاہتی ہے۔ میرے خدا کیوں مجھ بدنصیب کو زندگی کے ہر قدم پر نئی نئی دہشتوں اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ آخر کیوں اُس نے یہ زہر خریدا۔ کیا مجھکو سب حال بھائی کے روبرو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ نہیں! نہیں! میں اسکی جرأت نہیں کر سکتی۔ حالانکہ میں ... لیکن آہ! یہ کون چلا آتا ہے؟"

ایک لمحہ کے عرصہ میں دروازہ کھلا۔ اور ہیکٹر داخل ہوا۔ وہ ہیلن سے رخصت ہو کر سیدھا اُسکے گھر آیا تھا۔ سخت بیتابی اور پریشانی کی حالت میں اُس نے نشستگاہ کا دروازہ

کھولا۔ مگر جونہی بہن نے اُس کے چہرے کی پیلاہٹ اور آثار اضطراب کو دیکھا۔ تو بڑے زور سے چونکی۔

"میرے خدا ہیکٹر! کیا ہوا؟" اُسنے دوڑ کر بھائی کیطرف جاتے ہوئے پوچھا۔

"تباہی! بربادی!" بھائی نے تلخ لہجہ میں کہا۔ "جوزفائن سب راز فاش ہو گیا۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں، کہ ہم دونوں وطن چھوڑ کر کسی دوسرے ملک کیطرف بھاگ چلیں۔"

"یا میرے خدا!" بدنصیب خاتون کے مُنہ سے نکلا۔ اور وہ لڑکھڑا کر صوفہ پر گر پڑی۔

"افسوس اب بچاؤ کی کوئی صُورت باقی نہیں رہی!" ہیکٹر نے بڑھتے ہوئے جوش کے لہجہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "بدکردار ہیلر نے نہایت صفائی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ اُسکو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ڈوین کی رات کو تیسری گولی تمہارے پستول سے چلی تھی۔ اُس نے تم پر قتل کا اور مجھ پر اس جرم کی شرکت کا الزام عاید کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں کل صبح سارا حال اپنے وکیل سے بیان کر دوں گا۔ جس کے بعد ہماری سلامتی کا خدا حافظ! پولیس فوراً ہم کو گرفتار کر لیگی۔ اور... اور... آہ بدنصیب لڑکی۔ یہ مصیبت اور تباہی فقط تیری بدولت عمل میں آئی ہے۔" اتنا کہکر ہیکٹر نے بہن کے خوشنما شانہ کو بے رحمانہ جوش سے پکڑا اور اسقدر زور سے دبایا۔ کہ شفاف برہنہ جلد پر انگلیوں کے نشانات پیدا ہو گئے۔

ستم رسیدہ عورت اُس کے قدموں میں گر کر دوزانو ہو گئی۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی "آہ پیارے بھائی! تم خوب جانتے ہو کہ میں ملامت سے زیادہ رحم کی سزاوار ہوں۔ خدا کیلئے مجھکو معاف کر دو!"

"میں تمکو معاف کر دوں!" ہیکٹر نے نفرت اور حقارت سے دو قدم پیچھے ہٹکر کہا "آہ یہ کسطرح ممکن ہے جبکہ تیری بدولت اور بے حیا آوارہ لڑکی مجھکو ملک بدر ہونا پڑتا ہے!" پھر جوش سے مٹھیاں کستے ہوئے اُس نے کہا "اُف جی چاہتا ہے تجھکو اسوقت

جان سے مار ڈالوں۔ اور پاؤں تلے کچل دوں۔"

"ٹھہرو ٹھہرو۔ کیا بات ہے؟" باہر سے آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی سسلی دروازہ کھولکر اندر آ گئی۔

"میں کیا حالات تمکو بتاؤں۔" ہارڈرس نے جوش کی حالت میں ادھر اُدھر ٹہلتے ہوئے کہا۔ "سسلی میرے دماغ میں چکر آ رہے ہیں۔ میں دیوانہ ہوا جاتا ہوں۔ جی چاہتا ہے اپنی جان اسیوقت ضائع کر لوں۔"

سسلی حیرت آمیز نظروں سے کبھی شوہر اور کبھی نند کیطرف دیکھتی تھی۔ سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگی۔ "ہیکٹر کیا ہوا۔ بتاؤ تو سہی معاملہ کیا ہے؟"

اس موقعہ پر جوزفائن ہارڈرس اپنی جگہ سے اُٹھی۔ اور مہلت سے فائدہ حاصل کر کے چُپ چاپ کمرہ سے نکل گئی۔

"سسلی اب وقت آ گیا ہے کہ کوئی بات تجھ سے چھپا کر نہ رکھی جائے۔" ہارڈرس نے کہا "تمکو بھی میرے ساتھ ہی وطن چھوڑنا پڑیگا۔ کیونکہ روپے پیسے کی مالک تم ہو۔ مجھکو تو والد کیطرف سے اتنا کم گذارہ ملتا ہے ...."

"ہیکٹر اس کا ذکر چھوڑ دو۔" سسلی نے جلدی سے کہا۔ "تمکو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ میں نے کبھی تمکو خرچ کی تنگی نہیں دی۔ تاہم ملک چھوڑنے کا یہ کیا قصہ ہے؟ کیا ڈرویل کے بارے میں کوئی نئی بات معلوم ہو گئی ہے۔ اور ہاں یہ تو بتاؤ۔ اینڈریو کا کیا ہوا؟ کس لئے جوزفائن تمہارے پاؤں پڑتی تھی۔ کس لئے تم اس کو ملامت کر رہے تھے؟"

"سسلی میں اب کوئی بات تجھ سے چھپا کر رکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ جلدی یا دیر میں سب حال لازمی طور پر واضح ہو جائیگا۔ اور بہتر ہے کہ میری اپنی زبان افشائے راز کا ذریعہ ہے۔ پس جان لے کہ مقابلہ کی رات کو تھیوڈور کلفورڈ میری گولی سے نہیں مرا تھا۔ درحقیقت اس

پر انتقام لینے کی غرض سے ایک اور گولی چلائی گئی تھی۔ اور انتظام ہر لحاظ سے صحیح تھا۔ مگر گولنی عدالت ہے۔ جو ہمارے اس عذر کو مانے گی۔ جوزفائن کو جس نے گولی چلائی تھی۔ یقیناً قتل عمد کا مجرم گردانا۔ اور مجھے اس کا معاون اور مددگار ...''

''آہ'' سیسلی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اور اس کے ساتھ ہی اسکو یاد آیا۔ کہ ڈویل کے فوراً بعد اور یہ معلوم ہونے سے پیشتر کہ اینڈریو ہیلنز کے جبر کی بدولت وہ بچے کی ماں بننے والی ہے۔ جوزفائن کے انداز میں بہت بڑی تبدیلی پیدا ہو گئی۔

''سیسلی یہ راز اب ہیلنز کو معلوم ہو گیا ہے'' ہارڈرس نے اپنی دُھن میں تقریر جاری رکھکر کہا: ''ہم نے جو تجویز جوزفائن کی شادی اس سے کرنیکی سوچی تھی۔ وہ سب مٹی میں ملگئی۔ کل صبح سارا حال پولیس کو معلوم ہو جائیگا۔ پس اب ہماری سلامتی اس میں ہے کہ میں جوزفائن کو ساتھ لیکر اس گھڑی کے اندر اندر جو گذر رہی ہے۔ کسیطرف کو نکلجاؤں۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہی میری تباہی اور بربادی کا موجب بنی ہے۔ میں اس سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ لیکن اسکو چھوڑ کر جا بھی نہیں سکتا۔ سیسلی دیکھو یہ وقت ایکدوسرے کو ملامت کرنیکا نہیں ہے۔ میں نے کبھی تیرے خالو ٹمپرلے کی وجہ سے تیری مذمت نہیں کی۔ اُمید ہے تو بھی جوزفائن کے باعث مجھکو بُرا نہ کہیگی۔''

''ہیکٹر میں جانتی ہوں۔ اچھی طرح جانتی ہوں۔'' سیسلی نے کہا: ''اس کے علاوہ ہمیں ایکدوسرے کا طعن وتشنیع کرنے کی حاجت بھی کیا ہے؟ کیا ہماری زندگیاں ایک دوسرے سے وابستہ نہیں ہیں۔ میں نے تمہاری بدولت عزت و مرتبہ حاصل کیا ہے۔ میرے ذریعہ سے تم آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے رہے ہو۔ پھر اس کے علاوہ ... لیکن نہیں فی الحال اس محبت کا ذکر کرنا۔ جو کبھی ہمارے درمیان ہوا کرتی تھی۔ مضحکہ انگیز ہوگا ...''

''سیسلی یہ تو بتا کیا تو میرے ساتھ چلیگی'' ہیکٹر نے تقریر کے آخری حصہ کو ان سُنا کرکے

بیتابانہ پوچھا۔ "دیکھو میں وعدہ کرتا ہوں۔ تجھکو ہر طرح کے اختیارات حاصل رہیں گے۔
جسطرح تیرا جی چاہے، کیجیو۔"

"ہیکٹر میں فی الحال تمہارے ساتھ نہ جا سکوں گی!" سیسلی نے قطع کلام کرکے کہا۔
"ہاں... تین یا چار دن کے بعد میں اُمید کرتی ہوں کہ میں ..."

"بس کافی ہے۔ میں بھی اِس سے زیادہ کیلئے اصرار نہ کرونگا!" ہارڈرس نے کہا۔ "مگر آہ جوزفائن کدھر گئی؟ سیسلی جا اُسکو بلاکر میرے پاس لا۔ کہنا وقت تنگ ہے۔ ہمیں دن نکلنے سے پہلے انگلستان کی حدود سے باہر نکلجانا چاہیئے۔ ایک چھوٹا سا ہینڈ بیگ جسمیں ضرورت کی بعض چیزیں ہوں۔ بس یہی ہمارا سامان ہوگا۔ جا ذرا جاکے جوزفائن کو بلا لا!"

سیسلی نشستگاہ سے نکلکر اُس کمرہ کیطرف گئی جسمیں اُس کی نند رہا کرتی تھی۔ مگر جوزفائن وہاں نہیں تھی۔ سیسلی نے تین چار جگہ اور بھی اُسکو تلاش کیا۔ مگر وہ کہیں نظر نہ آئی۔ جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لئے وہ اپنے کمرہ میں گئی۔ لیکن جونہی دروازہ کھولا ہی ہوئی چیخ اُس کے مُنہ سے نکل گئی۔ کیونکہ فرشی قالین پر جوزفائن بے حرکت وبظاہر بیجان پڑی تھی۔

حقیقت حال جلد آشکار ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ بدنصیب خاتون نے میز کا خانہ کھولکر زہر کی شیشی نکال لی۔ اور جو کچھ اسمیں تھا۔ اُس کو پی لیا۔ تھوڑے تجسس کے بعد سیسلی نے معلوم کیا۔ کہ گو اُس نے اپنی طرف سے میز کے خانے کو بند اور مقفل کر دیا تھا۔ تاہم جلدی میں قفل ٹھیک نہ بیٹھا۔ اور خانہ کھلا ہی رہگیا۔ اسطرح زہر کی شیشی جوزفائن کو ملگئی۔

سیسلی کے مُنہ سے جو چیخ نکلی تھی وہ کسیکو سُنائی نہ دی۔ اُس کے فوراً بعد اُس نے اپنی پریشانی کو دبانیکی کوشش شروع کی۔ سوچا۔ یہ وقت گھبرانے کا نہیں۔ اوسان بجا رکھنے کا ہے۔ کمرہ میں کھڑی ہوکر وہ کان لگاکر سُننے لگی۔ کسیطرح آواز نہ آتی تھی۔ کوئی اُس کمرے کی طرف آتا سُنائی نہ دیتا تھا۔ حالانکہ نزاکت پر غور کرنیکے بعد اُس نے وہ سب چھوٹی چھوٹی

شیشیاں جن پر "ست افیون" لکھا تھا، آتشدان میں جہاں تیز آگ جل رہی تھی، پھینکدیں۔ پھر اُن پر کچھ اور کوئلے ڈالکر دکھاوے کی اضطرابی حالت میں کمرہ سے باہر نکلی۔ اور شور و غل مچانے لگی۔ ہیکٹر سب سے پہلے موقعہ پر پہنچا۔ مگر اس سے پیشتر کہ میاں بیوی میں کچھ گفتگو ہوتی۔ بہت سے نوکر جمع ہوگئے۔ سسلی نے ایک فرضی قصہ پہلے سے گھڑ رکھا تھا۔ کہنے لگی۔

"معلوم ہوتا ہے مس ہارڈرس نے کوئی چیز جو غالباً زہر ہے کھائی۔ شاید اس نے ست افیون نگل لیا۔ کیونکہ اُسکی بو کمرہ میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہے"

آناً فاناً مکان کے اندر ہر طرف دہشت و اضطراب پھیل گیا۔ اُسیوقت ایک آدمی ڈاکٹر کو بلانے گیا۔ اور دوسرا لارڈ و لیڈی منڈل شم کو اطلاع دینے دوڑا۔ ڈاکٹر نے سرسری معائنہ کے بعد کہدیا کہ زندگی کے آثار اب باقی نہیں ہیں۔ اسلئے کوشش بے سُود ہے۔ بڑی تحقیقی میں زہر کے دو تین قطرے باقی تھے۔ اُن سے تحقیق ہوگیا۔ کہ بدنصیب جوزفائن نے کونسا زہر استعمال کیا۔ اب کسی مزید تحقیقات کی حاجت باقی نہ رہی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد لارڈ اور لیڈی منڈل شم بھی آگئے۔ ہر طرف کہرام مچ گیا۔ سسلی ہی سبکو تسلّی دیتی۔ اور فرضی حکایت بیان کرتی تھی۔ کیونکہ ہیکٹر اسی اثنا میں ریل کے اسٹیشن کیطرف دوڑا جا رہا تھا۔ کہ رات کی گاڑی پر سوار ہوکے ڈوور ریلوے کے ذریعہ سے بندرگاہ میں جا پہنچے۔ اور وہاں سے جہاز پر چڑھکر جسقدر جلد ممکن ہو۔ دن نکلنے سے پہلے کھلے سمندر میں پہنچ جائے۔

باب ۔ ۱۶

انکشاف

اس کے دوسرے دن اولڈ بیلی کی عدالت میں ہیکٹر ہارڈرس اور اینڈریو ہیلیر کے برخلاف تھیوڈور کلفورڈ کی ناگہانی موت کے سلسلہ میں مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی۔ لیکن صرف آخرالذکر حاضر عدالت ہوا۔ آنریبل ہیکٹر ہارڈرس یا نام نہاد مسٹر گڈولفن کا کہیں پتہ نہ تھا۔ ان دونوں کے متعلق ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جا چکی۔ تو اینڈریو ہیلیر کے برخلاف فردِ جرم لگائی گئی۔ جس میں اسکو آنریبل تھیوڈور کلفورڈ کی ہلاکت کا ملزم قرار دیا گیا۔ اپنے قانونی مشیروں کی صلاح سے ہیلیر نے اپنے آپکو خطاوار تسلیم کیا۔ جس کے بعد فوجداری کا وہ نامی وکیل جس کی خدمات مسٹر بومین نے خاص طور پر اس موقعہ کیلئے حاصل کی تھیں۔ تقریر کرنے کیلئے اُٹھا۔

مختصر سی تمہید کے بعد فاضل وکیل نے بیان کیا۔ کہ جو حالات میں عدالت میں پیش کیا چاہتا ہوں۔ وہ مسٹر ہیلیر کی زبانی مجھکو معلوم ہوئے ہیں۔ میرے موکل نے اسبات کو اپنا فرض سمجھا ہے کہ وہ سارے حالات جو اس وقت تک پردہ راز میں پوشیدہ تھے۔ واضح اور صاف کر دئیے جائیں۔ چونکہ اُن حالات کی تفصیل سے یہ بھی ثابت ہوگا۔ کہ میرا نوجوان موکل اینڈریو ہیلیر دراصل بےقصور تھا۔ اور محض اپنی ناتجربہ کاری اور کمسنی کے باعث بعض منصوبہ باز شخصوں کی ابلہ فریبیوں کا شکار ہُوا۔ اسلئے میں بجائے خود کوئی بات چھپا کر رکھنا نہیں چاہتا۔ افسوس فقط اس بات کا ہے۔ کہ دُوسرا ملزم آنریبل ہیکٹر ہارڈرس اس وقت حاضر نہیں۔ ورنہ ہر ایک بات کی جو میں عرض کیا چاہتا ہُوں۔ فوراً تصدیق ہو جاتی۔ اور یہ بھی واضح ہو جاتا کہ کسطرح اُس نے اور متوفی کلفورڈ نے میرے ناعاقبت اندیش موکل کی ناتجربہ کاری سے فائدہ

اُٹھایا۔ مُردہ شخصوں کیخلاف کوئی بات کہنا معیوب ہے۔ مگر حقیقت کی تفصیل یہ کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ متوفی تھیوڈور کلفورڈ نے دُوسرے ملزم مسٹر ہیکٹر ہارڈرس کی بہن آنریبل مس جوزفائن کی عصمت بگاڑی تھی۔ اسی سے فریقین میں ڈوئیل کی نوبت آئی۔ چونکہ تھیوڈور کلفورڈ کی اینڈریو ہیلر سے رسمی ملاقات تھی۔ اس لئے اُس نے اسکو نائب بننے کیلئے کہا۔ اور چونکہ اُس کی درخواست فوری پُر اصرار تھی۔ نیز میرے موکل ہیلر میں اخلاقی جرأت کی کمی تھی۔ اس لئے وہ آمادہ ہوگیا۔ مسٹر ہارڈرس کا نائب اس موقعہ پر ایک شخص مسٹر گڈولفن بنا تھا۔ لیکن میں جو بات واضح کرنا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ مسٹر گڈولفن کی درحقیقت کوئی ہستی نہ تھی۔ جو شخص اس کے رُوپ میں ڈوئیل کا حصہ دار تھا۔ اور جس نے ہیکٹر ہارڈرس کے نائب کا فرض ادا کیا۔ وہ خود جوزفائن تھی۔ جسے مردانہ بھیس بدل رکھا تھا۔ بدقسمتی سے یہ معاملہ یہیں تک ختم نہیں ہوتا۔ اس کا سب سے زیادہ رنج وہ پہلو جسکو بیان کرتے زبان رُکتی ہے۔ لیکن فرض جس کے اظہار پر اُکساتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ مس جوزفائن ہارڈرس کا ہی ہاتھ تھا۔ جس نے پستول چلاکر تھیوڈور کلفورڈ کو ہلاک کیا۔"

اس بیان سے کمرۂ عدالت میں غیر معمولی سنسنی پھیل گئی۔ آخر جب خلقت کا جوش فرو ہوا۔ تو فاضل وکیل نے سلسلۂ تقریر جاری رکھکر کہا۔ "میرے خیال میں زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں ہے۔ عنقریب صبح کے اخبارات سے واضح ہو جائیگا کہ وہ بدنصیب خاتون جسکا میں نے ذکر کیا ہے۔ زہر کھاکر خودکشی کر چکی ہے۔ اسبات کا اندازہ کرنا ذرا بھی مشکل نہیں۔ کہ اُسنے محض انکشاف کے ڈر سے اپنی جان گنوائی اور اگر اُسکا بھائی فرار نہ ہو گیا ہوتا تو یقیناً اس وقت اُسکو قتل عمد کی اعانت کے جرم میں جوابدہی کرنی پڑتی۔ آئندہ جب بھی اُسکی گرفتاری عمل میں آئی تو میرا موکل اینڈریو ہیلر اُسکے برعلاف استغاثہ کا گواہ بننا اپنا فرض سمجھے گا۔ ان حالات میں مجھکو پورا یقین ہے کہ فاضل عدالت نوجوان قیدی کی سچی پشیمانی اسکی ناسمجھی

ونا تجربہ کاری نیز اس امداد کو مدنظر رکھکر جو اُس نے حقیقت حال واضح کرنے میں دی ہے۔ فیصلہ صادر کرتے ہوئے رحم و درگذر سے کام لیگی۔ اسقدر بیان کرنیکے بعد میں اس دُوسرے معاملہ کیطرف رجوع کرتا ہُوں جس پر بحث کرنا میرا ازحد فرض ہے۔"

تھوڑی دیر کیلئے کمرۂ عدالت میں خاموشی چھاگئی۔ اس کے بعد فاضل وکیل نے دوبارہ سلسلہ تقریر جاری رکھکر کہا:"میں یورلارڈشپ پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہُوں۔ کہ جب تین ماہ گزرنے پر اس واقعہ کی اطلاع صاحب مجسٹریٹ پولیس کو پہلی مرتبہ دیگئی۔ تو گلمور نام کا ایک ڈاکٹر بطور گواہ پیش ہوا تھا۔ اور اُس نے صاحب مجسٹریٹ کو بتایا تھا۔ کہ جب ڈویل لڑا گیا۔ تو میں موقعہ پر موجود تھا۔ لیکن وہ آدمی اب لندن میں نہیں ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہُوا۔ کہ وہ کل رات مِس ہارڈرس کی خودکشی اور ہیکٹر ہارڈرس کے فرار کی اطلاع پاکر خود بھی روپوش ہوگیا۔ اب مجھکو اپنے نوجوان موکل کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ اُسنے درحقیقت مسٹر گلمور یا کسی دوسرے ڈاکٹر کو موقعہ پر نہ دیکھا تھا۔ گو ہیکٹر ہارڈرس نے اُس کے ذہنی اضطراب و پریشانی سے فائدہ اُٹھاکر اس بات کا یقین دلانیکی کوشش کی تھی۔ کہ ڈاکٹر موجود ہے۔ بلکہ اندھیرے میں کسی چیز کیطرف اشارہ کرکے یہ بھی کہا تھا۔ کہ وہ فاصلہ پر سہمگیہ کھڑا ہے۔ ان سارے حالات کی بنا پر بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ کسطرح میرے نوجوان موکل کی کمسنی اور ناتجربہ کاری سے ناجائز فائدہ اُٹھایا گیا۔ اب اُس نے حاضر عدالت ہوکر سب باتوں کا اقبال کرلیا ہے۔ جس سے اُس کی نیک نیتی ظاہر ہے۔ وہ اگر چاہتا تو اب بھی کہہ سکتا تھا۔ کہ اُس نے درحقیقت ڈاکٹر کو دیکھا تھا۔ مگر اُس نے اپنی سزایابی کا خوف بھی دل سے نکال کر حقیقت حال عرض کرنیکا فیصلہ کرلیا ہے۔ تاکہ اُس کے دل پر کسیطرح کا بوجھ باقی نہ رہے۔ جیسا عدالت دیکھ سکتی ہے۔ اگر اُس نے ایک پہلو سے سوسائٹی کے متعلق اپنے فرض میں کوتاہی کی ہے۔ تو مقابلہ میں تلافی کی بھی پوری کوشش کی ہے۔ اب وہ محسوس کرتا ہے کہ آیندہ اُسے

اپنے ضمیر کی ملامت سُننے کا موقعہ نہ ملیگا۔ نہ کسی جرم کی یاد کا بوجھ اُسکے دل پر رہیگا۔"

اپنی زوردار تقریر کے خاتمہ پر فاضل وکیل نے پھر ایک مرتبہ جج صاحب سے درخواست کی کہ سارے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت کو رحم سے کام لینا چاہیئے۔ میرا موکل سادہ لوح اور نادان ہے۔ اسکو دنیا سازی کی حقیقت معلوم نہیں۔ تاہم اُس نے موقعہ ملتے ہی سارا حال جو اُسکو معلوم تھا۔ واضح کر دینے سے دریغ نہیں کیا۔ یہ موثر تقریر رائیگاں ثابت نہ ہوئی چنانچہ ضابطہ کی مختصر کارروائی کے بعد جج صاحب نے حکم ثابت کیا۔ کہ ایڈ ریو سیلر کو صرف ایک دن کیلیے جیلخانہ نیوگیٹ میں رکھا جائے۔

جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے۔ اُن انکشافات کی بدولت جو ہیکٹر ہارڈرس اور اُسکی بہن جوزفائن کے متعلق ظہور میں آئے تھے فیشن کی دنیا میں بھاری سنسنی پیدا ہوگئی۔ اور جب [illegible] کے بعد متوفی خاتون کی لاش پر تحقیقات ہوئی اور کارونر کی عدالت سے فیصلہ صادر کیا گیا کہ خودکشی کے وقت وہ حاملہ تھی۔ تو اس سنسنی نے اور بھی زیادہ ترقی کی۔ لیکن ایک سوال اور بھی فیصلہ طلب باقی رہ گیا یعنی جوزفائن نے وہ زہر کہاں سے حاصل کیا۔ جس سے تو اُس نے خودکشی کی تھی۔ کارونر کی عدالت میں سیسلی کا بھی بطور گواہ بیان ہوا تھا۔ مگر اُسنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ مجھے قطعاً معلوم نہیں۔ اُسنے کہاں سے زہر حاصل کیا۔ غرض خودکشی کیا کے متعلق یہ فیصلہ صادر کیا گیا۔ کہ عارضی دیوانگی کی حالت میں واقع ہوئی ہے۔ اور لاش نہایت رازداری سے سپرد خاک کردی گئی۔

لیکن جونہی کارونر کی عدالت کی کارروائی اخباروں میں چھپی۔ گولڈن سکوئر کے ایک دوا ساز نے اسی اخبار میں اس مضمون کا خط لکھا۔ کہ جوزفائن کی خودکشی کی رات کو ایک دراز قامت عورت نے جسنے چہرے پر نقاب ڈال رکھی تھی میری دوکان پر آئی اور تھوڑی سی مقدار ست افیون کی لیگئی تھی۔ اُسنے صاف و سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔ لیکن جب اُس نے قیمت

ادا کرنے کیلئے بٹوہ سے نقدی نکالنے کو دستانہ اُتارا۔ تو میں نے دیکھا اُسکا ہاتھ غائت درجہ سپید و خوشنما تھا۔ جیسا کسی معزز خاتون کا ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد دو تین اور بھی دوا فروشوں کی چٹھیاں شائع ہوئیں۔ حتیٰ کہ رفتہ رفتہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ ایک خاص حلیہ کی عورت شب مذکور کو متعدد دُکانوں پر گئی تھی اور اُسنے تھوڑی تھوڑی مقدار ست افیون کی ہر جگہ سے خریدی۔ نوکروں سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ممکن ہے جوزفائن رات کو ایک دو گھنٹہ کیلئے باہر گئی ہو اور چونکہ سسیلی کے متعلق کسیکو خیال تک نہ آسکتا تھا۔ کہ اُسنے زہر خریدا ہوگا اسلئے یہی سمجھا گیا کہ جوزفائن نے خودکشی کا ارادہ کر کے خود ہی مختلف مقامات سے ست افیون خریدا تھا۔ اسی زہر کی مدد سے اُسنے اپنی جان ضائع کی۔

لیکن اگر ایکطرف سسیلی کے دلکو اسبات کی خوشی ہوئی تھی کہ کسیطرح کا شبہ اُسکے برخلاف پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ کسیکو معلوم ہوا ہے۔ کہ جس زہر سے بدنصیب جوزفائن نے خودکشی کی تھی اُس کو دراصل سسیلی نے ہی خریدا تھا۔ تاہم دوسری جانب ایک بڑی وجہ اس کیلئے اضطراب و پریشانی کی بھی تھی۔ اور وہ یہ کہ حالات پیش آمدہ میں وہ کس طریقہ پر دوبارہ اُس زہر کا انتظام کر سکتی تھی جو اُس نے اپنے خاوند مسٹر ٹمپرلے کو پہنچانا تھا۔ چونکہ زہر کی پوشیدہ خریداری کا چرچہ شہر کے ہر حصہ میں ہو رہا تھا۔ اسلئے اب دوسری مرتبہ بھیس بدلکر جانے اور سابق کی مانند خریداری کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ایکبار اُسے اس کا خیال آیا۔ کہ لندن سے باہر کسی دور افتادہ قصبہ میں جاکر زہر خریدے لیکن پھر اسکا حوصلہ بھی نہ ہو سکا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ کسی نہ کسی طریقہ پر اپنے خاوند کا حکم بجا لانا بھی ضروری سمجھتی تھی۔ کیونکہ اُسکو معلوم تھا کہ پچاس ساٹھ ہزار پونڈ کی جائداد اسی طریقہ پر قبضہ میں آسکتی ہے۔ اگر وہ ٹمپرلے کی خواہش پوری نہ کرتی۔ تو اُس دولت سے ہاتھ دھو بیٹھنا پڑ سکتے تھے۔ اور ایک ایسی دنیادار عورت کیلئے جیسی کہ مسز ہارڈرس تھی۔ دولت کی [illegible] [illegible] غیر ممکن تھا کہ وہ محض خطر قتل سے ڈر کر حوصلہ ہار دیتی اور مزید کوشش سے دستبردار ہو جاتی۔

باب ۱۷

نشتر

جوزفائن کی خودکشی اور اس تحقیقات کے بعد جو اُس کی لاش کے متعلق ہوئی تھی، چند دن کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اینڈریو ہیلر کے وکیل نے جو انکشافات کئے تھے۔ اُن کا چرچا ہر شخص کی زبان پر تھا۔ اور لوگ طرح طرح کے خیال آرائیاں کرتے تھے۔ ان ایام میں سیسلی صرف دو موقعوں پر گھر سے نکلی۔ اُس کے سوا قریباً ہر وقت وہ مکان کی چار دیواری میں ہی رہا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ تو اُسکو تحقیقات کے موقع پر کارونر کی عدالت میں جانا پڑا۔ دوسری دفعہ وہ اپنی ساس لیڈی مٹلشم کو دیکھنے گئی۔ جو بیٹے کی ناگہانی موت اور بیٹے کے فرار نیز انکشافات کی ذلت کے صدمہ سے نڈھال ہو کر بستر علالت پر دراز تھی۔ ان ایام میں سیسلی نے بارہا سوچا۔ کہ اُسے خاوند کے بارے میں کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ دوبارہ اُن سے ملے اور اس کی خیریت پوچھے۔ یا گھر پر رہ کر خود ہی آئندہ طریقہ سوچنے کی کوشش کرے۔ اسی ادھیڑ بن میں تھی کہ ایکدن خلاف امید اُس کی خالہ مسز ٹمپرلے ملنے آگئی۔

"آہ پیاری خالہ!" سیسلی نے چہرہ پر اُداسی کے آثار پیدا کرکے کہا۔ "اُسدن کے بعد کہ میں آپکے ہمراہ خاوند سے ملنے گئی تھی۔ کس قدر بھیانک وارداتیں ظہور میں آئی ہیں۔ چونکہ اس دُنیا میں ہر شخص اپنی اپنی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اسلئے میں اگر آپ سے ملنے کیلئے نہ آسکی۔ تو مہربانی سے اس کو میری سرد مہری پر محمول نہ کیجئے۔ میں درحقیقت بیمار اور غایت درجہ پریشان تھی۔ اس کے علاوہ گھر سے نکلنے کی جرأت یوں نہ ہوتی تھی کہ سب لوگ مجھ پر انگلی اٹھائیں گے۔ اور اس قسم کی آوازیں ہر طرف سے سننے میں آئیں گی۔ کہ یہ اُس

لیڈی کی مجاور ہے جسنے خودکشی کی تھی۔ اور جس کا شوہر حاضر عدالت ہونے کی بجائے ملک چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔"

"عزیز از جان سلمیٰ" اُس کی خالہ نے جو سسکیاں لیکر رو رہی تھی کہا "مجھے تیری طرف سے کوئی شکوہ نہیں۔" "اس طرح کے حالات میں تو بے شک تُو میرے پاس نہ آسکتی تھی۔ اس کے برعکس میرا اپنا فرض تھا کہ آکر تجھکو تسلی دیتی۔ لیکن میں خود اتنی پریشان اور نڈھال تھی۔"

"خالہ مجھکو آپکے حال سے دلی ہمدردی ہے۔" سلمیٰ نے بُرا سا مُنہ بناکر کہا۔ "کہیے آپ دوبارہ کب اُن سے ملنے گئی تھیں۔"

"میں کل تمہارے خالو سے ملی تھی۔" مسز ٹیمپرلے نے آنسو پونچھتے ہوئے جواب دیا۔ "اُنہوں نے اس آزمائش میں بڑے استقلال کا ثبوت دیا ہے۔ اور ایسا ہونا باعث حیرت بھی نہیں۔ کیونکہ بے گناہ آدمی کو کسیطرح کا خوف نہیں ہوتا۔ آہ سلمیٰ تیرے اپنے شوہر شوہر کی حالت کس قدر رحم انگیز ہے۔ جسکو اچھی طرح معلوم تھا کہ اُس نے اپنی بدنصیب بہن کو مسٹر کلفورڈ کی ہلاکت پر اُکسایا۔"

"خالہ کا ذکر جانے دو۔" مسز ہارڈرس نے کہا۔ "ہیکٹر اچھا ہے یا بُرا کسی نہ کسی روز اس کو لارڈ کا خطاب بہرحال حاصل ہوگا۔ اور میں لیڈی کہلاؤنگی۔ پیاری خالہ اس میں ذرا شک نہیں کہ دُنیا میں ہر شخص لاتعداد مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم ان کے مقابلہ میں کئی باتیں حوصلہ افزا بھی ہوتی ہیں۔"

"بیٹی یہ بالکل صحیح ہے۔" خالہ نے جو اپنی مصیبتوں کے باوجود اس حقیقت کو فراموش نہ کرسکتی تھی۔ کہ سلمیٰ کے نام سے پہلے اب بھی آنریبل کا لفظ لگا ہے۔ اور آگے چلکر وہ یقیناً لیڈی کہلائیگی۔ تسلیم کیا۔ "لیکن ذکر تمہارے ستم رسیدہ خالو کا تھا۔ کل میں اُن سے ملنے گئی۔ تو اُس نے بارہا تمکو یاد کیا۔ جو افسوسناک واقعات پیش آئے ہیں۔ دیر تک اُن کا ذکر کرتا اور مجھ سے

سارے حالات پوچھتا رہا۔"

"کیوں خالہ کیا کیا باتیں اُس نے میری نسبت تم سے دریافت کی تھیں" سیسلی نے جلدی سے پوچھا کیونکہ اُس کو خیال آیا کہ عین ممکن ہے مسٹر ٹمپرلے نے اس ذریعہ سے کوئی اِس قسم کا خفیہ پیغام اُسے بھیجا ہو، جس کا مطلب مسز ٹمپرلے کی سمجھ میں نہ آسکے۔ لیکن وہ خود معلوم کر سکے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔"

"تمہارے خالو نے کہا تھا۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ خاندان منڈل شم پر یہ ناگہانی مصیبتیں نازل ہوئیں۔ پھر اس کے بعد کہا۔ کہ جی چاہتا ہے۔ میں لارڈ منڈل شم سے زبانی اظہار افسوس کر سکوں۔ گو موجودہ حالت میں میرے لیے اُن سے ملنا بہت دُشوار ہے۔"

"ہاں مگر لارڈ منڈل شم تو ہر حال میں قید خانہ کے اندر خالو سے ملاقات کر سکتے ہیں۔" سیسلی نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس نے سوچا کہ غالباً اِس ذریعہ سے مجھکو یاد دہانی کی گئی ہے۔

"تمہارے خالو جوزفائن کی موت کے بارے میں دیر تک ذکر کرتے رہے۔" مسز ٹمپرلے نے تقریر جاری رکھکر کہا "چونکہ جیلخانہ کے اندر اُن کو اخبار دیکھنے کی اجازت نہیں ہے اسلیے بہت سی تفصیل کی باتیں مجھ سے پوچھیں۔ مثلاً یہ کہ جوزفائن کو افیون کا ست کیسے ملا۔ اور اُسے گھر میں کون لایا تھا۔"

"ہاں مگر اس کا جواب تو آپ بڑی آسانی سے دے سکتی تھیں کہ....."

"میں سمجھ گئی۔ تم کہنا چاہتی ہو کہ اُن چٹھیوں سے جو بعض دوا فروشوں نے اخبارات کے نام بھیجی ہیں۔ یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ ایک دراز قد خاتون جو کوئی خاندانی عورت معلوم ہوتی تھی۔ بھیس بدلکر کئی دکانوں پر گئی۔ اور وہاں سے اُس نے تھوڑی تھوڑی مقدار زہر کی خریدی۔"

"خالہ وہ بدنصیب جوزفائن ہی تو تھی" سیسلی نے جلدی سے کہا "مگر خالو نے اُس سے

آگے کیا کہا۔ غالباً یہ تو انہوں نے نہ سمجھا ہوگا۔ کہ میری کسی غلطی یا لاپرواہی سے جوزفائن کو زہر ملا تھا۔"

"یہ بات تو انہوں نے نہیں کی" مسز ٹمپرنے پُرخیال انداز سے بولی۔ "ہاں مگر اتنا کہا تھا۔ کہ لالنسٹ کو یاد رکھنا۔"

"کیا لالنسٹ؟" سیسلی نے بتیابانہ پوچھا۔

"ہاں وہ جو ایک طبی اخبار لندن سے شائع ہوتا ہے۔ کیا یہی نام اس کا نہیں ہے؟"

"آہ میں سمجھ گئی" سیسلی نے خوش ہو کر کہا۔ کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ اس ذومعنی لفظ کی صحیح اہمیت کیا ہے۔ "خالو کو اندیشہ ہے کہ اخبار لالنسٹ اس معاملہ پر سختی سے نقطہ چینی کریگا۔ کہ کیوں نامعلوم شخصوں کے ساتھ اس طرح کے پُراسرار حالات میں زہر بھیجا جاتا ہے۔"

"بیٹی میں نہیں جانتی تمہارے خالو نے اس بارے میں کیا کیا باتیں کہی تھیں۔ کیونکہ میں تو اپنے ہی غموں میں گھلی جاتی ہوں۔ مگر ہاں ایک بات البتہ مجھکو یاد ہے ....."

"وہ کیا پیاری خالہ؟"

"بس یہ کہ لالنسٹ کو یاد رکھنا۔ شائد انہیں ڈر ہے کہ وہ تمہارے خاندان پر حرف گیری کریگا۔ یا اُن کا خیال ہے ..."

"پیاری خالو کی بڑی عنایت ہے۔ کہ اس مصیبت میں وہ میرا اتنا خیال رکھتے ہیں بہرحال آپ اُنسے کہدیجیے۔ کہ میں چند روز کے عرصہ میں ضرور اُن سے ملوں گی۔ اُمید ہے آپ یہ پیغام یاد کر کے اُنکو پہنچا دیں گی۔"

اِس کے بعد مسز ٹمپر رخصت ہوگئی۔ اس کے جاتے ہی سیسلی اپنی لوسنٹ کی میز کے پاس گئی اور اُسکا خانہ کھولکر ایک چھوٹا سا چاقو نکالا۔ جو اُس نے برِاعظم کی سیاحت کے موقع پر خریدا تھا۔

لہ ولایت کے ایک مشہور طبی اخبار کا نام ہے۔ اور اس کے لفظی معنی نشتر کے ہوتے ہیں۔

اسکو کھولکر دیکھتے ہوئے وہ اپنے سے کہنے لگی۔ اگر اس کی دھار اچھی طرح تیز ہو جائے۔ تو یہی نشتر کام دے سکتا ہے۔ موجودہ حالات میں اگر میں بازار سے نشتر خریدنے گئی۔ تو اول تو یونہی شک ہوگا۔ پھر اسمیں یہ خطرہ بھی لگا رہے گا۔ کہ ممکن ہے بعد ازاں وہ دوکاندار جس سے نشتر خریدا گیا۔ اسکو شناخت کرلے۔ پس یہی بہتر ہے کہ اس چاقو کو خوب تیز کرکے خالو کے پاس پہنچا دوں۔ وہ سمجھ لیگا کہ یہ چیز نشتر کے بجائے اسکو بھیجی گئی ہے۔

اس کے بعد وہ اس کمرہ میں گئی۔ جہیں اسکا مضرور شوہر لباس تبدیل کیا کرتا تھا تھوڑی تلاش سے ہی اسکو وہ پتھر کا ٹکڑا مل گیا۔ جس پر مسٹر ہارڈرس استرے کی دھار تیز کیا کرتا تھا۔ اسی پر اس نے چاقو تیز کرنا شروع کیا کچھ عرصہ زور زور سے رگڑنے کے بعد اس نے نہ صرف دھار کو اتنا تیز کرلیا۔ جتنی کہ استرے کی ہوتی ہے۔ بلکہ چاقو کے پھل پر فلارنس کے کسی کارخانہ کا جو نام لکھا تھا۔ اسکو بھی مٹا دیا۔ اس کام سے فارغ ہوکر سسلی نے تھوڑی سی ریت لی۔ اور دیا سلائی کی ڈبیہ میں اس کو بھرا۔ اس ریت کے اندر اس نے چاقو کو اچھی طرح دبا دیا۔ اور جب آخرکار اس ڈبیہ کو بند کرکے اوپر موٹا کاغذ لپیٹا اور اسکے گرد دھاگہ باندھ دیا۔ تو زور زور سے ہلانے کے بعد چاقو کی موجودگی کا گمان نہ ہوتا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے آپ سے کہنے لگی "میرے خیال میں اس پر مہر نہ لگانی چاہیئے کیونکہ اس سے ملارڈ منڈل تھم کو بدگمانی ہوگی۔ پس اسکو اسی حالت میں چھوڑ دینا بہتر ہے۔ تاکہ ظاہرا معلوم ہو اسمیں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جسکو چھپانیکی کوشش کیگئی ہو۔ اگر میں یہ ڈبیہ اسی حالت میں اسے دیدونگی۔ تو کسیطرح کا شبہ اس کے دل میں پیدا نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ سمجھے گا۔ اس کو بآسانی کھولا جا سکتا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ وہ اسے کھولکر دیکھنے کی پروا نہ کریگا۔

باب ۱۸
گہری چال

سب تیاریاں مکمل کرنے کے بعد سیسلی نے وہ ڈبیہ ساتھ لی۔ اور اپنے خسر کے مکان کیطرف روانہ ہوئی۔ اس سے ملکر سب سے پہلے اس نے اپنی ساس کا حال پوچھا جس کے جواب میں اس کے خسر نے کہا۔

"افسوس لیڈی منڈل تھم کی حالت بیحد خراب ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے خطرناک ہے اور ایسا ہونا باعث حیرت بھی نہیں۔ آہ سیسلی کیا کیا مصیبتیں ہمارے خاندان پر نازل ہوئی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کیطرف سے اس خاندان پر لعنت پڑ چکی ہے۔۔۔۔ لیکن یہ بتاؤ کیا تمہیں ہیکٹر کیطرف سے کسیطرح کی اطلاع موصول ہوئی ہے؟"

"جی ہاں! وہ ان دنوں برسلز میں ہے" سیسلی نے جواب دیا۔

"بدنصیب لڑکا! خدا کو ہی بہتر معلوم ہے کہ اس کا کیا انجام ہو گا!" منڈل تھم نے افسوسناک لہجہ میں کہا "اسکو ساری عمر کیلئے یا کم از کم عرصہ دراز سے اپنے وطن سے باہر رہنا پڑیگا!"

"لیکن مائی لارڈ! اس کا کیا مضائقہ" سیسلی نے جواب دیا "یورپ میں بیحساب تماشے اور تفریحیں موجود ہیں۔ اور مجھ سے پوچھئے۔ تو میں دوسرے ملکوں کو انگلستان پر لاکھ درجے ترجیح دیتی ہوں۔ اسی لئے میرا ارادہ عنقریب ہیکٹر کے پاس پہنچ جانے کا ہے!"

"مگر سیسلی!" اس کے خسر نے دفعتاً پُرمعنی انداز سے کہا "کیا تم حال میں اپنے بدنصیب خالو سے بھی ملی ہو!"

"جی ہاں ہوں اور فی الحال اُسی کے بارے میں کچھ کہنے کیلئے آپکے پاس آئی ہوں" مسز ہارڈرس نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھ سے اُس کی سفارش کرانا چاہتی ہو" منڈل شم نے چونکتے ہوئے کہا۔ "سسلی تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں اُس کی کچھ بھی امداد نہیں کر سکتا۔ یہ تو بالکل ایسا ہی معاملہ ہے گویا میں عدالت عالیہ کے ججوں سے درخواست کروں۔ کہ وہ ہیکٹر کو مقدمہ چلائے کے بغیر معافی دیدیں، اور ملک کے اندر واپس آنیکی اجازت دیں"

"مائی لارڈ اطمینان فرمائیے" سسلی نے کہا "میرا خاوند اتنا احمق نہیں ہے۔ کہ ایسی فضول اُمید کو دلیں جگہ دے۔ تاہم اتنا مجھکو معلوم ہے کہ وہ بعض معاملوں میں آپکا قانونی مشیر رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ اتنا خاموش پسند ہے۔ کہ مجھے آپ کے باہمی تعلقات کے بارے میں کسطرح کے حالات معلوم نہیں"

"اچھا خیر ہو گا" منڈل شم نے بیصبری کہا "بہر حال یہ بتاؤ اب وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے"

"مائی لارڈ وہ صرف چند منٹ کیلئے آپ سے ملنے کا خواہشمند ہے۔ میں جب آخری مرتبہ اُس سے ملی ہوں۔ تو اس نے تاکید کی تھی۔ کہ میں آپ سے درخواست کروں کہ جلد از جلد اُس سے ملیں۔ اسکو تقریباً ایک ہفتہ ہو گیا۔ اور میں نہیں آپکو اس کا پیغام پہنچاتی۔ لیکن اُن پے در پے مصیبتوں کے باعث جو ہم پر نازل ہوئی ہیں۔ ایسا نہ کر سکی۔ بہر حال اب جبکہ وہ معاملہ ٹھنڈا پڑنے لگا ہے ..."

"بس سسلی زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں" منڈل شم نے قطع کلام کر کے کہا "میں تمہارے خاوند سے ملنے چلا جاؤں گا۔ بیشک اس سے میرے قانونی تعلقات رہے ہیں۔ اور غالباً وہ اُنہیں کے بارے میں تبادلۂ خیالات کرنا چاہتا ہے بس میں آج ہی اُس سے ملونگا"

"میرے خیال میں گورنر جیل خانہ کیطرف سے آپکو اس بات کی اجازت دیدی جائے گی۔

کہ آپ میرے بدنصیب خالو سے اُس کی کوٹھری میں ایسے طریقہ پر ملیں کہ کوئی پہرہ دار اُس پاس موجود نہ ہو... کیوں ؟" سسلی نے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ اسیطرح ہوگا" منڈل شم نے کہا۔ اور اس کے بعد گھڑی دیکھکر "اب ڈھائی بجے ہیں۔ میں اگر آج ہی اس سے ملنا چاہتا ہوں..."

"تو اس کیلئے کافی وقت ہے" سسلی نے جواب دیا۔

"اچھا تو میں جاتا ہوں" منڈل شم نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر سُنئے تو" سسلی اس انداز سے بولی گویا کوئی بھولی ہوئی بات اُس کو دفعتاً یاد آگئی ہو "ایک چھوٹا سا کام ہے۔ اگر آپ اس کو سرانجام دے سکیں۔ آپکو تکلیف تو بیشک ہوگی۔ لیکن مسٹر ٹیپر لے کو چونکہ نسوار لینے کی عادت ہے۔ اور جیلخانہ کے قواعد بیحد سخت ہیں۔ اسلئے تمباکو خواہ کسی صورت میں ہو۔ کسی قیدی کو پہنچایا نہیں جا سکتا۔ پس اگر ایک چھوٹی سی ڈبیہ ..."

"سسلی یہ تم کیا کہہ رہی ہو!" منڈل شم نے نخوت آمیز لہجہ میں قطع کلام کرکے کہا "کیا تمہارے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میں ایک امیر ابن امیر سلطنت کا رکن اعظم کوئی ایسا فعل کروں۔ جو قواعد جیلخانہ کی رُو سے ممنوع ہے ؟"

"آہ" سسلی نے مُسکراتے ہوئے کہا "اگر آپ معاملہ کو اس روشنی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو میں مجبور نہیں کرتی۔ میں خود جاکر دے آؤنگی۔ لیکن میں چونکہ آج نہ مل سکوں گی۔ اسلئے دیر کیوجہ ظاہر کرتے ہوئے مجبوراً کہنا پڑیگا۔ کہ میں نے لورڈ لارڈ شپ کو اس بے حقیقت کام کیلئے کہا تھا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا..."

سسلی کی چھپی ہوئی چوٹ فوراً کام کرگئی۔ اور لارڈ منڈل شم نے جلدی سے کہا "خیر کوئی بات نہیں۔ تم وہ چیز مجھے دیدو۔ میں پہنچا دوں گا۔ اس کے بعد جب تم اپنے خالو سے ملو۔

تو یہ نہ کہتا کہ میں نے شروع میں انکار کیا تھا!"

"جی نہیں۔ میں کیوں کہنے لگی۔ تاہم اس کا خیال رکھئے۔ کہ جب آپ یہ چیز بدنصیب قیدی کے حوالہ کریں۔ تو کوئی پہرہ دار آس پاس نہ ہو اور کسی کو اس کارروائی کا علم نہ ہوسکے۔"

اس کے بعد اس نے وہ پیکٹ جس میں تیز دھار کا چاقو ریت کے اندر دبا ہوا تھا۔ اپنے خسر کے حوالہ کر دیا۔ اور اس کام سے فارغ ہوکر اپنے مکان پر آ گئی۔ لیکن اب اس کے دل کو یہ سوچ کر بھاری تشویش ہونے لگی کہ وہ ہیبت ناک فعل جس کیلئے ٹھپرسے نے نشتر منگائی تھی۔ کب عمل میں لایا جائیگا۔ کیا وہ آج ہی شام کو خودکشی کر لیگا۔ یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ آلہ خودکشی حاصل کرنیکے بعد اُسکے استقلال میں فرق آجائے۔ اور وہ دو تین دن تک اپنی ہلاکت کی جرأت نہ کرسکے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ وہ نشتر پانیکے بعد یقیناً دیر نہ کریگا۔ کیونکہ اُسکو ڈر لگا رہے گا۔ کہ اس چیز کی موجودگی کا حال کسی کو معلوم نہ ہو جائے۔ جس صورت میں حکام جیلخانہ نشتر اُس سے چھین لیں گے۔ اور آئندہ اُسکی بہت زیادہ سختی سے نگرانی کی جانے لگیگی۔ بس آخری فیصلہ جس پر وہ پہنچی۔ یہی تھا کہ پیکٹ ملنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ اپنی جان ضائع کرے گا۔

پھر اس کا خیال اُس وعدہ کیطرف گیا۔ جو ٹھپرسے نے اپنی جائداد کا بیشتر حصّہ اُس کے نام چھوڑنے کے بارے میں کیا تھا۔ سوچنے لگی۔ کیا وہ اس وعدہ کو پورا کریگا۔ اسمیں شک نہیں اُس کے خاوند نے اُسے مسٹر کیمبل وکیل کا پتہ بتایا تھا۔ اور اگر چاہتی تو اس بارے میں وکیل مذکور سے ملکر سب حالات دریافت کرسکتی تھی۔ لیکن وہ اس خیال سے جانتے ہوئے ڈرتی تھی۔ کہ جب ٹھپرسے نے خودکشی کرلی تو میرے سوالات کو شکی نظروں سے دیکھا جائے گا۔

پس اُس نے معاملہ کو اُسی حالت میں چھوڑ دیا۔ اُسے کامل یقین تھا کہ اس کا خاوند کسی قسم کا دھوکا اُنکو دیگا۔ اور بات ٹھیک اسیطرح ہوگی کہ جسطرح اُسنے وعدہ کیا تھا۔

اس کے بعد وقت بڑی آہستگی سے گذرتا گیا۔ سِسلی نے وہ رات فکر و اضطراب میں کروٹیں

لیے بسر کی۔ آخر جب دن نکلا۔ تو وہ بیتابی سے صبح کے اخبار کا انتظار کرنے لگی۔ لیکن جب اخبار آیا۔ تو اسمیں ٹمپرے کی خودکشی کا حال درج نہ تھا۔ سبیلی دھڑکتے ہوئے دل سے سوچنے لگی: "ممکن ہے ابھی اس واقعہ کی خبر اخبار والوں کو نہ پہنچی ہو۔ اس صورت میں خالہ کیطرف سے عنقریب کوئی اطلاع ضرور آئیگی" چنانچہ وہ ہر لحظہ کسی آدمی کی زبانی خالو کی خودکشی کا پیغام سُننے کا انتظار کرنے لگی۔ لیکن دوپہر ڈھلنی شروع ہوگئی۔ اور خالہ کیطرف سے کوئی پیغام نہ پہنچا۔ اِس کے بعد سبیلی کو یقین ہوگیا کہ مسٹر ٹمپرے نے ابھی تک خودکشی نہیں کی۔ وقت گزارنے کیلیئے وہ لارڈ منڈل شم کے مکان پر چلی گئی۔ اسکی ماں کی حالت پہلے سے بدتر ہورہی تھی۔ منڈل شم اس کے سرہانے بیٹھا تھا۔ سبیلی بھی وہیں ایکطرف بیٹھ گئی۔ لیکن تیمارداری کی مصروفیتوں میں اُسے اپنے خسر سے گفتگو کا موقعہ نہ ملا۔ پس وہ بالکل نہ جان سکی۔ کہ آیا لارڈ منڈل شم یوم گزشتہ کو اُسکے خالو سے ملنے گیا تھا۔ اور اس نے اس کا دیا ہوا پیکٹ اُس کو پہنچا دیا تھا کہ نہیں۔

وہ دن اسیطرح قیاس آرائیوں میں گذرا۔ رات پھر آنکھوں میں کٹی۔ اور صبح کو یوم ماسبق کیطرح پھر اخبار کی آمد کا انتظار ہونے لگا۔ آخر جب اخبار آیا۔ اور سبیلی اُسے ہاتھ میں لیکر کھولنے لگی۔ تو شدت فکر و تشویش سے اُسکا دل زور زور سے دھڑکتا۔ اور انگلیاں کانپ رہی تھیں۔ لیکن جب اُس نے اخبار کھولا تو سب سے پہلے ورق پر یہ موٹے حروف ماتمی نشان کی مانند سیاہ آسما کی نظروں میں پھر گئے: "بدحیلانہ نیوگیٹ میں مسٹر ٹمپرلے کی خودکشی" معلوم ہوگیا کہ اس کے خالو نے آخرکار اپنی جان ضائع کرلی۔ تھوڑی دیر کچھ ایسی کیفیت صدمہ فوری کیوجہ سے یا اس خوشی کے باعث جو سبیلی کے دل کو ہوئی تھی۔ اس پر طاری ہوگئی کہ وہ تفصیل کا ایک لفظ بھی نہ پڑھ سکی۔ آخر جب وہ عنوان کے نیچے لکھی ہوئی عبارت پڑھنے کے قابل ہوئی۔ تو یہ راز اُس پر کھلا کہ یوم گزشتہ

کی شام کو لنکنز ان فیلڈس کا وکیل مسٹر کیمبل جیلخانہ میں ٹمپرلے سے ملا تھا۔ دونوں میں کچھ باتیں ہوئیں جس کے بعد نو بجے کے قریب ٹمپرلے سونے کیلئے بستر پر لیٹ گیا۔ رات کو گیارہ بجے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسا کہ جیلخانہ کا دستور تھا۔ ایک پہرہ دار نے ادھر سے گذرتے ہوئے لالٹین کی روشنی کوٹھری کے اندر ڈالی۔ تو کیا دیکھا کہ بستر کے کپڑے خون سے شرابور ہیں حقیقت حال جلدی ہی معلوم ہوگئی۔ بدنصیب قیدی نے ایک تیز دھار کے چاقو سے اپنی شاہ رگ کاٹ لی تھی۔ اور اب مُردہ بیجان پڑا تھا۔ مضمون کے خاتمہ پر اظہار رائے کے طور پر یہ بھی لکھا ہوا تھا۔ کہ نہیں معلوم چاقو کس طرح قیدی کے ہاتھ آگیا۔ کیوں کہ یوم مذکور کو جن اصحاب نے اُس سے ملاقات کی۔ اُن میں سے کسی پر کسی قسم کا شبہ کرنا غیر ممکن تھا۔

اِس کے تھوڑی دیر بعد سبیلی لنکنز ان فیلڈس کو روانہ ہوئی۔ جہاں اُس کی خالہ رہا کرتی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں غم سے نڈھال پڑی تھی۔ کیونکہ شوہر کی خودکشی کی اطلاع اُس کو تھوڑی دیر پہلے جیلخانہ کے پادری کی زبانی مل چکی تھی۔ سبیلی نے بھی دکھاوے کے آنسو بہانے شروع کئے۔ لیکن اس کے فوراً بعد جب گھر کی نوکرانیوں نے تسلی دی۔ تو اُس نے آنسو پونچھ ڈالے خصوصاً اُس لئے بھی اُسکو اپنے نمائشی غم داندوہ پر غالب آنا پڑا۔ کہ قریباً اسیوقت مسٹر کیمبل وکیل کی آمد کی اطلاع ملی۔ اور چونکہ مسز ٹمپرلے شدت رنج وغم کے باعث کسی سے ملاقات نہ کرسکتی تھی۔ پس اُسنے سبیلی سے درخواست کی کہ تم جاکر دیکھو مسٹر کیمبل کیا کہنا چاہتے ہیں سبیلی جھٹ آمادہ ہوگئی۔ اور کمرہ نشست میں مسٹر کیمبل وکیل سے ملی۔ اِس موقعہ پر بھی اُسنے اپنے چہرہ پر رنج وغم کے آثار پیدا کرلئے۔ اور کہا:۔ "وہ مسٹر کیمبل۔ کسکو خیال آسکتا تھا۔ کہ مسٹر ٹمپرلے کی موت ایسے بھیانک حالات میں واقع ہوگی۔ افسوس اب میری غریب خالہ کا کیا ہوگا؟"

"میڈم یہ سانحہ بیحد جانگداز ہے" مسٹر کیمبل نے جواب دیا "کل شام جب میں آپکے خالو سے ملا ہوں تو اُنکی گفتگو میں ذرا بھی فکر و اضطراب کی جھلک نہ پائی جاتی تھی اور وہ پورے سکون کی حالت میں تھے۔ میں نے تین چار مرتبہ اُن سے پوچھا۔ کیا واقعی آپ اپنی وصیت میں تبدیلی کرنا چاہتے ہیں۔ جسکا جواب اُنہوں نے صورت اثبات دیا۔ مسز ہارڈرسن میں سچ کہتا ہوں کہ کسی طرح کا فتور اُنکی ذہنی حالت میں نظر نہ آتا تھا۔ اور مجھکو بڑے رنج والم کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ اُنکا صحیح الدماغ ہوتے ہوئے خودکشی کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ مقدمہ کی پیشی سے بہت ڈرتے تھے اور اپنے جی میں اچھی طرح سمجھتے تھے کہ اس کا انجام اُن کے خلاف ہو گا"

مگر سیسلی کو ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اُسکو تو فقط یہ جاننے کی بیتابی لگی تھی کہ اُس کے خالو نے وصیت میں کیا شرطیں لکھوائی ہیں۔ بمشکل سے اپنی بیقراری چھپاتے ہوئے کہنے لگی۔ فرمایئے آپ کوئی پیغام میری خالہ کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ چونکہ شدت غم سے نڈھال ہے۔ اسلئے آپ سے نہیں مل سکتی ہیں۔ اگر جائداد کی تقسیم کے بارے میں کوئی اطلاع انکو پہنچانی ہو۔ تو فرما دیجئے۔ میں انکو فوراً خبر کر دونگی"

"یا تو معاملہ کچھ ایسا ضروری نہیں ہے" مسٹر کیمبل نے کہا "تو بھی اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ یہ معلوم کرنے کو بہت بیتاب ہوا کرتے ہیں۔ کہ اُنکے متوفی رشتہ داروں نے اپنی وصیت میں کیا لکھوایا۔ آپکو تو خیر اس معاملہ میں کوئی خاص دلچسپی نہ ہوگی۔ کیونکہ مجھکو پوری طرح معلوم ہے کہ آپنے ..."

"خالو نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ ہفتہ عشرہ پیشتر اُنھوں نے بعض خاص ہدایات آپ کو دی تھیں"

"آہ مگر کل جو پرچہ اُنہوں نے لکھوایا ہے ...."

"کیا کل کوئی خاص بات لکھوائی تھی" سیسلی نے متعجبانہ پوچھا "کیا خالو نے درحقیقت

اس سے بھی زیادہ فیاض ثابت ہوئے ہیں۔ جتنا میرا خیال تھا؟"

مسٹر کیمبل نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھا۔ پھر کہا "مسٹر ہارڈرس آپ یقینی طور پر میرا مطلب سمجھ گئی ہونگی۔ کیونکہ جہاں تک میرا خیال ہے آپ اپنے خالو کے مزاج سے پورے طور پر واقف تھیں۔ بس میں امید کرتا ہوں ..... بشرطیکہ جبکہ اس بارے میں کوئی غلط فہمی نہ ہوئی ہو۔"

"غلط فہمی؟" سیسلی نے اب اور بھی زیادہ حیرت زدہ ہو کر کہا۔ "میں آپکا مطلب نہیں سمجھی"

"بالکل جو ہدایات انہوں نے مجھکو دی تھیں" وکیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا "انسے مجھکو اتنی حیرت ہوئی۔ کہ میں نے انسے تبدیلی کی وجہ پوچھی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ خود مسٹر ہارڈرس نے بڑی بے غرضی سے کام لیکر التجا کی ہے کہ میں انکے بارے میں کوئی فکر نہ کروں!"

سیسلی کا سانس تیز چلنے لگا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

مسٹر کیمبل کیلئے یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ اس پر کیفیت [illegible] طاری ہوئی ہے۔ یا مایوسی کی وجہ سے۔ تقریر کرتے ہوئے کہنے لگا "مسٹر ٹمبریلے نے کہا تھا کہ آپنے چونکہ بڑی فیاضی سے کام لیکر اس تیس ہزار پونڈ کو بھی جو بطور [illegible] کے دیئے گئے تھے۔ اپنے لیئے کافی سمجھا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ مسٹر ٹمبریلے کی جائداد کا بیشتر حصہ خیراتی کاموں میں صرف ہونا چاہیئے۔"

"کیا یہ سب باتیں خالو نے آپسے کہی تھیں" سیسلی نے گلوگرفتہ آواز میں پوچھا۔

"جی ہاں اور اطمینان فرمایئے میں اپنی طرف سے کسیطرح کی مبالغہ آرائی نہیں کرتا۔ کیونکہ اس طرح کا المناک واقعہ جیسا اس وقت پیش آیا ہے۔ ..."

"بہرحال ان کی جائداد کا آخر کیا ہوا؟" سیسلی نے جسطرح ممکن تھا اپنے اضطراب پر غالب آکر پوچھا۔ "میں .... دراصل میں اپنے لئے نہیں۔ بلکہ محض پیاری خالہ کیطرف

سے یہ باتیں پوچھ رہی ہوں "

" اوہ اگر آپ مسٹر ٹمپرلے کیلئے پوچھتی ہیں۔ تو اطمینان فرمایئے کہ اُن کا پورے طور پر خیال رکھا گیا ہے " وکیل کیمبل نے کہا " بیس ہزار پونڈ ایسے طریقہ محفوظ کر دیئے گئے ہیں کہ انکا خود مسٹر ٹمپرلے کی عین حیات تک اُسکے گذارہ کیلئے کافی ہوگا۔ اور آپکے لئے مسز بارڈ ہیں "

" آہ " سیسلی کے مُنہ سے نکلا۔ اور اسکے دل پر پھر اُمید کی جھلک پیدا ہونی شروع ہوگئی۔

" آپ کیلئے مسٹر ٹمپرلے نے بیس پونڈ چھوڑے ہیں۔ کہ اُسلئے آپ اُنکی یادگار قائم کرنے میں حصہ لے سکیں " وکیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا " میرا خیال ہے کہ مسٹر ٹمپرلے نے یہ سب باتیں محض اس خیال سے کی تھیں۔ کہ انکو ڈر تھا مقدمہ کا فیصلہ اُن کے خلاف ثابت نہ ہو۔ ورنہ اس وصیّت کی تحریر کے موقعہ پر خودکشی کا ارادہ ہرگز اُنکا نہیں تھا۔ بہرحال جیسا میں نے بیان کیا۔ بیس ہزار پونڈ اس طرح وقف کرنیکے بعد اُنھوں نے پینتیس ہزار پونڈ کی باقی جائداد بارہ ہسپتالوں اور متعدد خیرات خانوں کے نام چھوڑی ہے "

" بس میں سمجھ گئی " سیسلی نے اب اپنی جگہ سے اُٹھکر کھڑے ہوتے ہوئے کہا " اور اب میں جاکر سب حال اپنی خالہ کو بتاتی ہوں " اتنا کہکر وہ تیز چلتی کمرہ سے رخصت ہوگئی۔ اور مسٹر کیمبل حیران و ششدر یہ سوچتا رہگیا کہ وہ خوشی کی حالت میں گئی ہے یا برگشتہ خاطر ہوکر۔ "

لیکن جیسا ناظرین سمجھ سکتے ہیں سیسلی اپنی خالہ کے پاس نہ گئی تھی۔ ٹوپی اور شال اوڑھکر تیز چلتی وہ اس گھر سے رخصت ہوگئی۔ ایک کرایہ کی گاڑی میں بیٹھکر اُس نے گاڑیبان کو اپنے مکان کا پتہ دیا۔ اور وہاں پہنچکر اپنے کمرے میں اوندھے مُنہ صوفے پر لیٹ گئی۔ اور دیر تک بڑے زور سے مٹھیاں کس کس مارتے اور بیتابی کی حالت میں کروٹیں لیتے ہوئے غصہ جوش اور مایوسی کے الفاظ کہتی۔ اور دُنیا بھر کے بُرے لفظوں میں ٹمپرلے کو کوستی رہی۔ اب اس کو معلوم ہوا کہ جو فریب کاری اُس نے جہیز کا روپیہ حاصل کرنے میں اپنے خالو

سے کی تھی۔ آج اپنی خودکشی کے ذریعہ سے اُس نے پوری طرح کا بدلہ لے لیا۔ اُس نے
اُسکو اپنے لیئے سامان خودکشی مہیا کرنیکا ذریعہ بنایا۔ اور اس کے ساتھ ہی جھوٹے وعدے
کر کے انجام کار اُس کو دھوکا دیا۔ پھر اس پر کفایت نہ کر کے دُنیا کو یہ جتلایا۔ کہ اُسنے
یعنی سیسلی نے اپنی رضامندی اور خوشی سے یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد اُس
کے نام چھوڑنے کی بجائے خیراتی کاموں میں صرف کرے۔ پھر ان سب باتوں پر مستزاد یہ
کہ وہ بیس ہزار پونڈ کی بے حقیقت رقم اس کیلئے چھوڑ مرا۔ کہ اس سے وہ اپنی خالو کی یادگار
قائم کرنے میں حصہ لے۔ اس سے زیادہ مضحکہ انگیز حالت اور کیا ہو سکتی تھی۔
کئی گھنٹے اسی حالت میں گذر گئے۔ اس کے بعد کسی نے کمرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سیسلی
نے جہانتک ممکن تھا اپنے چہرے پر آثار سکون پیدا کیئے۔ اور چونکہ وہ روتی نہ تھی۔
اس کا غصہ اتنا شدید تھا کہ آنسو پیدا ہی نہ ہوسکتے تھے۔ اسلیئے آنکھیں پوچھنے کی ضرورت
پیش نہ آئی۔ اس کے اپنے کمرہ میں بند ہونیکے واقعہ کو بھی کوئی خاص اہمیت نہ دیجاسکتی
تھی۔ کیونکہ نوکر یہی سمجھتے تھے کہ اپنے خالو کی خودکشی سے غمزدہ ہو کر علیحدگی میں پڑی ہے۔
اتنے میں ایک نوکرانی داخل ہوئی اور کہنے لگی "بالو لارڈ منڈل شم آپ سے ملنے کیلئے آئے ہیں"
سیسلی کمرہ نشست کیطرف گئی۔ جہاں اُس کا خسر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ یہ بات
اُسکو کھٹک گئی تھی کہ وہ کسی قسم کا سوال اُس سے پوچھے گا۔ پس اُس زمانہ ساز عورت نے اپنے
چہرہ کا انداز ایسا بنا لیا گویا کسی طرح کا شبہ حقیقت حال کے متعلق اُسکو بالکل ہی نہیں
ہوا۔ بات پلٹتے ہوئے کہنے لگی "مائی لارڈ کہیئے لیڈی منڈل تو بخیریت ہیں"
"سیسلی تیری ساس کی حالت ابتر ہے" منڈل شم نے جواب دیا۔ "مگر میں فی الحال
اُس کے متعلق کوئی خبر دینے نہیں آیا۔ در حقیقت ایک بڑا ہیبتناک، واقعہ پیش آیا ہے"
"میں سمجھ گئی"، سیسلی نے مُنہ سے چھپاتے ہوئے کہا "میرا بدنصیب خالو... مجھے پہلے

ما اس کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے"

"سیسلی میری طرف دیکھ اور صدق دل سے میرے اس سوال کا جواب دے" لارڈ منڈل شم نے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "کیا وہ چیز جس سے اس نے خودکشی کی تھی میرے ذریعہ سے اس کو نہ پہنچائی گئی تھی"

جیسا لکھا جا چکا ہے سیسلی کو پہلے ہی خیال پیدا ہو چکا تھا۔ کہ اس قسم کا سوال ضرور اس سے پوچھا جائیگا۔ پس الفاظ سنکر اس نے اپنے چہرہ پر اس قسم کے آثار حیرت و سراسیمگی پیدا کئے کہ منڈل شم کو اطمینان ہو گیا۔ اور اس سے پہلے کہ بیوی اس کے سوال کا جواب دیتی۔ اس نے اپنی جگہ سے اٹھکر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہنے لگا "سیسلی میں معافی کا خواستگار ہوں معلوم ہو گیا۔ میں نے تیری نسبت غلط اندازہ کیا تھا۔ خیر اس مضمون کو جانے دو۔ اور یہ بتاؤ۔ کیا مسٹر ہمبرلے نے اپنی جائداد کا کچھ حصہ تمہارے نام بھی چھوڑا ہے"

"بالکل نہیں" مسز ہارڈرس نے جواب دیا "اور اس ایک واقعہ سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ کم از کم میرا ہاتھ ان کی خودکشی میں ہرگز نہ تھا"

اس کے تھوڑی دیر بعد لارڈ منڈل شم رخصت ہو گیا۔ اسی رات سیسلی اپنے شوہر کے اس بر سلز جانے کیلئے ڈوور روانہ ہو گئی۔ اس کے دوسرے دن لیڈی منڈل شم نے پہلے کچھ سنبھالا لیا۔ لیکن اس کی حالت دوبارہ ردی ہونے لگی۔ اور اس نے اپنے شوہر کے بازوؤں میں جان دیدی ⁂

باب ۱۹

پُراسرار مُلاقات

قصہ کا آخری منظر شہر جینوا سے تعلق رکھتا ہے۔

دِن غیر معمولی گرم اور عالس ثابت ہوا تھا۔ لیکن جب آخرکار جھٹ پٹے وقت نے رات کی آمد کی خبر دی۔ تو بادِ نسیم کے جھونکے باغات سے گذر کر نکہت افشانی کرتے ہوئے چلنے لگے۔ مغربی گوشہ سے تاریکی کا زور ہُوا۔ سورج بادل ناخواستہ زرّیں پہاڑوں کے دامن میں اُترنے لگا۔ اور لیلائے شب نے مارے شرم کے سیاہ نقاب مُنہ پر ڈال لی۔ اِسی وقت میں ایک دراز قامت آدمی ٹوپی جھکائے کھُلا سا فرغل اوڑھے ایک ہوٹل کی ڈیوڑھی میں داخل ہُوا۔ دیر تک شہر کے برزن و بازار کا بے مدعا گشت کرتے رہنے کے بعد وہ آخرکار چارسو اندھیرا چھا لیتے دیکھکر اسجگہ پہنچا۔ اور ٹوپی اور لبادہ اُتارنے کے بغیر اُن مہمانوں کو دیکھنے لگا۔ جو پہلے سے جمع تھے۔ اور جن کی تعداد بارہ کے قریب تھی۔ جسطرح اندازِ تجسس سے اُس نے اُن لوگوں کو دیکھا۔ اُس سے پایا جاتا تھا۔ کہ نووارد کے مزاج میں شک کا عنصر غالب ہے۔ لیکن معلوم ہوا۔ کہ حاضرین کو ایک نظر دیکھنے سے اُس کا اطمینان ہو گیا۔ کیونکہ اب اُس نے ٹوپی اُتار دیوار کی کھونٹی سے لٹکا دی۔ لبادہ بھی ایکطرف رکھدیا پھر گھنٹی بجائی۔ اور نوکر کو کھانا لانیکا حکم دیا۔ عرصہ قلیل میں سامان کل و شرب اُس غیر معمولی پھُرتی سے جو برّاعظم یورپ کے ہوٹلوں سے مخصوص ہے۔ میز پر لاکر رکھدیا گیا۔ اور وہ کھانے کی نیت سے کرسی پیکر بیٹھ گیا۔ لیکن یا تو واقعی اُس کو اشتہا نہ تھی۔ یا کوئی غیر معمولی بیقراری اُس کے جی کو لگی ہوئی تھی۔ کیونکہ کھانیکو اُس نے قریباً بے چکھا ہی چھوڑ دیا۔

البتہ شراب کے کئی جام پے در پے پیئے۔ اندازہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اِس طریقہ پر اپنے تفکرات کو غرقِ شراب کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اُس کی پیشانی کے بل اور نگاہ کا دزدیدہ پن نیز اُس کا تھوڑی دیر بعد ہر مرتبہ جب دروازہ کھلے۔ اُس کیطرف دیکھنا ظاہر کرتا تھا۔ کہ اُس کے جی کو کسیطرح کا خطرہ یا اندیشہ لگا ہوا ہے۔

رفتہ رفتہ وہ سب آدمی جو کھانے کے کمرہ میں جمع تھے۔ رخصت ہوگئے۔ اور یہ اکیلا ہی باقی رہ گیا۔ تنہائی پاتے ہی وہ اپنے بڑھتے ہوئے اضطراب کو چھپائے نہ چھپا سکا اور اٹھکر بیتابانہ کمرہ کے اندر ٹہلنے لگا۔ کبھی چلتے چلتے ٹھہر جاتا۔ پھر زور سے سانس لیتا۔ اور اس کے بعد دوبارہ بیٹھ جاتا تھا۔ ناگاہ اُس نے اپنی جیب میں سے دو بہت چھوٹے اور نہایت نفیس ساخت کے پستول نکالے۔ جنہیں اُس نے تند و قہر آلود نظروں سے دیکھا۔ اس کے بعد دوبارہ اُنکو جیب میں ڈالکر گھنٹی بجائی۔ اور جب نوکر حاضر ہوا تو اُسے شراب کی ایک اور بوتل لانیکا حکم دیا۔

اس کے تھوڑے عرصہ بعد کمرہ کا دروازہ کھلا۔ اور ایک مرد شریف جس کے بالوں گلچھوں اور مونچھوں کی رنگت ملگجی سیاہ و سپید تھی۔ داخل ہوا۔ اس کو دیکھکر وہ آدمی جو پہلے سے بیٹھا تھا۔ زور سے چونکا۔ اور اس کے انداز سے پایا گیا۔ کہ نہیں جانتا کہ اس موقعہ پر کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

"اوہو کیا آپ ہیں مسٹر ہارڈرس"؟ اس آدمی نے جو بعد میں وارد ہوا تھا۔ پہلے کیطرف بغور دیکھنے کے بعد جلدی سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ مصافحہ کیلئے آگے کر دیا۔ ہیکرسلے ۔۔۔ کیونکہ جس آدمی کا ذکر پیشتر کیا جاتا ہے۔ اور جس کے بدن میں لرزش دلمیں بیقراری اور جیبوں میں پستول تھے۔ درحقیقت لارڈ منڈل ہٹم کا بدنصیب وارث ہی تھا۔ عجیب طرح کے جوش سے دُوسرے آدمی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر ہلایا۔

پھر بولا: "مردن میرے دوست اسوقت تم سے ملکر بیحد خوشی ہوئی ہے۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں۔ کہ تم اتنے دن کہاں رہے ہے؟"

"زیادہ تر پیرس میں" وائیکونٹ مردن نے جواب دیا۔ "ہیکٹر میرے عزیز دوست۔ جو بھیانک خبریں پچھلے دنوں تمہاری بنسبت سُننے میں آتی رہی ہیں۔ اُن کا میرے جی کو بے حد.... انتہا درجے افسوس ہے...."

"بیشک میں کئی طرح کی مصیبتوں کا شکار رہا ہوں" ہارڈرس نے متین لہجہ میں کہا "بہت بُری.. انتہا درجے تکلیف دہ مصیبتیں" مردن نے اضافہ کیا "مجھکو بتایا گیا ہے۔ معاف کرنا میری عادت صاف گوئی کی ہے.... ہاں میں نے سُنا ہے کہ تمہارے لیئے انگلستان میں ٹھہرنا غیر ممکن ہوگیا تھا۔ لیکن کوئی بات نہیں آدمی پر وقت آیا ہی کرتے ہیں۔ میں اپنی بے ضرورت ہمدردی کے اظہار سے تمہاری ان تکلیفوں کو اور زیادہ بڑھانا نہیں چاہتا۔"

"اس کے باوجود مردن میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" ہارڈرس نے کہا "بارہا ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دُنیا بھر کی مصیبتیں بُڑیا باندھکر میرے سر پر پھینکدی گئی ہیں۔ اول میری بد نصیب بہن کی خودکشی پھر ماں کا انتقال اور میری بے بسی کا یہ عالم کہ جنازہ کو کندھا تک نہ دے سکا!"

"بڑے افسوس کی بات ہے انتہا درجہ افسوس کی بات ہے" مردن نے کہا "لیکن تمہاری بی بی کیا پیچھے رہ گئی۔ یا وہ بھی ساتھ ہے۔"

"وہ برسلز میں بیمار پڑی ہے۔ جب اُس کے خالو کا انتقال ہوگیا اور وصیت سے پایا گیا کہ اُس نے اُس کے نام کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ تو اتنا سخت صدمہ اُس کے دلکو ہوا کہ نہ سہہ سکی....."

"افسوس! افسوس!" "تاہم یہ بھی گیا۔ اس کا وہ عالو کون تھا۔ لیکن جانے دیجیے، معاملہ بیحد المناک ہے۔ مختصر یہ کہ تم مسٹر ہارڈرس کو برسلز میں بیچارہ چھوڑ کر چلے آئے۔ اور اس کے بعد پیرس گئے۔ جہاں کے انگریز باشندوں نے حسن اخلاق کے بدلے ناشائستگی کا سلوک کیا۔"

"مگر میں نے درحقیقت کسی کی بے مرتبی اور بیوفائی کے باعث پیرس نہ چھوڑا تھا" ہیکٹر قطع کلام کرکے کہنے لگا۔ "واقعہ یہ ہے کہ مجھکو بیتھونس ہوٹل میں ٹھہرے صرف دو دن ہوئے تھے۔"

"پھر تم کیوں چلے آئے" مردن نے دریافت کیا۔

"ٹھیک! یہی وجہ ہے جس سے مجھکو برسلز سے رخصت ہونا پڑا تھا" ہارڈرس نے جواب دیا۔ "مردن تم چونکہ دردشناس اور دوست ہو۔ اس لیے کوئی بات تم سے چھپا کے نہ رکھونگا۔ امر واقعہ یہ ہے" لیکن کہتے ہوئے ناخوش نوجوان نے سہمی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا۔ "میں جن دنوں برسلز ٹھہرا ہوا تھا۔ تو یہ اڑتی سی خبر میرے کانوں میں پڑی تھی۔ کہ انگلستان کی خفیہ پولیس کا ایک آدمی مجھے ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ اور گورنمنٹ بلجیم کا ارادہ وقت آنے پر مجھے اسکے حوالے کر دینے کا ہے۔ بعدازاں یہی افواہ پیرس میں میں نے سُنی۔ اور ایسا ہی ارادہ گورنمنٹ فرانس کا معلوم ہُوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مجھکو دونوں مقامات سے بھاگتے بن پڑی۔ اب جیسا تم دیکھ رہے ہو۔ عزت و ناموس کا بھی خیال نہ کرکے بازاروں میں مارا مارا پھرتا ہوں۔ ٹھیک وہ حالت اس وقت میری ہے جس طرح بچے آنکھ مچولی میں کیا کرتے ہیں۔"

"واللہ بڑی دردناک اور ناخوشگوار حالت ہے" وائیکونٹ نے کہا۔ "ہارڈرس مجھے سچ مچ تمہاری حالت پر ترس آتا ہے۔ لیکن یہ بتاؤ۔ کیا اس انگریز جاسوس کا قصہ

درحقیقت صحیح ہے۔ یا تم محض کسی جھوٹی افواہ سے ڈر کر بھاگ نکلے ہو!"

"اب میں اس کا جواب آپکو کیا دوں؟" ہارڈرس نے رحم کی ملتجی نظروں سے دیکھکر کہا: "خدا کو ہی بہتر معلوم ہے کہ قانون اس بارے میں کیا ہے۔ کیا سچ مچ یورپ کی حکومتیں مجھے برطانی انصاف کے حوالہ کر سکتی ہیں۔ یا انکو ایسا کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ مارے ڈر کے میں کسی وکیل سے بھی پوچھ نہیں سکتا۔ یہی بہتر معلوم ہوا کہ سلامتی کا پہلو اختیار کر لوں۔ مردن میں بڑی آفت میں پھنسا ہوں۔"

"سچ مچ تمہاری حالت قابل رحم ہے" مردن نے تسلیم کیا "لیکن ہاں تم اسجگہ کب آئے تھے؟"

"کل رات .... اور تم؟"

"میں آج سہ پہر آیا ہوں" پھر اس میز کیطرف دیکھکر جس پر شراب کی بوتل پڑی تھی اس نے کہا: "معلوم ہوتا ہے تم کھانا کھا چکے۔ میں بھی کھانا چاہتا ہوں۔ مگر ایک دوست کا انتظار ہے۔ اور تم اس کو جانتے بھی تو ہو۔ وہی فنٹز ہربرٹ جو اس ڈویل میں تمہارا نائب بنا تھا جب میں عرصہ ہوا تمہارا مقابلہ انگریز نوجوان کے ساتھ ہوا تھا۔ جس کا سابقہ نام مجھکو یاد نہیں۔ بہرحال اب وہ کونٹ آف کیمبر ہو کہلاتا ہے!"

"میں سمجھا۔ چارلس ڈی ویر سے تمہاری مراد ہے" ہارڈرس نے کہا: "تو کیا فنٹز ہربرٹ اسجگہ بھی آیا ہوا ہے؟"

"ہاں لیکن سنو!" وائیکونٹ مردن نے ہارڈرس کا سوال ان سنا کر کے کہا: "اس ڈویل کا ذکر کرنے سے میرے خیالات کی رو ان دو خوبصورت لڑکیوں کیطرف چلی گئی۔ وہ جو دو خانہ زاد بہنیں تھیں۔ اور اگر تم بھولے نہیں ہو تو یاد ہوگا کہ ہم ایک کو حسن اور دوسری کو جوشن کے نام سے موسوم کیا کرتے تھے!"

"ہوگا" ہیکٹر نے لاپرواہی سے کہا۔ پھر جلدی سے میز کیطرف مڑ کر اس نے شراب

کی بوتل اُٹھائی اور کانپتے ہوئے ہاتھ سے ایک گلاس بھر کے پی گیا۔ اس کے بعد کہنے لگا۔
"تم نے خوشی کا ذکر کر کے میرے سینے کے دبے ہوئے زخم تازہ کر دیئے۔ فلاریبل جس کا دوسرا
نام خوشی ہے۔ کبھی میرے جان و دل کی مالک تھی۔"

"ہارڈرس واللہ تمہاری باتیں میرے فہم و ادراک سے باہر ہیں" وائیکونٹ نے متعجبانہ دیکھ کر
کہا: "ایسی خوبصورت بیوی رکھتے ہوئے جس کا ثانی سچ کہتا ہوں یورپ بھر میں نہیں ہے چہرہ کی
خوبصورتی شاید کسی میں ہو۔ لیکن تمامت خط و خال کی موزونی تو اس پر ختم ہے... لیکن معاف کرنا
میں اس طرح کے لفظ تمہاری بیوی کی شان میں تمہارے ہی کہتا ہوں"

"بلا سے جو تمہارا جی چاہے کہہ جاؤ" ہیکیرڈ نے جھلا کر جواب دیا "لیکن میرے سامنے اگر
کسی کی بڑائی کرنا چاہتے ہو۔ یعنی اگر اس دنیا میں کوئی ایسی عورت ایسی ہے۔ جس کیلئے ایک
سمجھدار آدمی بھی احمق بن سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ ایک ایسی عورت جس میں شاندار نفاست
کے ساتھ ساتھ سارے اوصاف سرمستی موجود ہوں۔ جو زاہد فریب اور غارتگر تحمل ہو۔ جو
عاشقوں کو ترسانا اور جھنجھلانا جانے.... کسی ایسی عورت کا ذکر اگر مجھ سے کرنا چاہتے ہو۔
تو یاد رکھو۔ وہ فلاریبل کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتی"

"اور یہ اس حال میں کہ تھوڑی دیر پہلے تم کہہ رہے تھے۔ مجھ کو اس سے نفرت ہے"
مردن نے کہا "آخر یہ متضاد باتیں کس لئے ہیں یہ تو انتہا درجہ پر اسرار معاملہ ہے"

"خیر میں نہیں جانتا۔ یہ کیفیت مجھ پر کیوں طاری ہوئی ہے" ہارڈرس نے جو تھوڑی
تھوڑی دیر کے بعد شراب پیئے جاتا تھا۔ وحشت آمیز نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
جواب دیا: "بہرحال مجھ کو اگر اس کا وصل نصیب ہو جائے۔ تو پھر میں اس دنیا کی ساری عقوبتیں
بخوشی برداشت کرونگا۔ ہائے جب میں سوچتا ہوں۔ کسطرح وہ ایک لمحہ عاشق کو ملتی اور
اس کے بعد مایوسی کا نشانہ بناتی ہے۔ تو بخدا سچ کہتا ہوں"

"مگر کیا وہ درحقیقت ایسا کرتی ہے؟" وائیکونٹ نے پوچھا۔

"آہ تم سمجھے نہیں۔ وہ اس وقت تو ایسا نہیں کرتی" ہارڈرس نے جواب دیا۔ "مگر پیشتر یہ ساری باتیں کر چکی ہے۔ اسلئے کبھی میں اُس سے نفرت کرنے لگتا ہوں۔ اور کبھی محبت....

آہ وہ ٹیورن کا واقعہ مجھے یاد ہے......"

"کس واقعہ کا ذکر کر رہے ہو؟" مرون نے متحیرانہ پُوچھا "ہیکٹر تمہاری باتیں سُن سُنکر میں بے حد متعجب ہو رہا ہوں"

"شہر ویں نمکو بتاتا ہوں" نوجوان نے پھر ایک مرتبہ شراب کا گلاس پُر کر کے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ "دراصل"

مگر اس سے پہلے کہ وہ قصہ کا آغاز کرتا۔ دروازہ کھلا اور ایک آدمی کمرہ میں داخل ہوا۔ ہیکٹر کو چونکہ ہر وقت برطانی پولیس کے بھیجے ہوئے جاسوس کا کھٹکا لگا رہتا تھا۔ اسلئے اُس نے جلدی سے منہ پھیر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نووارد فوراً ہی اُس کی صورت نہ دیکھ سکا۔ البتہ وائیکونٹ کے پاس جاکر اُس نے کہا: "مرون جانتے ہو۔ کون اس وقت ہوٹل میں آیا ہے؟"

"تو بھلا کیونکر جان سکتا ہوں"

"ایک پریجمال عورت جس کے ہمراہ ایک خوبصورت کنیز اور ایک مرد شکیل ہے۔ جو نہیں معلوم اس کا شوہر ہے یا آشنا؟"

"لیکن وہ خود کون ہے؟"

"فلاریبل سٹر کو جانتے ہو؟"

"کیا فلاریبل!" ہیکٹر نے بیتابانہ پیچھے مڑ کر کہا:

"کون مسٹر ہارڈرس!" نووارد نے پہلے متعجبانہ کہا لیکن فوراً اس کے انداز میں نخوت

اور سرد مہری کی جھلک پیدا ہو گئی۔"

"فٹز ہربرٹ جلدی بیان کرو۔ کیا فلاریبل اسجگہ آئی ہے؟" ہیکٹر نے جو اپنے بڑھتے ہوئے اضطراب کیوجہ سے یہ معلوم نہ کر سکا تھا کہ نو وارد کے انداز میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ کہا۔

"مسٹر ہارڈرس" کپتان فٹز ہربرٹ نے سرد سی لہجہ میں جواب دیا۔ "اگر آپ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ تو میں اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ اس نام کی ایک خاتون ذرا سی دیر پہلے ہوٹل کے صحن میں گاڑی سے اُتری ہے"

"کتنی عجیب بات ہے؟" ہیکٹر نے باندازِ حیرت سے کہا "کیا اسجگہ ہماری ملاقات ہونی تھی۔ مگر کیوں صاحب" اُس نے فٹز ہربرٹ کیطرف مُڑ کر پوچھا، اور اب اُس کا چہرہ مارے غصہ کے سپید ہو گیا۔ "غالباً آپنے کہا تھا کہ اُس کو چاہنے والا کوئی مرد بھی اس کے ساتھ ہے۔ کیا درحقیقت ایسا ہے؟"

"صاحب آپ اس بارے میں اپنے طور پر دریافت حال کر سکتے ہیں"۔ کپتان فٹز ہربرٹ نے سرد لہجہ میں کہا۔ اور اسکے ساتھ ہی نخوت اور حقارت سے ہارڈرس کیطرف پیٹھ پھیر لی۔ عام حالات میں ہیکٹر اسطرح کا ذلت آمیز سلوک کبھی گوارا نہ کرتا۔ یہ تو وہ گھونسا تانکر فٹز ہربرٹ کو مارتا یا اسکو ڈوئیل کا چیلنج دیتا۔ مگر اس موقع پر وہ اپنے خیالات و افعال کا مالک نہ تھا۔ بس ہجوم جذبات کیوجہ سے جو اُسکے دماغ پر مسلط تھا۔ وہ اس نمایاں حقیقت کو معلوم نہ کر سکا۔ کہ بدأطوار فٹز ہربرٹ کا سلوک نیک سیرت مردوں کے برتاؤ سے کتنا مختلف ہے۔

فٹز ہربرٹ کے پیٹھ پھیر لینے کے بعد وہ چند منٹ نظریں جُھکائے اُس مقام پر کھڑا رہا۔ پھر یہ الفاظ کہکر "او فلاریبل یہاں آگئی" دیوانہ وار دروازہ کیطرف دوڑا۔ اور اسی حالت میں کمرہ سے باہر نکل گیا۔

باب ۔ ۲۰

انجام

ہوٹل کے ایک حصہ میں فلاریبل لسٹر سارڈینا کے شکیل افسر کپتان سینٹ ڈ یڈیر
اور اپنی وفادار و خوبصورت کنیز انٹونیا کی ہمراہی میں ہوٹل کی منتظم عورت کے پیچھے پیچھے ان کمروں
کیطرف جا رہی تھی۔ جو اُنکے رہنے کیلئے مخصوص کئے جا چکے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ فلاریبل اور
اُس کا شیدائی دو تین ہفتے جنوا میں بسر کرنے آئے تھے۔ اور سینٹ ڈیڈیر نے خاص طور
پر اس مطلب کیلئے چھٹی حاصل کی تھی۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ فلاریبل اپنے عاشق اور کنیز کے ہمراہ جنوا آئی تھی۔ ہوٹل والی
اُنکو ایک آراستہ کمرے میں لیگئی۔ اور جبکہ کھانا میز پر رکھے جانے کی تیاریاں ہو رہی تھیں
یہ لوگ تبدیل لباس کی ضرورتوں سے فارغ ہونے کیلئے الگ الگ کمرے میں چلے گئے۔
سینٹ ڈیڈیر ایک کمرہ میں گیا۔ اور فلاریبل انٹونیا کو لیکر دوسرے کمرہ میں داخل ہوئی۔
اُسجگہ پہنچکر خادمہ نے جسکی دیرینہ خدمت گذاری اور خالص وفاداری نے اسکو ایک
حدتک بے تکلیف بنا دیا تھا۔ کہا: "پیاری سینوراتیں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں،
چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ لیکن میں یہ کہے بنا نہیں رہ سکتی۔ کہ بعضیب دشمناں آج آپ کا
جی بہت اُداس ہے!"

"کیا سچ"، فلاریبل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی سرکار میں غلط عرض نہیں کرتی۔ صبح آپکا لباس بدلواتے ہوئے میں نے جو بات
دیکھی تھی، وہی اب دیکھنے میں آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ آپ رہ رہ کر سرد آہیں بھرتی ہیں!"

"انٹونیا بس رہنے دے" فلاریبل نے کہا "اسطرح تو ایکدن تو اپنے آپکو وہی سمجھنے لگیگی"

"سینورا میں آپ سے معافی کی طلبگار ہوں" وفادار کنیز نے مایوسانہ کہا۔ "آپ کو بہتر معلوم ہے میں عرصہ درازکی تمکو ار وفادار ہوں"

"ہاں یہ تو میں اچھی طرح جانتی ہوں" فلاریبل نے جوابدیا "پس اگر میرے منہ سے کوئی سخت لفظ نکلا ہو تو برا نہ ماننا۔ اور اب جان لے کہ بیشک میری طبیعت اداس ہے۔ لیکن امید ہے۔ یہ عارضی کیفیت جلد رفع ہو جائے گی۔ کیا کروں وہ خواب جو وقت یاد آتا ہے"

"اوہ پیاری سینورا!" انٹونیا نے خواب کا ذکر سنکر کسیقدر چہکتے ہوئے لہجہ میں کہا "اگر آپ کسی خواب ہی کے باعث اتنی ملول ہیں۔ اور اس کے علاوہ کوئی اور وجہ آپکی افسردگی کی نہیں ہے۔ تو پھر میرے خیال میں ....."

"انٹونیا اسمیں شک نہیں۔ وہ محض ایک خواب تھا۔ جو میری افسردگی کا باعث ہوا ہے" فلاریبل نے جوابدیا "لیکن جب دیکھتی ہوں کہ اس خواب میں ٹھیک وہی باتیں نظر آتی ہیں مگر آہ تم ان معنوں کو کیونکر سمجھ سکتی ہو۔ میں نے ابھی تک پوری کیفیت تو تم سے بیان ہی نہیں کی۔ واقعہ دراصل یہ ہے کہ جو خواب میں نے اب کی بار دیکھا ہے۔ اُسیکو میں ایکدو دفعہ پہلے دیکھ چکی ہوں۔"

"سینورا یہ کیا بڑی بات ہے" انٹونیا نے تسلی بخش لہجہ میں جوابدیا "بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک خواب کا اثر دل پر قائم رہجانے سے پھر کسی موقعہ پر دکھائی دیتا ہے"

"خیر کوئی بات نہیں۔ میں اپنی افسردگی پر غالب آنیکی کوشش کروں گی" فلاریبل نے آخرکار کہا۔ "مجھے اس بات کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کہ اپنی وجہ سے اوروں کو بھی اداس کروں۔ اس کے علاوہ میں خیال کرنے لگی ہوں کہ یہ سب میرا وہم ہے۔ اور امید کرنی چاہیئے۔ کہ خواب کا اثر کل تک زائل ہو جائیگا۔" اور اس وقت میں یہ سوچکر کہ لتنے رنج وملال کو جگہ دیا

اپنے آپکو بڑا سمجھنے لگوگی۔" اِس کے بعد آئینہ میں اپنی صورت دیکھکر وہ اپنے ہی حسن سحر افروز سے مسرور ہوکر بولی "انٹونیا کچھ شک نہیں تونے آج میرے سنگار میں بڑی جانکاہی برتی ہے۔ اِس کیلئے میں تیرا شکریہ ادا کرتی ہوں۔"

انٹونیا نے جب دیکھا کہ اُس کی مالکن رفتہ رفتہ اپنی افسردگی پر غالب آنے لگی ہے۔ تو بہت خوش ہوئی۔

"اچھا ٹھہرو اب میں کھانا کھانے کے کمرہ کیطرف جاتی ہوں" فلاریبل نے کہا "مگر آہ یہ شور وغل کیسا ہے؟" اُس نے دروازہ کو ہلنے کے بعد دہلیز کے پاس کھڑے ہوکر کہا "بظاہر وہ آدمی تکرار کر رہے ہیں نہیں معلوم کون ہیں" اتنا کہکر وہ اس برآمدہ سے گزرنے لگی جس کے سرے پر کھانا کھانے کا کمرہ واقع تھا۔

مگر داستان کا سلسلہ آگے لیجانے سے پیشتر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ہنگامہ کے اسباب واضح کر دیئے جائیں۔ جس کا شور یکایک فلاریبل کے کانوں تک پہنچا تھا ہیکٹر ہارڈرس جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ کچھ تو کثرت شراب اور کچھ اپنے پُرجوش خیالات کے اثر سے دیوانہ ہوکر اُس کمرہ سے نکلا تھا جمیں فٹز ہربرٹ کی زبانی اُس کو فلاریبل کی آمد کی خبر ملی تھی۔ جلدی سے ہوٹل کے صحن میں پہنچکر اُس نے ایک ملازم سے بعض سوالات پوچھے۔ اُس کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ کپتان فٹز ہربرٹ کا کہنا صحیح تھا۔ اور واقعی فلاریبل اس ہوٹل میں وارد ہوئی تھی۔ مگر یہ بات اُسکو معلوم نہ ہوسکی۔ کہ اُس کا مرد ساتھی کون ہے۔ قریباً پاؤ گھنٹہ وہ بیتابانہ اِدھر اُدھر ٹہلتا جوش کی حرارت کم کرنیکی کوشش کرتا رہا۔ لیکن شراب اُس کے دماغ کو چڑھ گئی تھی۔ اور اس پر جنون کا عالم طاری تھا۔ آخری فیصلہ جو اُس نے کیا۔ یہی تھا کہ خواہ کچھ ہو۔ فلاریبل سے ضرور ملاقات کرنی چاہیئے۔ کوئی خاص مقصد اُس کے پیشِ نظر نہ تھا۔ اُس کے حواس اتنے بجا نہ تھے۔ کہ وہ اپنے طریق پر غور کر سکتا۔

اس کا واحد خیال تھا کہ فلاریل چونکہ سمجھ آئی ہے ۔ اس لئے مجھے ضرور اُس سے ملنا چاہیئے۔

ایک اور نوکر کی زبانی اُسے کو معلوم ہوا کہ نو وارد مسافر ہوٹل کے کس حصّہ میں ٹھہرے ہیں ۔ چنانچہ وہ تیز چلتا سیڑھیوں پر چڑھنے لگا ۔ رستے میں کوئی آدمی اُس کو نہ ملا ۔ اُس نے باہر کا دروازہ کھولا اور اسی حالت میں کھانا کھانے کے کمرہ کے پاس جا پہنچا ۔ عین اُس موقعہ پر کپتان سینٹ ڈینڈیر لباس تبدیل کر کے باہر نکلا تھا ۔ چنانچہ وہ سامنے کے دروازہ سے داخل ہُوا ۔ اُس نے جب ہیکٹر کو کھڑا دیکھا ... چہرہ پر وحشت برستی ہُوئی آنکھیں کثرت شراب نوشی سے سُرخ جنون کے انداز ہر ادا میں موجود ... تو دُور ہی سے للکارا ۔ " کیوں صاحب آپ کون ہیں ۔ اور کس سے ملنا چاہتے ہیں ؟ "

ہارڈریس نے رندانہ بے پروائی کے عالم میں سینٹ ڈینڈیر کی طرف دیکھا ۔ پھر لاپرواہی سے کہا ۔ " جناب اپنا کام کیجئے میں کم از کم آپ سے ملنا نہیں چاہتا ! "

" تاہم میں دریافت کرتا ہُوں آپ کون ہیں ؟ " سینٹ ڈینڈیر نے کہا ۔

" میں خواہ کوئی ہُوں ۔ اس سے آپکو کیا ؟ اتنا جان لیجئے کہ میرا آپ سے کچھ واسطہ نہیں ہے "

" سینئر " سینٹ ڈینڈیر نے اپنے غصّہ میں بھر کر کہا ۔ " آپکی باتیں عجیب سے تکی اور پُر اسرار ہیں ۔ شائد آپ کو معلوم نہیں کہ یہ کوئی عام گذرگاہ نہیں ہے ۔ ہم لوگ ہوٹل کے ان کمروں میں ٹھہرے ہُوئے ہیں ۔ اور کسی غیر کو بے اجازت اندر آنیکا حق حاصل نہیں ہے ۔ اس کے باوجود شائد کچھ غلط فہمی ہوئی ہو " اُس نے جلدی سے نرم ہو کر کہا ۔ اسلئے آپ .... "

" ہاں بیشک غلط فہمی ہوئی ہے " ہیکٹر نے پُرجوش لہجہ میں کہا ۔ " دراصل مجھکو اس طرح کے سخت لہجہ میں گفتگو نہ کرنی چاہیئے تھی ۔ درحقیقت سینئر میں ایک خاتون سے ملنا چاہتا ہوں جس کا نام فلاریل .... یا فلورانول .... یا شائد کچھ ہے ؟ "

" اس صورت میں اگر آپ اس کے دوست یا شناسا ہیں " سینٹ ڈینڈیر نے کہا ۔

"تو آپکو اپنا نام ظاہر کرنے میں عذر نہ ہونا چاہیئے!"

"اچھا تو جان لیجیے، کہ ہارڈرس میرا نام ہے۔ اور اب ...."

"ٹھہر جائیے!" سینٹ ڈیڈیر نے اب دو قدم آگے بڑھکر سختی سے کہا۔ اور اُسے فوراً یاد آگیا۔ کہ کس طرح ایک مرتبہ ٹیورن میں فلاریل کی تحریک پر اس نے اس شخص کو ہوٹل سے نکلوا دیا تھا۔" جس خاتون سے آپ ملنا چاہتے ہیں۔ وہ آپ سے ملنا یا آپکے روبرو آنا پسند نہیں کرتی۔ اس لئے مہربانی سے تشریف لیجائیے!"

"جی نہیں چاہے کچھ ہو میں فلاریل سے ملے بغیر واپس نہ جاؤں گا۔" ہارڈرس نے جھونجھل میں آکر کہا۔" اب وہی اس بات کا فیصلہ کریگی۔ کہ ہم میں کون اُس کو پسند ہے۔ میں یا آپ" پھر بڑھتے ہوئے جوش سے" تم میرے رقیب ہو۔ اور میں آج اس بات کا فیصلہ کئے بغیر کہ وہ کس کو چاہتی ہے۔ ہرگز یہاں سے نہ جاؤں گا!"

"معلوم ہوا تم دیوانے ہو!" سینٹ ڈیڈیر نے غصّہ میں بھر کر کہا۔" بس میں آگے قدم بڑھانے نہ دُونگا!"

دیکھو میرا رستہ نہ روکو" ہارڈرس نے چلّا کر کہا۔" ہٹ جاؤ۔ ورنہ مجھکو زبردستی گزرنا پڑیگا۔ ہٹ جاؤ۔ میں حکم دیتا ہوں!"

"نادان اس جہالت سے باز آ!" سینٹ ڈیڈیر نے اُس کو ہاتھ سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا:" تیری سلامتی اسمیں ہے کہ چُپ چاپ واپس چلاجا!"

"ہٹو۔ رستہ چھوڑدو!" ہیکٹر نے گرجتے ہوئے آواز دی:" آہ تم نہ ہٹو گے۔ اچھا یہ لو" اتنا کہکر اُس نے بھرا ہوا پستول نکالا۔ اور عین اُس وقت کہ سینٹ ڈیڈیر دہشت کی چیخ مارکر ایکطرف ہٹا۔ مجذوب نوجوان نے فائر کردیا۔ لیکن جونہی پستول چلا۔ وہ دروازہ جو دوسرے سرے پر بنا ہوا تھا کھُلا۔ اس کے ساتھ ہی ہیبناک چیخ کی آواز سُنائی

ختم شد

دی۔ اور فلا ریبل جس نے دروازہ کھولا تھا۔ وہیں دہلیز کے پاس گر پڑی۔

"آہ موذی بے رحم تو نے اسے مار ڈالا!" سینٹ ڈیڈ بیر نے پر وحشت انداز سے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دوڑ کر آگے گیا۔ اور فرش زمین پر گری ہوئی نازنین کو بازوؤں پر اُٹھا لیا۔ اور فوراً اُس کے مُنہ سے ایک دردناک چیخ نکلی۔ اور اُس نے پُر وحشت لہجہ میں کہا: "آہ مر گئی۔ سنگدل پاجی یہ تو نے کیا کیا؟"

ہیکٹر ہارڈرس جس جگہ کھڑا تھا۔ پتھر کی مورت بنکر وہیں جم گیا۔ اب اُس کے چہرہ پر ہیبت اور دہشت کے آثار نمایاں تھے۔ تقریباً ایک لمحہ یہ کیفیت رہی۔ کہ وہ بے حرکت کھڑا اس سانحہ کیطرف دیکھ رہا تھا۔ جس کا ثبوت اُس کی نظروں کے سامنے تھا۔ اس کے بعد کچھ سوچکر اُس نے دُوسرا پستول نکالا۔ اور نالی مُنہ میں لیکر گھوڑا دبا دیا۔ اس سے پہلے کہ کوئی روکتا۔ اس کی پھڑکتی ہوئی لاش خاک و خون میں غلطاں نظر آنے لگی۔۔۔۔۔۔"

خاتمہ

قصہ ختم ہوگیا ۔ لیکن ناظرین کا شوقِ تجسس چونکہ ابھی تک باقی ہوگا۔ اس لئے چند ایسے افراد کے متعلق جنہوں نے مختلف اوقات میں اس داستان کے اسٹیج پر کام کیا تھا۔ چند ایسے الفاظ ذکر طلب نظر آتے ہیں ، جن سے پڑھنے والے کو اس ناول کے ہر ایک فرد کے متعلق پوری معلومات حاصل ہوجائیں ۔

ہیکٹر ہارڈرس مر گیا۔ اس کی بہن جوزفائن بھی دُنیا سے کوچ کر گئی ۔ ان کی ماں منڈل شم پہلے ہی اس دارِ فانی سے رُخصت ہو چکی تھی ۔ ان سب باتوں نے بدنصیب بڈھے لارڈ منڈل شم کے دِل کو جو صدمہ پہنچایا ۔ اُن کا حال محتاج بیان نہیں ۔ جیسا کہ قدرتی سمجھا سکتا ہے ۔ وہ اُن کے اثر سے عرصہ دراز تک نڈھال رہا۔ لیکن دُنیا کی ہر چیز کیطرح غم کی بھی ایک حد ہے ۔ رفتہ رفتہ اُس کے جی کو سکون حاصل ہوگیا ۔ لیکن اُس کی بقیہ عمر سخت پریشانی میں گذری ۔

نوجوان ہیلز کی شادی انجام کار اُس کی داشتہ لزیٹا کے ساتھ ہوگئی ۔ اور وہ ہر طرح خوش و خرم ہیں ۔ رہ گئی مسز ہارڈرس ۔ تو اُسے وراثت کے معاملہ میں جو بھاری مایوسی ہوئی تھی اُسمیں شوہر کی خودکشی سلنے اور بھی اضافہ کردیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بیشتر اُسے کسی وقت لیڈی منڈل شم کہلانیکی جو اُمید لگی ہوئی تھی ۔ وہ ہمیشہ کیلئے ٹوٹ گئی ۔ اُسوقت سے لیکر آجتک وہ بیوگی کی زندگی بسر کرتی ہے ۔ لیکن بیواؤں کیطرح تکلیف و مصیبت کے ایام پورے نہیں کرتی ۔ اُسکی رنگین مزاجیاں در پردہ اب بھی جاری ہیں ۔ لیکن وہ اتنی محتاط و دور اندیش عورت ہے ۔ کہ کبھی کسیکو اُس پر اُنگلی اُٹھانیکا موقعہ نہیں ملتا ۔ اور اسی کی اس پُرفریب دُنیا میں سب سے بڑھکر ضرورت ہے ۔

ختم شد